عبقری کے من گھڑت وظائف اور اس میں شائع ہونے والی
جنات کی دیو مالائی خود ساختہ کہانیوں کا بھانڈا پھوڑنے والی کتاب

من گھڑت
وظائف

افادات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم
(پی۔ ایچ۔ ڈی: امریکہ)

عبقری پبلیکیشنز
عالمی مرکز روحانیت و امن، عبقری اسٹریٹ
نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : من گھڑت وظائف
: شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم
ناشر : دفتر ماہنامہ عبقری، عالمی مرکز روحانیت وامن، قرطبہ چوک لاہور
سن اشاعت : 2019ء
قیمت : 350/=

خط وکتابت کا پتہ: عالمی مرکز روحانیت وامن، قرطبہ چوک
قرطبہ مسجد، عبقری اسٹریٹ، مزنگ چونگی لاہور

فون/فیکس:042-37425801,37425802,37425803
E-mail:contact@ubqari.org
website:www.ubqari.org
Facebook.com/ubqari
Youtube.com/ubqariTasbeehKhana

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ، آیات، احادیث اور حوالہ جات میں کوئی غلطی نہ ہو۔ لیکن پھر بھی ہر پل خود کو قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔ آپ کی تحقیقی نظر کہیں کسی غلطی یا قابل اصلاح پہلو کی طرف جائے تو خود ہی اصلاح کر لیں، اور ادارہ کو بھی اطلاع کر دیں، مشکور رہیں گے۔

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ہوشیار!!! کہیں کوئی جن آپ کو اغواء نہ کرلے	15	عبقری میں ذکر کردہ تعویذات کی حیثیت	40
کئی سال جنات کے ساتھ رہنے والے لوگوں کی سچی کہانیاں	17	شہد کو گلے میں لٹکانے سے شفاء ملتی ہے یا گھول کر پلانے سے؟	41
اکابرؒ سے جنات کی سچی ملاقاتیں	18	کم وقت میں زیادہ عبادت، حقیقت کے آئینہ میں	42
دین اور دنیا کی بہتری کا عمل	19	ایک وظیفے کے زیادہ فائدے کیوں ہوتے ہیں؟	44
بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل	20	70 ہزار مرتبہ کلمہ بخشش کا ذریعہ	46
حالت بیداری میں زیارت کی سعادت	22	ہزاروں میل فاصلہ چند سیکنڈ میں طے کرنے کا ثبوت	48
حضرت کاشمیریؒ سے خاص ساعتوں میں خاص وظائف پڑھنے کا ثبوت	24	بیداری میں حضور ﷺ سے حدیث سننے والے محدث	50
اندھیروں میں اللہ تعالیٰ سے دل لگانے کا فائدہ	25	تیس روزے تیس عبادتیں کتاب اکابرؒ کی نظر میں	51
جنات کے ٹھکانے	26	جنات کو پڑھانے والے بزرگان دین	54
اگر کسی پر وظائف کی تاثیر کھل جائے تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟	27	پرندے بھی انسانوں کی طرح باتیں کرتے ہیں!	56
لہسن، پیاز کی تاثیر کا اقرار قرآن و حدیث کے وظائف کا انکار	28	حضرت پیران پیرؒ کی قدم قدم پر صحابیؓ جن سے ملاقات	58
سانپ اور بچھو کے خلاف 4 اولیائے کرامؒ کا متفقہ فیصلہ	29	حافظ الحدیث حضرت عبداللہ درخواستی صاحبؒ کا ایک تعویذ	60
کیا تمام اکابرین و سلاف مرزائی تھے؟	31	صحابہؓ و تابعینؒ کی جنات سے کشتی	61
روحانی علاج کرنیوالے سارے عامل یا جھوٹے یا پاگل	32	ہماری زندگی میں جنات کا عمل دخل	63
عملیات ہی عملیات	34	احادیث میں تعویذ لٹکانے کا ثبوت	65
کشف کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں	35	موتی مسجد میں اولیاء کی برکات اور بونے جنات	66
روحوں سے ملاقات	37	صحیح احادیث میں بیان کردہ دیومالائی کہانیاں	67
دانت کے درد کا بہترین دم	38	مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی عبقری پڑھتے تھے	69
پٹرول کے بغیر چلنے والی گاڑی	39	ہوا میں اڑنے اور سمندر میں رہنے والے اولیاء	70

عبقری کے مستند وظائف نے ظلم سے نجات دلائی 72
ماہنامہ عبقری کے وظائف کی سند 74
جامعہ مدنیہ جدیدہ میں صحابی جنؓ کی آمد 76
کاش ہم نے بھی روحانی عملیات سیکھے ہوتے 77
مدینے کی خاتون کو چمٹ جانے والا جن 79
حقیقت میں جن ہوتا نہیں بس عاملوں کو نظر آتا ہے 80
حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ستانے والے جن سے ملاقات 82
دارالعلوم دیوبند کے بانی کے تعویذ کا کمال 84
اکابر پر اعتماد ہی سے سلامتی ملے گی 86
عبقری وظائف کی حقیقت 87
وقت اور تعداد مقرر کر کے وظیفہ پڑھنے کا ثبوت 88
جنات سے ملاقات تعلیمات اکابرؒ کی روشنی میں 90
عبقری میں وظائف کہاں سے آتے ہیں؟ 92
خواتین کو ہوس کا نشانہ بنانے والے جنات 95
اشرف المخلوقات کی بیماریوں میں جنات کا دخل 97
باتھ روم کے جنات عورت کو اٹھا کر لے گئے 98
سورۃ قریش سے بنا کیش زندگی کا عیش 100
جنات سے ملاقات کون سی نئی چیز ہے؟ 102
گھر میں ننگے سر پھرنے پر جن مسلط ہو گیا 103
انسانی جسم میں جنات کے داخل ہو جانے پر امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 104
خود ساختہ وظائف کے من گھڑت فوائد 106
یا رسول اللہ ﷺ! اپنی امت کو ہڈیوں کا ادب کرنے کا حکم جاری فرمائیں 107
جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ 109
مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے ایسے وظائف جن کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں 110
"جنات کا پیدائشی دوست" کالم کی شرعی حیثیت 111
صحیح بخاری کو وظیفے کی نیت سے پڑھنے والے محدثین 113
حضور ﷺ کا ہمزاد 115
علامہ ابو بکر الجزائریؒ کی ہمشیرہ پر جنات کا ظلم 118
صوبہ بلوچستان میں جنات کا مدرسہ جامعہ دارالھدیٰ 120
مفتی تقی عثمانی کے بھائی کیلئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ 122
مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایسے وظائف جن میں تعداد اور وقت کا پابند ہونا لازم 123
جنات سے گفتگو کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 125
قیامت کی پیاس سے بچنے کا عمل 127
آواز سن کر شاہ جنات کی بیٹی فدا ہو گئی 129
حضرت تھانویؒ کی زبانی جنات سے ملاقات کا ثبوت 131
عبقری وظائف کی چونکا دینے والی اصلیت 133
گھر پر جنات کے وار سے بچنے کا راز 136
بارگاہِ الٰہی میں محبوبیت کے انعامات 137
حسن بصریؒ کے بند کمرے میں جنات کا درس 139
تعویذ کو جائز سمجھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 140
سلسلہ نقشبندیہ کے ساتھ جنات کا تعلق 142
رزق کے غیبی اسباب کیسے بنتے ہیں؟ 144
حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ کا بے مثال کشف 146
جنات کے پیدائشی دوست کی کہانی 14 اولیاء اللہ کی زبانی 147
بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل 148
اسلاف کی ارواح سے ملاقاتیں 150
اُڑن کھٹولے کے شہسوار 152
فضائل میں ضعیف روایات کا حکم 154

آپ کے کھانے میں شریک جنات	156
اکابرؒ کی بابرکت انگوٹھیاں	157
ہمارے جسم جنات کے مسکن ہمارے گھر جنات کی گزرگاہیں	158
وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے پیٹ میں جن داخل ہوگیا	159
سیالکوٹ کے پرنسپل کو تبع تابعی بننے کا شرف کیسے ملا؟	161
بہترین نوکری حاصل کرنے کیلئے 4 علماء کا آزمودہ شرطیہ عمل	163
ہوشیار!!! کہیں کوئی جن آپ کو اغواء نہ کرلے	165
وظائف اور تعویذ سے علاج کرنا حرام ہے؟؟؟	166
ایک بادشاہ نے دوسرے بادشاہ کو کیسے بخشوایا؟	168
وظیفہ تو ہوتا ہی ”خودساختہ“ ہے	171
بیوی کو اپنے خاوند سے نفرت کیوں ہوتی ہے؟	174
جنات کے پیدائشی دوست کی کہانی 16 اولیاء اللہ کی زبانی	176
سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام	177
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا دعا قبول کروانے کا خاص طریقہ	178
اکابر کے پاس جنات کیسے تعلیم حاصل کرتے تھے؟	180
زمین کے بل میں پیشاب کرنا کیوں منع ہے؟	181
اندھیروں میں اللہ تعالیٰ سے دل لگانے کا فائدہ	182
بیدار آنکھوں سے حضور ﷺ کی زیارت کیسے ہوتی ہے؟	183
جنات، عامل کی بات مانتے ہیں یا اولیاء کی؟	184
نارمل ڈلیوری کیلئے اکابر کا مجرب عمل	187
جاؤ! کسی مردے پر فاتحہ پڑھو، زندہ کے پاس کیا لینے آئے ہو؟	189
اللھم صل علی محمد وآل محمد کی سندی حیثیت	191
صوفیائے کرامؒ کے بارے میں غلط فہمی	192
سخی کی قبر برکت کا گھر	193
موئے مبارک کی برکت کا مبارک واقعہ	194
جنات کو پڑھانے والے اکابرو اسلافؒ	195
عبقری کے من گھڑت وظائف کا راز کھل گیا	197
جنات کے نام رقعہ لکھ کر دیتا ہوں	199
حضور نبی کریم ﷺ نے کون سے جن کو امیر بنایا تھا؟	201
دن میں سینکڑوں صفحات لکھنا کیسے ممکن ہے؟	203
اعتراض کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی ضرورت	206
چور جس طرف بھی جاتا اندھا ہوجاتا	208
شرعی تعویذ کے جائز ہونے کا فتویٰ	210
اولاد اور کاروبار پر کبھی زوال نہیں آئے گا	213
اولیاء کو علم لدنی کیسے حاصل ہوتا ہے؟	215
بات ابھی دل میں ہی تھی کہ درویش چل پڑا	217
ارے! تم سب کے سروں پر مٹی پڑی ہوئی ہے	219
اکابرؒ جسمانی علاج بھی روحانی طریقے سے کرتے	221
تہدیدی نامہ مبارک کی علمی اور سندی حیثیت	222
تنگ کرنے والے خود چوکیدار بن گئے	241
قرآن وحدیث میں رجال الغیب کا ثبوت	242
مکان اور دریا کی روح سے ملاقات	243
وظائف کی خاص تعداد میں چھپا توحید کا راز	244
اکابرؒ سے جڑنے کا فائدہ کیا ہوگا؟	245
جونہی آنکھیں بند کرتا تلواریں چلتی ہوئی نظر آتیں	246
انہوں نے جو فرمایا وہی اولاد پیدا ہوئی	247

عبقری اور تسبیح خانہ وظیفے کیوں بتاتا ہے؟	248
محمد قاسم قاسمی جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کا خط	251
حضرت امام اعظمؒ کی نظر میں نجات کا وظیفہ	252
اللہ اکسیری عمل قرآنی	254
جامعہ بنوری ٹاؤن میں جنات کی شرارت	255
جامعہ بنوری ٹاؤن کے طلباء پر جنات کا حملہ	257
کھانے پر مکھیاں تنگ کرتی ہو تو کیا کریں؟	259
مفتی اعظم پاکستان کے مکان پر جنات کا قبضہ ایک روحانی عامل کی فوری مدد	260
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شیطان سے مکالمہ	262
علی گڑھ یونیورسٹی کے ناظم کیساتھ جنات کی شرارت	264
جو مکان نہ بکتا ہو وہاں یہ عمل کریں	265
حل مشکلات کیلئے اکابرؒ کا آزمودہ نقش	266
سامان چرانے والے جنات کا ہاتھ	267
یہ عمل صرف ایک مرتبہ کرنے سے حافظہ مضبوط ہو جائے گا	268
صرف 10 روپے میں بیماریوں اور گناہوں سے نجات	270
بزرگ کی قبر تو موجود تھی، لیکن خود غائب تھے	272
مدارس میں جنات کا عمل دخل	274
چین کا ایسا گھر جہاں غیبی آواز کے ذریعے راستہ بتایا جاتا ہے	276
کشف کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے	277
سفید مرغ 16 گھروں کی حفاظت کرتا ہے	278
سات صدیاں پرانا جبہ	280
کیا نبی کریم ﷺ کو جنات نظر آتے تھے؟	281
عبقری حویلی میں ہونیوالی محفل مشاعرہ روحانیت وادب کا ہمارے اکابر میں ثبوت	282
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنات سے ملاقات	283
گجرات کے مکان میں روزانہ دھماکہ کیوں ہوتا تھا؟	284
رات 9 بجے کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ کے کمرے میں کیا ہوتا تھا؟	286
مالدار بننے کیلئے مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کا خاص عمل	288
تسبیح خانے میں بیان ہونے والی باتوں کا حدیث میں ثبوت	290
راہ چلتے ہوئے مغفرت کی بشارت مل گئی	292
تبلیغی اجتماع میں ایک خیمہ ہمیشہ خالی کیوں رہتا تھا؟	293
دارالعلوم دیوبند میں فیل ہونے پر استاد کا گلا دبا دیا	295
زمانہ بدل گیا، اب اللہ جل شانہٗ کی پناہ مانگنی چاہیے	297
سمندر میں ہونے والی محفل نعت سن کر مچھلیاں بھی تڑپ گئیں	299
اونچی بلڈنگ اور درختوں پر بیٹھنے والی عجیب مخلوق	301
ایسا پہلوان، جس کے ہاتھ کٹے جیسے تھے	303
شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھا کر یہاں لے آؤ	305
ایک ہی سانس میں حروف تہجی پڑھنے کا کمال	307
بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل	308
آدھی رات کو حضرت درخواستیؒ سے ہاتھ ملانے کی سعادت	310
علماء پر کشمش اور نوٹوں کی بارش	311
مولانا پر جنات نے کہیں حملہ تو نہیں کیا؟	313
کون کون سے انبیاءؑ جنات سے ملاقات کرتے تھے؟	314
عراق کے پہاڑ سے آنے والی عجیب وغریب آواز	316
ایسا عجیب پانی، جسے لگانے سے زخم مٹ گئے	318
امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا مرثیہ پڑھنے والا جن	320
ایسا مکان، جس میں جو بھی رہتا، مر جاتا	322
اگر کاروبار کی حفاظت چاہتے ہیں تو یہ عمل مت بھولیں	324
ایسی مظلوم عورت، جسے میک اپ نہ کرنے پر مار پڑتی	326
یہ لوگوں کو دین سکھاتا ہے آؤ اس کو مار ڈالیں	328
2 شوہروں کی ایک بیوی کا انوکھا کیس	330

شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنا بھی بہت مشکل تھا	332
حضور نبی کریم ﷺ جاگتی آنکھوں سے جنات کو دیکھتے تھے	333
الیکشن میں حصہ لینے والی قرا قرم کی مخلوق	335
روئے زمین پر سب سے بہترین شخص کا انوکھا واقعہ	337
حضرت عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پانے والے جنات کے 4 مختلف گروہ	338
چونکا دینے والا ایک انوکھا انکشاف	340
حضرت مدنیؒ کے زمانے کا ایک ایسا بچہ جسے بچپن ہی سے جنات نے اپنی تحویل میں لے لیا	342
حکمت عملی کیساتھ لوگوں کو اعمال سے جوڑنا اکابرؒ کا بنیادی مقصد تھا	343
صحابی رضی اللہ عنہ کا گمشدہ اونٹ جنات نے تلاش کر دیا	344
ایسا خوفناک منظر جسے دیکھتے ہی خانقاہ سراجیہ کے سب لوگوں پر دہشت چھا گئی	345
روحانی دنیا کے گورنرز (ابدال) کی سفارش لگوانے کا طریقہ	347
جو شخص بار بار ڈاکٹر کے پاس چکر لگاتا ہے وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے	349
حضرت نانوتویؒ کے ساتھ ذکر الٰہی کرنے والا سانپ	350
تعمیرات کی نگرانی کرنے پر حضور ﷺ سے بشارت	351
دنیا میں جتنے بھی فتنے پھیل چکے ہیں ان کا بانی صرف ایک طبقہ ہے	352
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سانپ کو کیا دھمکی دی	354
رات کو خواب دیکھا صبح اٹھتے ہی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں	355
تابعینؒ کی وفات کے وقت جنات کا حملہ	356
اس عالم دین کا علم آدھا علم ہے	357
جنات کے ذریعے خطوط کا جواب	358
بیٹے کی وفات پر جنات کی تعزیت	359
تبلیغی اجتماع میں جنات کی شرکت	360
تسبیح خانے کی خدمت نے مغفرت کروا دی	361
جنات نے صحابی رسول ﷺ کا سامان چوری کر لیا	362
بکریوں کی شکل میں آنے والے جنات کیسے مرے؟	364
جنات کی آماجگاہ پر 4 علماء کو پانی کس نے پلایا	365
حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی حفاظت پر مامور جنات	366
جنات کے علماء صرف و نحو کس سے پڑھتے تھے؟	367
امام الاولیاءؒ کو جنات نے بھولا ہوا سامان پہنچا دیا	368
شیرینی پر دم کر کے ایصال ثواب کرنے کا ثبوت	369
گمشدہ کو واپس لانے کیلئے شیرینی تقسیم کریں	370
تبلیغی جماعت میں جنات کتنے چلے لگاتے ہیں؟	372
جنی کو حضرت لاہوریؒ نے ایک پل میں حاضر کر لیا	373
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ڈرانے والا جن	374
قاتل جنات پر تلاوت قرآن کا اثر	375
حضرت شیخ التفسیرؒ کی ناراضگی پر جنات کا پورا قبیلہ معافی مانگنے آ گیا	376
علامہ لاہوتی پر اسراری کی طرف سے دعوت عام	378
اسلام قبول کرنیوالے 7 خوش نصیب جنات	379
بچے کے پیشاب سے بچھو کے کاٹے کا علاج	381
تسبیح خانے میں خواتین کے اجتماع کا ثبوت	382

صحابی جن رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بلاوا	384	یہ کام کرنے سے کم وقت میں زیادہ سفر طے ہوتا ہے	391
یہ دعا پڑھ لو۔۔ اندھے ہونے سے بچ جاؤ گے	385	یہ عمل کرنے سے بیماریاں خود بخود جسم سے نکل جائیں گی	392
حضرت بہلویؒ اپنے مہمان کو جنات کے ذریعے بلواتے	386	اس عمل سے ٹینشن کے ساتھ ساتھ عذاب سے بھی حفاظت کی طاقت ہے	393
عرب میں وہ کونسا آدمی ہے جو جادو کے ذریعے لوگوں کو غلام بنالیتا تھا؟	387	حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کوہ ہمالیہ کے جنات کی ملاقات	395
ایسی دعا، جسے پڑھنے سے سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا کی تنگ دستی ختم ہو جاتی تھی	388	عبقری کے خود ساختہ وظائف کا آپریشن	396
جنات کا استاد بننے پر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی طرف سے مبارکباد	390		

انتساب

ان خوش نصیب ہستیوں کے نام جن کے ساتھ کائنات کی عظیم نعمت ”برکت“ کو جوڑ کر حدیثِ نبوی ﷺ میں اعلان فرمادیا گیا کہ برکت تمہارے اکابرؒ کے ساتھ ہے۔ وہی اکابرؒ جنہوں نے وظائف کو مشکلات کے حل کا ایک اہم ذریعہ سمجھا اور تعویذات کو شفاء کا جزوِلازم مانا۔ امت کی نبض شناسی کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر ہم نے مخلوقِ خدا کو قرآن وسنت اور اکابرینِ امت (یعنی صحابہؓ، اہل بیتؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ، محدثینؒ اور اولیاءؒ وصالحینؒ) کے آزمودہ وظائف، عملیات، نقوش اور تعویذات نہ بتائے تو یہ ہر اس در کی خاک چھانیں گے، جہاں انہیں کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیرے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، جس سے ان کی دنیا بھی ویران ہوگی اور آخرت بھی برباد! پس ان محسنین امت کی خدمت میں انہی کی ترتیبِ زندگی کو حق ثابت کرنے کا یہ چھوٹا سا نذرانہ اس امید پر پیش کیا جارہا ہے کہ اللہ کریم ہمیں بھی انہی کے رستے پر چلائے اور جنت الفردوس میں انہی کے ساتھ ملائے!

گر قبول افتد زہے عزوشرف

اکابرؒ پر عدم اعتماد کا افسوس ناک دور

انسانیت کو کمال شرافت اور دورِ نبوتؐ کے نہج اور مزاج پر چلانے والے میرے اکابر نے زندگی کے ہر شعبے میں رہبری اور رہنمائی دی ہے۔ چاہے وہ جہاد ہو، خانقاہیں ہوں، دعوت و تبلیغ ہو، تعلیم و تعلم ہو یعنی مدرسہ ہو، تعویذات و عملیات ہوں، اخلاق اور معاشرت ہو الغرض زندگی کا ہر شعبہ میرے اکابر کی توجہات اور فیوض و برکات سے مزین ہے۔

افسوس ناک بات یہ ہے کچھ عرصہ سے **حکیم طارق چغتائی صاحب کو نشانہ** بنا کر دراصل کچھ لوگ جن کو میں مخلصین کہوں گا، اس لیے کہ ان کی مطالعہ کی وسعت اور وہ گہرائی نہیں کہ وہ ہمارے اکابر کے آزمودہ وظائف اور عملیات کو اوراق اور کتابوں میں کھنگال سکیں ایسے لوگ کچھ عرصہ سے عبقری اور حکیم صاحب کے درس میں موجود وظائف تسبیحات اور عملیات پر **اعتراضات اور مغلظات کا انوکھا انداز** قائم کیا ہے، میں ایسے تمام حضرات کا ادب احترام ملحوظ رکھتا ہوں۔ آئیے! میں انہیں دعوت دیتا ہوں

یہ تسبیحات اعمال وظائف تعویذات نہ حکیم طارق چغتائی کے ہیں!
یہ ہمارے اکابر کے ہیں!

کیا حکیم صاحب پر اعتراض کرنے سے جبکہ حکیم صاحب کا قد ہمارے اکابر سے بہت چھوٹا ہے

نشانہ کہاں پڑتا ہے؟! اکابر پر یا حکیم طارق چغتائی پر؟

لہٰذا آپ کے سامنے میں اکابر کے کچھ وظائف عملیات پیش کرتا ہوں عام طور پر شور یہی ہے کہ یہ حکیم طارق چغتائی قرآن و حدیث کے وظائف اور عملیات نہیں بلکہ اپنی طرف سے خودساختہ فتنے اور بدعات پیش کر رہا ہے' آئیے! ہم اپنے اکابر کے اعمال اور وظائف کی طرف توجہ کرتے ہیں اور ورق گردانی کرتے ہیں:

کتنے سینکڑوں نہیں ہزاروں وظائف اور عملیات ایسے ہیں جن کا نصوص سے کوئی ثبوت نہیں تو پھر

کیا ہمیں اپنے اکابر کے بارے میں کوئی فتویٰ دینا چاہیے ؟

کیا میرے اکابر بدعات اور فتنے پیدا کرتے کرتے زندگی گزار گئے؟

کیا وہ خودساختہ اور جھوٹے وظائف اور عملیات لوگوں کو دے گئے؟

توبہ توبہ! میں ایسا سوچ ہی نہیں سکتا' وہ راہِ حق پر تھے اور راہِ حق کی سچی راہوں پر امت کو چلا گئے۔

اگر وظیفے پڑھنے سے کچھ ملتا تو
حضور نبی کریم ﷺ میدان جہاد میں نہ جاتے

آج کچھ کم عقل اور اپنے اکابر و اسلافؒ کے طرز زندگی سے لاعلم لوگ عبقری میگزین پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایسا ''خواب ناک جہان'' ہے، جس میں ہر مسئلے کا حل اور ہر مشکل سے نجات ملتی ہے، اگر وظائف ہی سے کچھ ملنا ہوتا تو حضور ﷺ میدان جنگ میں تشریف نہ لے جاتے''۔ حالانکہ محترم قارئین! ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ سے تو میدانِ جنگ میں بھی وظیفہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر وظیفے پڑھنے سے کچھ نہ ملنا ہوتا تو حضور ﷺ میدان جہاد میں ''حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْن'' کا وظیفہ نہ پڑھتے **(بحوالہ: برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، صفحہ ۲۰۲ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)**

خبردار! لوگوں کو وظائف بتانے میں کبھی غفلت نہ کرنا: مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب (جامعہ ابوہریرہؓ نوشہرہ) لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اگر صحیح العقیدہ لوگ دم وغیرہ کے سلسلے میں لوگوں کی کفایت نہیں کریں گے تو مجبور لوگ اپنے مقصد کے حصول کیلئے بدعقیدہ، گمراہ، شریر اور خواہشات پرست لوگوں کے پاس جا کر اپنا ایمان، عزت اور مال ضائع کر بیٹھیں گے۔ اس لیے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اس سلسلے میں کبھی غفلت نہ برتنا۔ پھر فرمایا: یا باسط یا حفیظ کو خود بھی پڑھنا اور لوگوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرنا۔ پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: یا باسط پڑھنے سے مال میں، اعمال میں، علم میں، عزت میں، اولاد میں، دنیا میں اور آخرت میں کشائش (وسعت) ملے گی اور **یاحفیظ** پڑھنے سے جان، مال، اولاد، عزت، قبر اور آخرت کی حفاظت ہوگی **(بحوالہ کتاب: مرد قلندر صفحہ 146 ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد، نوشہرہ)**

عبقری میں شائع شدہ جنات سے ملاقاتیں

تعلیماتِ اکابرؒ کی روشنی میں

اکابر پر اعتماد

قسط نمبر 1

امام المفسرین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے۔ تفسیر جلالین ہر دینی مدرسے کے نصاب میں داخل ہے۔ حسن المحاضرہ میں آپؒ خود فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر حدیث فقہ نحو معانی بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینیؒ اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کا مرتبہ مل جائے۔ چنانچہ آپؒ کی تصانیف اور علمی کمال اس بات کا شاہد ہے کہ آپؒ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ محترم قارئین! اگلے صفحے پر موجود واقعہ پڑھ کے خود فیصلہ کریں کہ گذشتہ زمانے کے اتنے بڑے عالم دین، تقریباً دو لاکھ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حافظ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھلا جنات کے متعلق من گھڑت باتیں بیان کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے؟ کیا انہیں ساری زندگی یہ پتہ نہیں چل سکا کہ انسانی زندگی میں جنات کا عمل دخل صرف ایک دیومالائی کہانی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں! یا حقیقت اس کے برعکس ہے اور وقت کے جلیل القدر محدث اور مفسر پر یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ جنات کا بھی ایک مکمل وجود ہے اور سورج، چاند، آکسیجن، سردی، گرمی، بخار، کینسر، ہیپاٹائٹس جیسی دیگر مخلوقات کی طرح جنات بھی انسان پر بھرپور طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں کس طرح امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جنات کی ملاقات کا ثبوت پیش کیا ہے۔

قسط نمبر 2

عملیات کا انکار، اکابرؒ کی زندگی سے بیزار

یہ بات میں نہایت یقین اور اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرے اکابرؒ کو اتباع سنت ﷺ میں سب سے زیادہ استقامت کی وجہ سے فراست مومنانہ حاصل تھی وہ وقت کے تقاضے اور حال کے امر کو سمجھنے والے تھے زندگی کے ہر شعبے میں ان کی ہدایات مشعل راہ ہے ان کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ عملیات ہے۔ اس شعبہ کی بنیادوں میں جن اکابرین کی خدمات شامل ہے ان میں علامہ احمد علی بونیؒ، حجۃ الاسلام امام غزالیؒ، علامہ کمال الدین دمیریؒ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ، شیخ ابوطالب مکیؒ، حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شیخ المسلمین شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، مہتمم دارالعلوم شاہ رفیع الدین صاحبؒ، حاجی عابد حسین صاحبؒ، مولانا میاں سید اصغر حسین صاحبؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ، امام المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحبؒ، قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی مایہ ناز ہستیاں شامل ہیں۔

یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ کچھ اسلاف سے بیزار شخصیات اپنے اکابر کی زندگی سے پہلو تہی برتتے اور انہیں غلط وار کہلوانے پر تلے ہوئے ہیں اس کی وجہ اکابر کی زندگی سے ناآشنائی ہے۔

حکیم طارق چغتائی جو کچھ وظائف اپنے رسالہ اور کتب میں لکھ رہے ہیں کیا وہ میرے ان اکابرؒ کی زندگی سے ثابت نہیں ہیں؟؟؟

اعمال سے بچنے کا یقین

اکابر پر اعتماد

قسط نمبر 3

خلیفة المسلمین، حیدر کرار، شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سورہ انعام جس مریض پر پڑھی جائے، اس کو اللہ شفاء دیتے ہیں (تفسیر معارف القرآن جلد 3، صفحہ نمبر 512۔ بحوالہ کتاب بکھرے موتی، حصہ اول، صفحہ 53)

ہوشیار!!! کہیں کوئی جن آپ کو اغواء نہ کر لے

(قسط4)

جو لوگ اپنے مطالعے اور معلومات کی کمی کا شکار ہو کر یہ کہتے ہیں کہ جِنّات کی اغواء کاریوں کا ذکر ماہنامہ عبقری کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ انہیں چاہئے کہ چاروں مکاتبِ فکر میں گزرنے والے اکابر واسلافؒ کی کتب اٹھائیں اور دیکھیں کہ یہ تمام واقعات ہمارے اکابر واسلافؒ ہی کے ذریعے صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ مثلاً

مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہٗ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو ان کو جنات نے اغواء کر لیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے تفصیل پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے جنات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک انکے پاس رہا۔ اس کے بعد مسلمان جنات نے (ان جنات کے ساتھ) جہاد کیا اور ان میں سے بہت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ پھر مسلمان جنات نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں انکے پاس رہوں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں۔ لہٰذا میں اپنے گھر مدینہ منورہ میں آگیا۔

(النہایہ ج1 ص295، بحوالہ کتاب: فیضانِ سنت ص158 ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی)

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لائبریرین اشرف جاوید صاحب (مکتبہ اہل حدیث) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر کے سامنے پانی کا ایک تالاب تھا، جس سے عورتیں پانی بھرنے آتی تھیں۔ ایک دن وہاں کسی عورت کو ایک لڑکی نے آواز دی "بھاگ بھری! میں تم سے ملنے آئی ہوں" (حالانکہ آواز دینے والی لڑکی نظر نہیں آرہی تھی) اسی وقت

اس عورت کے سر کے بال ایک دوسرے میں سختی سے پیوست ہو گئے اور اس بے چاری کی حالت غیر ہوگئی۔ اس کے گھر والوں نے حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد) کے پاس جا کر اسے دَم کروایا۔ تب کہیں اس کی تکلیف رفع ہوئی۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 382
مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ بغداد کا ایک شخص شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: حضور! جنّات نے میری بیٹی اٹھا لی ہے ، اس کی واپسی کا کوئی بندوبست فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: فلاں جگہ جا کر اپنے گرد دائرہ کھینچ لو اور یہ الفاظ پڑھو "بسم اللہ علیٰ نیۃ عبدالقادر" اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے سامنے جنات کا بادشاہ آگیا اور پوچھنے لگا کہ تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے اپنا مسئلہ بتایا تو شاہِ جنّات نے فوراً اس کی بیٹی کو بازیاب کروایا اور اغواء کرنے والے جن کا سر قلم کر دیا (بحوالہ کتاب: جمال الاولیاء صفحہ 348 ناشر: ادارہ اسلامیات، کراچی)

عبقری میں شائع ہونے والے ہردلعزیز کالم "جنات کا پیدائشی دوست" کو اپنی عقل پر پرکھنے والے اپنا عقیدہ درست کریں کہ اولیاء اللہ کی کرامات کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔ جو لوگ خود اس میدان کے شہسوار ہیں، ان کیلئے تو ایسے ماوراء العقل واقعات روزمرّہ معمول کا حصہ ہیں۔

کئی سال جنات کے ساتھ رہنے والے لوگوں کی سچی کہانیاں

(قسط5)

اکابر پر اعتماد

فحاشی عریانی اور دیگر گناہوں کی بدولت آج جنات ہم پر اتنے بہادر ہو گئے ہیں کہ ہماری زندگی کو بہت زیادہ متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جنات کی شرارت اور انکے اغواء کرنے کے واقعات کو اپنے کالم میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا تو عقل پرست لوگ تماشائی بن کر اس پر تمسخر کرنے لگے کہ کس طرح کسی انسان کو جنات اپنے عالم میں لے جا سکتے ہیں اور کوئی کیونکر جنات کے عالم میں رہ سکتا ہے۔۔۔ حدیث کے دو معتبر واقعات ہمیں ایمان بالغیب کی دعوت کچھ اس طرح دے رہے ہیں۔ پڑھیں اور عقل کے نہیں، عشق کے ترازو میں اپنے آپ کو تولیں۔۔!

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو ان کو جنات نے اغواء کر لیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سے اس سلسلے مں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے جنات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک انکے پاس رہا۔ اس کے بعد مسلمان جنات نے ا(ان جنات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بہت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ انہوں نے مجھ اختیار دیا کہ چاہے میں انکے پاس قیام کروں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو وہ جنات مجھے مدینہ منورہ لے آئے۔ **(بحوالہ: آکام المرجان فی احکام الجان باب35 ص76 ملخصاً بحوالہ کتاب: قوم جنات اور امیر اہلسنت ص125، پیش کش مجلس مدینۃ العلمیہ، ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی، مکتبہ بریلویہ)**

"خرافہ" قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ طویل عرصہ ان میں رہا پھر ان (جنات) نے اسے آزاد کر کے انسانوں کی طرف روانہ کیا۔ اس نے وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے تھے۔ پھر لوگ ہر عجیب بات کے بارے میں یہ (محاورہ) کہنے لگے: یہ تو حدیث خرافہ ہے۔ شمائل المحمدیہ والخصائص المصطفویہ للترمذی **(بحوالہ کتاب قوم جنات اور امیر اہلسنت ص124، پیش کش مجلس مدینۃ العلمیہ، ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی، مکتبہ بریلویہ)**

اکابرؒ سے جنات کی سچی ملاقاتیں۔

قسط نمبر 6

جنات بھی اللہ والوں کا احترام کرتے ہیں

تحریر: مفتی عبدالرؤف رحیمی
جامعہ محمدیہ نواب شاہ

☆ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ کاندھلہ تشریف لے گئے اور ایک مرید کے ہاں قیام ہوا۔ اس مکان میں چند جنات بھی رہائش پذیر تھے۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے حسب معمول تہجد کے بعد وظائف پڑھنے شروع کئے تو یکدم ایک شخص سامنے آگیا اور کہا کہ حضرت میں جن ہوں اور میں نے آپکے ساتھ حج بھی کیا ہے۔

حضرت رحمہ اللہ نے یہ سن کر اسے نصیحت کی جس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جن اس جگہ سے چلا گیا۔

☆ ایک شخص نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے جنات کے متعلق شکایت کی کہ بہت پریشان کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا جوتا لے جاؤ۔ آپکے جوتے کی برکت سے وہ جن چلا گیا۔

☆ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو رامپور کے ایک صاحب نے درخواست کی کہ حضرت میری صاحبزادی پر جن کا اثر ہے۔ اس پر حضرت نے جن کے نام ایک خط تحریر فرمایا

از جانب اشرف علی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے جو جن اس لڑکی پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس وجہ سے کہ سب مومن آپس میں بھائی ہیں۔ بھائی ہونے کے واسطے سے میری درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے اسکو چھوڑ دے کیونکہ کسی کو ایذا دینا خصوصاً مومن کو ایذا دینا سخت گناہ اور مواخذہ کا فعل ہے۔ اگر اسکو ایذا نہ ہو تو اس کے دوسرے عزیزوں کو سخت تکلیف ہے اور اگر مومن نہیں ہے تو اولاً اس سے درخواست صلح کی ہے اور اگر صلح منظور نہیں تو اسماء الٰہیہ سے علاج کیا جائیگا۔

حضرت کے اس خط کی برکت سے بھی وہ لڑکی صحیح ہوگئی اور جنات کے شرور سے مامون ہوگئی۔

☆ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے ملفوظات میں یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک مہاجن کی لڑکی پر جن عاشق تھا۔ جو بڑا سرکش و ظالم تھا۔ جو بھی عامل آتا وہ اسے چھت ابھار کر اس میں دبا دیتا۔ کسی نے اس مہاجن سے بطور مذاق کہہ دیا کہ فلاں مسجد کا موذن بہت بڑا عامل ہے۔ وہ مہاجن اس بے چارے موذن کو جا لپٹا۔ اب یہ موذن ہر چند قسم کھائے کہ میں عامل نہیں ہوں اور وہ خوشامد کرتا ہوا پاؤں میں گرتا ہے۔ خیر اس نے کہا اچھا میں چلتا ہوں کیا دو گے؟؟ اس نے کہا پانچ سو روپے دوں گا۔ موذن نے سوچا کام بن گیا تو بڑی راحت ہوگی ورنہ اس ناداری و پریشانی کی زندگی سے مرجانا ہی بہتر ہے۔

بسم اللہ پڑھ کر متاثرہ مکان میں داخل ہوا تو جن نے نہایت زور سے ڈانٹا کہ کیسے آیا ہے؟ یہ ہاتھ جوڑ کر قدموں میں گر گیا کہ حضور کی رعیت کا جولاہا ہوں ایک جاہل اور غریب آدمی ہوں مجبوری کو چلا آیا ہوں اگر حضور پانچ منٹ کیلئے اس لڑکی سے جدا ہو جائیں تو مجھے پانچ سو روپے مل جائیں گے اور حضور کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہ سن کر جن نے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا ہم تیری خاطر ہمیشہ کیلئے جاتے ہیں تو اس طرح عاجزی کی بدولت اس موذن کی عمر بھر کی کمائی کا ذریعہ بن گیا۔

اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں جن سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندگان خاص یعنی اہل علم و تقویٰ کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچاتے ہیں اور ان پر اپنی نصرت خاص متوجہ فرما دیتے ہیں۔

عبقری میں جنات سے ملاقاتوں کا انکار کرنے والے میرے ان اکابرؒ کے بارے میں کیا کہیں گے۔۔۔۔؟

اعمال سے پلنے کا یقین خلیفۃ المسلمین، شیر خدا حیدر کرار حضرت
علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تعلیمات کی روشنی میں

دین اور دنیا کی بہتری کا عمل

قسط نمبر 8

خلیفۃ المسلمین، شیر خدا حیدر کرار حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے دین کو دنیا پر مقدم کر دیا اور پانچ کلمات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھے:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں پانچ ہزار بکریاں دے دوں یا ایسے پانچ کلمات سکھا دوں جن سے تمہارا دین اور دنیا دونوں ٹھیک ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ ہزار بکریاں تو بہت زیادہ ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات ہی سکھا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْھِبْ قَلْبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَہٗ عَنِّیْ۔

(حیاۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 208۔ بکھرے موتی حصہ اول، صفحہ 44)

دنیا اور آخرت کی تمام مشکلات کے حل کیلئے اعمال کی طرف رجوع کرنا یہ ہمارے تمام اکابر کا طریقہ رہا ہے اور عبقری اسی چیز کی طرف لوگوں کو لا رہا ہے۔

بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل

(قسط 9)

تسبیح خانہ میں 625 مرتبہ مکمل بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے کا عمل کروایا گیا، جس سے مخلوقِ خدا کو بہت نفع ہوا مگر اس کے متعلق چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ صرف لکھ کر پاس رکھنے سے انسان کو اتنی برکات کیسے مل سکتی ہیں، یہ تو مبالغہ آرائی ہے ۔ میرے محترم دوستو! جہاں ہم اور دعائیں مانگتے ہیں، وہاں ایک یہ دعا بھی مستقل مانگنا شروع کرلیں: یا اللہ ہمیں ہمارے اکابرو اسلافؒ پر اعتماد کرنے والا اور ان کی بے ادبی سے بچنے والا بنادے ۔ آمین!

ہمارے اکابرؒ سے بسم اللہ ہی نہیں بلکہ بہت سے عملیات ۔ تعویذات اور نقش لکھ کر پاس رکھنے کی برکات اور کمالات نقل کیے گئے ہیں، جو باذوق اہل علم سے پوشیدہ نہیں ۔

مفتی اعظم محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ 600 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے دلوں میں عظمت و عزت حاصل ہوتی ہے اور کوئی اس شخص سے بد سلوکی نہیں کرسکتا ۔ 113 مرتبہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے ہر طرح کی آفات اور مصائب سے حفاظت ہوتی ہے، یہ عمل تجربہ شدہ ہے ۔ 61 مرتبہ لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے تو اس کے بچے محفوظ رہیں گے، یہ بھی مجرب ہے ۔ 101 مرتبہ لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے حفاظت اور برکت ہوتی ہے ۔ 500 مرتبہ لکھنے اور اس پر 150 مرتبہ پڑھ کر اپنے پاس رکھنے سے حکام مہربان اور ظالم کے شر سے حفاظت ہوتی ہے ۔ 21 مرتبہ لکھ کر درد سر کی جگہ باندھنے سے سر کا درد ختم ہوجاتا ہے بحوالہ کتاب: احکام و

خواص بسم اللہ ص 13 ناشر: ادارۃ المعارف کراچی 100 مرتبہ لکھ کر رکھنے سے لوگوں کے دلوں میں رعب پیدا ہوتا ہے۔ 110 مرتبہ لکھ کر عورت کی کمر پر باندھنے سے 3 دن میں حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: وظائفِ اکابرؒ، افادات: شیخ الحدیث، استاذ العلماء
حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور)

شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک وقار اور عظمت عطا فرماتے ہیں

(بحوالہ کتاب: گنجینہ اسرار ناشر: ادارہ اسلامیات لاہور)

625 مرتبہ لکھ کر رکھنے سے مخلوق میں ہیبت و وقار زیادہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو عظمت عطا فرمائیں گے اور کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ 313 مرتبہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے کوئی ناگواری پیش نہیں آئے گی

(بحوالہ کتاب: مجربات دیربی، مصنف: حضرت خواجہ احمد علی دیربیؒ
ناشر: فرید پبلشرز ناظم آباد کراچی)

625 مرتبہ لکھ کر رکھنے سے اللہ اس کو ایک ہیبت عظیم دے گا اور اس کو کوئی ستا نہ سکے گا۔ کتاب التعویذات ص 24 مصنف: زبدۃ المحدثین حضرت مولانا نواب صدیق الحسن خان صاحبؒ اسلامی کتب خانہ)

**عبقری تو سو فیصد اپنے اکابرؒ کی تعلیمات
کو ساتھ لے کر چل رہا ہے۔**

حالت بیداری میں زیارت کی سعادت

اکابر پر اعتماد

(قسط10)

ماہنامہ عبقری میں جب علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کے ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں، جن میں جاگتی آنکھوں سے حضور سرورکونین ﷺ کی یا بعض دیگر انبیاءؑ وصلحاء کی زیارت کا ذکر ہوتا ہے تو کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ آئیے اس کا جواب اپنے اکابرؒ کی زندگی میں تلاش کرتے ہیں۔

علامہ وحید الزمان حیدرآبادی رحمہ اللہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں: اب بھی بعض خدا کے بندے ایسے موجود ہیں جو آنکھ بند کرتے ہی آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں اور انہیں حالتِ بیداری میں آپ ﷺ کا جمال مبارک نظر آجاتا ہے۔ یہ دولت اس کو ملتی ہے جو کثرت سے درودوسلام پڑھنے والا ہوتا ہے (**بحوالہ کتاب: لغات الحدیث، ج2 ص223 ناشر: نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور**)

مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: حضرت سید کبیر احمد رفاعی رحمہ اللہ جب 555ھ میں حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں پر آپؒ نے محبت بھرے چند اشعار پڑھے، جس کے بعد روضہ اقدس ﷺ سے دست مبارک ظاہر ہوا اور آپؒ نے اس کو بوسہ دیا۔ اس وقت کئی ہزار لوگوں کا مجمع موجود تھا اور اس میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔

(بحوالہ کتاب بزرگوں کے عقیدے ص330 ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور)

مرکزِ اہلسنت دارالعلوم دیوبند کے ابتدائی بزرگ حضرت حاجی محمد عابد قدس سرہ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے فرمایا کہ ایک بات کہتا ہوں جسے میری زندگی میں ظاہر نہ کرنا۔ میں نے حالت بیداری میں حرم مکہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے، یہ جو میری موجودہ حالت دیکھتے ہو، یہ انہی انبیاء علیہم السلام کی نظر کا اثر ہے۔ (مشائخ دیوبند ص189 بحوالہ کتاب: عاشقان رسول ﷺ کو

خواب میں زیارت نبی ﷺ صفحہ 222 ناشر: مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی کراچی)

آیۃ اللہ سید عبدالحسین دستغیب شیرازی (مکتبہ اثناء عشریہ) لکھتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام کو کئی مرتبہ جاگتی آنکھوں سے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

(بحوالہ کتاب: عالم برزخ، صفحہ 233 ناشر: اے بی سی آفسٹ پریس دہلی۔ سن اشاعت: 1993ء)

تمہیں کیا اعتراض ہے؟

محترم قارئین! اب اگر علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں بیداری کی حالت میں زیارت کے واقعات سامنے آئیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ (صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان) فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شخص اتنا نیک ہو جائے کہ اسے کشف ہونے لگے، تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟

(دیکھیں کتاب: نقوش عظمت رفتہ، مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی ؒ، ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور)

قسط نمبر 11

عبقری کے مستند وظائف، تعلیمات اکابر کی روشنی میں

اکابر پر اعتماد

حضرت کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے خاص ساعتوں میں خاص وظائف پڑھنے کا ثبوت

ماہنامہ عبقری میں اکابر کی تعلیمات کے مطابق مختلف مسائل کے حل کیلئے خاص ساعتوں میں پڑھنے کیلئے مستند وظائف شائع کیے جاتے ہیں، جن پر کم علم طبقے کی طرف سے اعتراض اٹھتا ہے کہ یہ وظائف خود ساختہ ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ اعتراض عبقری پر لٹ ہوتا ہے یا آگے بڑھتے بڑھتے اکابرین تک پہنچ جاتا ہے؟

استاذ الحدیث، علامہ سید انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

جس شخص کی زبان میں لکنت ہو اسے چاہئے کہ شب جمعہ میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یاسین، دوسری رکعت میں سورہ دخان، تیسری رکعت میں سورہ الم السجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ ملک پڑھ کر سلام پھیر دے اور اپنی لکنت کے دور ہونے کی دعا کرے۔ ان شاء اللہ زبان جاری ہو جائے گی۔ بہت مجرب ہے (بحوالہ کتاب: گنجینہ اسرار ص 144 ناشر: ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی۔ لاہور)

محترم قارئین! غور فرمائیں کہ اس عمل کے پیچھے قرآن وحدیث کی کوئی دلیل موجود نہیں، اس کے باوجود حضرت کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں: "بہت مجرب ہے" یعنی بار بار کا تجربہ شدہ عمل ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا عبقری کی مثال ایک ایمان دار ڈاکیے جیسی نہیں ہے؟ جو اکابرین امت کی ڈاک بڑی حفاظت اور احتیاط سے آپ تک پہنچانے کا فرض انجام دے رہا ہے۔ ڈاکیا تو ڈاکیا ہی ہوتا ہے۔ آپ اپنی ڈاک وصول کر کے عبقری اور تسبیح خانے کا شکریہ ادا کریں، جس پر کسی ایرے غیرے کی نہیں، بلکہ اکابر و اسلاف ہی کی اصل مہر ثبت ہے۔

اکابر پر اعتماد

اندھیروں میں اللہ تعالیٰ سے دل لگانے کا فائدہ

(قسط12)

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سری سقطیؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن سفر پر نکلا تو ایک پہاڑ کے دامن میں اندھیری رات نے گھیر لیا۔ وہاں میرا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ اچانک کسی نے آواز دی کہ: اندھیروں میں دل نہیں پگھلنے چاہئیں بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو پگھلنا چاہیے یہ سن کر میں گھبرا گیا۔ اسی وقت آواز آئی کہ ہم اللہ پر ایمان رکھنے والے مومن جنات ہیں۔ یہاں اور بھی بہت مومن جنات موجود ہیں اور ان جنات کے پاس مجھ سے بھی زیادہ ایمان ہے۔ دوسرے جن نے مجھے نصیحت کی: خدا کا غیر اس وقت نہیں نکلتا جب تک کہ دائمی طور پر بے گھر نہ رہا جائے۔ تیسرے جن نے مجھے کہا: جو اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس رہتا ہے، اس کو کسی قسم کا فکر نہیں ہوتا۔ شیخؒ فرماتے ہیں: میں نے ان جنات سے کہا: مجھے کوئی نصیحت کرو۔ وہ تمام جنات کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والے دلوں کو ہی جلا بخشتا ہے، جو غیر خدا کی طمع کرے گا اس نے ایسی جگہ کی لالچ کی جو لالچ کے قابل نہ تھی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے۔ میں اس کلام کی برکت ہمیشہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔

صفۃ الصفوۃ ابن جوزیؒ بحوالہ کتاب لقط المرجان فی احکام الجان ترجمہ مولانا امداد اللہ انور،
ص305 ناشر: دار المعارف عنایت پور، تحصیل جلالپور پیروالا، ملتان

محترم قارئین! ہمارے اکابرؒ کی جنات سے ملاقاتوں کی طرح جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کے واقعات بھی سو فیصد حقیقت پر مبنی ہیں۔ اب جو لوگ ماہنامہ عبقری میں بیان کردہ ایسی باتوں کو صرف عقل کی ترازو میں تولتے ہیں، وہ اپنے اکابرؒ کے واقعات کو کیا کہیں گے۔۔۔!

جنات کے ٹھکانے

اکابر پر اعتماد

(قسط13)

جب سے ماہنامہ عبقری کے معروف کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ نے جنات کی دنیا سے پردہ کشائی فرمائی ہے، کچھ لوگ ان کے کالم میں بیان کردہ باتوں کو صرف افسانہ سمجھ کر ردّ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء و مجتہدین، اور اکابر و اسلافؒ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ احادیث کی روشنی میں درج ذیل جگہوں پر جنّات کا رہنا ثابت ہے۔ اسی لیے بل کے اندر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، تاکہ جنّات کو تکلیف نہ پہنچے، ورنہ وہ انسان کو مختلف حادثات میں مبتلاء کر کے اپنا انتقام لیتے ہیں۔

(1) بیابان، جنگل، وادیاں، گھاٹیاں وغیرہ (2) کوڑا کرکٹ اور لید وغیرہ پھینکنے کی جگہوں پر اور ایسی جگہوں پر جہاں انہیں اپنا مخصوص کھانا (ہڈی، گوبر اور کوئلہ) میسر ہو (3) غسل خانوں اور بیت الخلاؤں میں (4) زمین کی دراڑوں، بلوں، غاروں، سرنگوں اور متروکہ مکانوں میں (5) انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں، ایسے جنوں کو عامر کہا جاتا ہے (6) اونٹوں کے باڑے میں (7) کھنڈرات اور پرانی عمارتوں میں (8) قبرستانوں میں (9) بازاروں میں۔

تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب: جناتی اور شیطانی اور چالوں کا توڑ، مصنف: شیخ عبداللہ محمد بن احمد الطیار، شیخ سامی بن سلمان المبارک، نظر ثانی شیخ حافظ صلاح الدین یوسف، ابوالحسن مبشر احمد ربانی، ناشر دار الابلاغ لاہور (مکتبہ اہل حدیث)

دوسری کتاب: جن ہی جن، مصنف: حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادریؒ ناشر: سیرانی کتب خانہ نزد سیرانی مسجد بہاول پور (مکتبہ بریلویہ)

تیسری کتاب: تاریخ جنات و شیاطین، مترجم: حضرت مولانا امداد اللہ انور صاحب، ناشر: دار المعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا، ملتان (مکتبہ دیوبند)

اکابر پر اعتماد

اگر کسی پر وظائف کی تاثیر کھل جائے تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟

(قسط14)

بڑھتے بڑھتے انسان چاند تک پہنچ گیا، مگر کچھ لوگ روحانی پستی کی اس انتہاء میں گر چکے ہیں کہ اعتراض کرتے ہوئے یہاں تک کہہ جاتے ہیں:

کیا عبقری پر وحی نازل ہونے کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے تو کسی وظیفے کا بھی دنیاوی فائدہ نہیں بتایا! کیا عبقری والے صحابہ کرامؓ سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں؟ کیا انہیں وظائف کی تاثیر کا الہام ہوتا ہے؟

محترم قارئین! جب ہم صحیح احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو حضرت ابو سعید خدریؓ سے بچھو کے ڈسے ہوئے شخص پر سورۃ فاتحہ کا دم کرنے کی روایت ملتی ہے کہ ان کے دم کرنے سے مریض ٹھیک ہوگیا۔ جب انہوں نے واپس آ کر حضور ﷺ کو خبر دی تو آقا سرورِ کونین ﷺ نے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ سورۃ فاتحہ کے ذریعے دم کیا جاسکتا ہے؟ (رواہ البخاری و مسلم) اس حدیث کی تشریح میں امام شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی نیک شخص کو اس بات کا الہام کرے کہ قرآن کی فلاں سورت یا فلاں آیت فلاں فلاں کام کیلئے نفع مند ہے تو واقعی ایسا ہوسکتا ہے۔ اس کے جواز پر یہی حدیث دلیل ہے، چاہے وہ عمل تلاوت سے ہو، یا نفل سے یا وظائف کی تعداد سے ہو۔ ہر صورت میں اس کا فائدہ ہونا ممکن ہے (بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ ۳۳ مصنف: زبدۃ المحدثین نواب علامہ سید محمد صدیق الحسن خانؒ، ناشر: مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

لہٰذا عبقری وظائف پر اعتراض کرنے والے کم عقل یہ بتائیں
کہ کیا حضرت ابو سعید خدریؓ بھی عبقری پڑھتے تھے جو انہوں
نے بچھو کے ڈسے ہوئے پر وحی آئے بغیر دم کر دیا؟

لہسن، پیاز کی تاثیر کا اقرار

اکابر پر اعتماد

قرآن وحدیث کے وظائف کا انکار

(قسط15)

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ عبقری اور تسبیح خانے کے ذریعے بتائے جانے والے وظائف کی کوئی حقیقت نہیں، یہ صرف ایک ٹوپی ڈرامہ ہے، جس کے ذریعے لوگوں سے عقیدت وصول کی جاتی ہے۔ انسان جتنا مرضی وظیفہ پڑھتا جائے اسے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ ایسے تمام حضرات کیلئے امام العصر حضرت مولانا انظر شاہ کاشمیری صاحبؒ کا بہترین جواب حاضر ہے۔ شیخ الحدیث مولانا انظر شاہ کاشمیریؒ اپنے والد ماجد حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کی عملیات کے موضوع پر لکھی جانے والی کتاب گنجینۂ اسرار کے شروع میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عملیات سے انکار کرتا ہے تو کرتا رہے، کیونکہ اس کائنات میں انکار کا سلسلہ کوہِ ہمالیہ سے بھی بلند ہے۔ اس کی گہرائی سمندر کی گہرائی سے بھی زیادہ ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ابوجہل جیسا مزاج رکھنے والا انسان لہسن، پیاز، مرچ، ہلدی، گل بنفشہ اور گاؤزبانی جیسی ادویات کی تاثیر تو مان لیتا ہے مگر دنیا کی سب سے زیادہ پکی اور سچی حقیقتوں یعنی قرآن وحدیث کے وظائف کی تاثیر کا انکار کردیتا ہے (بحوالہ کتاب: گنجینۂ اسرار صفحہ ۱۲ ناشر: ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور)

قارئین! شیخ الحدیث مولانا انظر شاہ کاشمیریؒ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا انہوں نے بھی نعوذ باللہ ٹوپی ڈرامے کا دفاع کیا ہوا ہے؟ کیا وہ بھی گنجینۂ اسرار کتاب کے نام پر مخلوقِ خدا میں ''من گھڑت وظائف'' پھیلا کر دنیا سے رخصت ہوئے؟

اکابر پر اعتماد

سانپ اور بچھو کے خلاف
4 اولیائے کرامؒ کا متفقہ فیصلہ

(قسط 16)

کچھ عرصہ پہلے ماہنامہ عبقری میں شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک زبردست عمل شائع ہوا کہ اگر سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہو تو بسم اللہ حروف مقطعات کی صورت میں اور اس کے بعد "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ" لکھ کر دھو کر پلائیں۔ زہر اُتر جائے گا اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میں دیے جانے والے وظائف کی کوئی سند نہیں ہوتی۔ حالانکہ اگر ہم اپنے مطالعے کو تھوڑا سا وسیع کریں تو واضح ہو جائے گا کہ ہر وظیفے کے پیچھے یا قرآن کی دلیل ہوتی ہے' یا حدیث کی' یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال کی' یا چوٹی کے فقہاء و محدثینؒ اور اولیاء صالحینؒ کی۔ الحمدللہ ماہنامہ عبقری انہی اکابر و اسلافؒ کے صدیوں پرانے تجربہ شدہ تعویذات اور وظائف مخلوقِ خدا میں بانٹ رہا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ درج بالا عمل کے متعلق مزید تین جلیل القدر علمائے کرامؒ کے کیا تاثرات ہیں؟

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ شافعیہ) لکھتے ہیں کہ: جس شخص کو سانپ اور بچھو سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو' وہ صبح و شام یہ آیت "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ" پڑھ لے تو محفوظ رہے گا۔

(بحوالہ تفسیر القشیری المعروف بہ لطائف الاشارات فی تفسیر القرآن'
ناشر: دار الکتب العلمیہ' بیروت لبنان)

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: سانپ اور بچھو نے حضرت نوح علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ جو شخص آپؑ کا نام لے گا، ہم اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ لہٰذا "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ" سانپ اور بچھو سے حفاظت کیلئے اکسیر المجرّب ہے

(دیکھیں کتاب حیات الحیوان بحوالہ: احکام تعویذات صفحہ 39 مصنف: مفتی محمد ہاشم خان مدنی (مکتبہ بریلویہ)، ناشر: مکتبہ بہار شریعت داتا دربار لاہور)

حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ حنفیہ) لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بچھو کیلئے "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ" پڑھ لے تو اس کی ایذاء سے بچا رہے گا۔

(بحوالہ کتاب: اسرار رحمانی صفحہ 219 مترجم: مولانا رحیم بخش صاحب دہلویؒ، ناشر: مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

قسط نمبر 17 حصہ اول

کیا تمام اکابرین واسلاف مرزائی تھے؟

چند برس پہلے ماہنامہ عبقری میں خیر و برکت پانے کیلئے ایک مجرب وظیفہ شائع ہوا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللہ

اس پر چند لاعلم لوگوں کی طرف سے ایک بے بنیاد اعتراض اٹھایا گیا کہ یہ تو قادیانیوں کا کلمہ ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ اول بات تو یہ ہے کہ مرزائی قادیانی یہ کلمہ نہیں پڑھتے۔ دوم یہ کہ جب ہم اپنے اکابرین رحمہم اللہ کی مستند کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس مبارک وظیفے کو

۱ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بیان کیا۔ دیکھیں کتاب "فضائل درود شریف، صفحہ 50 ناشر: کتب خانہ فیضی لاہور

۲ یہی عمل محدث کبیر، محقق العصر علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے رزق میں برکت کیلئے اپنے تمام متعلقین کو عنایت فرمایا۔ دیکھیں کتاب "گنجینۂ اسرار' صفحہ 29 ' ناشر: ادارہ اسلامیات، 190 انارکلی لاہور

۳ یہی وظیفہ شہنشاہ عملیات' ابوالعباس' شیخ احمد علی بونی رحمۃ اللہ علیہ نے ولایت کے اعلیٰ مقامات پانے کیلئے اپنے ہزاروں مریدین کو عطا کیا۔ دیکھیں کتاب "شمس المعارف" صفحہ 34 ناشر: شبیر برادرز، لاہور

۴ یہی عمل حضرت الامام علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے گناہوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلئے اپنی مشہور زمانہ کتاب "حیات الحیوان" میں بیان کیا۔ دیکھیں کتاب "حیات الحیوان' ص 128 ناشر: مکتبۃ الحسن، حق اسٹریٹ' اردو بازار لاہور

۵ اسی عمل کو زبدۃ المحدثین نواب سید محمد صدیق حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے جنات سے حفاظت کیلئے اکسیر المجرب کہا ہے۔ دیکھیں کتاب: الداء والدواء صفحہ 110 ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

قسط نمبر 17
حصہ دوم

کیا تمام اکابرین واسلاف مرزائی تھے؟

اکابر پر اعتماد

ان کے علاوہ متعدد علمائے کرام و مشائخ عظام نے اس عمل کو سراہا اور اپنے معمولات کا حصہ بنایا ہے۔ جن میں مولانا ابوالمظفر ظفر احمد قادری (مصنف: شرعی علاج ص 161)، مولانا حافظ محمد اقبال قریشی (مصنف: وظائف الصالحین ص 165)، مفتی احمد الرحمانؒ کے صاحبزادے مولانا عزیز الرحمان رحمانی (مصنف: شفاء ورحمت ص 265) مولانا محمد اسحاق ملتانی (مصنف: مجرباتِ اکابر ص 304) اور مولانا اعجاز احمد سنگھانوی (مصنف: آسان عملیات وتعویذات) جیسی معتبر شخصیات سرفہرست ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے یہ تمام اکابرین (نعوذ باللہ) مرزائی تھے؟

کیا انہوں نے مسلمانوں کو راہِ راست سے گمراہ کرنے کا حلف اٹھایا ہوا تھا؟

کیا یہ وظیفہ اس وقت کا نہیں؟ جب ابھی مرزا قادیانی کا وجود ہی نہیں تھا؟

محترم قارئین! ہمیں اپنے اکابرین کے ایمان میں کیوں شک پیدا ہو گیا ہے؟

جن کی مساعی کے صدقے ہم تک ایمان اعمال والی زندگی پہنچی۔ کیا آج کے فتنوں بھرے دور میں ہم ان سے بڑے محقق اور مجدد بن چکے ہیں۔

کیا یہ سچ نہیں کہ ماہنامہ عبقری اور تسبیح خانہ انہی اکابرینِ امت کے آزمودہ وظائف وعملیات کو آپ تک پہنچانے کا فریضہ نبھا رہا ہے؟

اس میں عبقری کی کون سی اپنی اختراع، ایجاد، نئی تحقیق یا من گھڑت ترتیب ہے؟

کیا یہ سب وظائف ہمارے اکابرؒ کی زندگی میں روزِ روشن کی طرح عیاں نہیں ہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر قصور کس کا ہے؟ اعتراض کرنے والے لاعلم لوگوں کا یا علم وعمل کے پہاڑ اکابرینؒ اُمت کا۔۔۔۔۔؟؟؟

قسط نمبر۔18

روحانی علاج کرنے والے سارے عامل، یا جھوٹے یا پاگل

سوال: مولانا صاحب! آج کل یوٹیوب پر ایک ویڈیو چل رہی ہے، جس پر واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔

"روحانی علاج کرنے والے سارے عامل، یا جھوٹے یا پاگل"

یہ ویڈیو دیکھ کر مجھے نہایت ذہنی کوفت ہوئی۔ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ سائل: عدنان یوسف، کوئٹہ

جواب: یہ بات یقیناً اکابر و اسلاف بیزار ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسی بات کہنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ یہ بات صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے، جس کی آنکھوں کے سامنے پردہ آ گیا ہو۔ کیونکہ اس لایعنی اور فضول منطق کی زد میں ہمارے وہ تمام اکابر و اسلاف آ جاتے ہیں، جن کا تقویٰ اور علم عظمتوں کی بلندی کو چھو رہا ہے۔

ذیل میں ان چند مشہور شخصیات کے نام لکھے جا رہے ہیں، جن کے عملیات، تعویذات اور وظائف ابھی تک مخلوق خدا کی خیر خواہی کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ تمام اکابرؒ عالم، فقیہ اور صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی عامل بھی ہیں۔ اور یہ بات تو قسم اٹھا کر کہی جا سکتی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ہستی نعوذ باللہ جاہل یا پاگل نہیں تھی۔

(1) پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی (2) حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری (3) امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری (4) امام اہلسنت مفتی احمد الرحمن صاحب (5) مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب (6) مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یار خان (7) حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی (8) قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (9) حضرت مولانا سائیں محمد عالم (10) حضرت مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف والے (11) مولانا عبدالصمد ہالیجوی (12) مولانا مفتی محمد ولی درویش (بنوری ٹاؤن) (13) مولانا اجمل احمد خان لاہوری (14) مفتی عبداللہ صاحب (دوست شاخ والے) (15) مفتی اعظم مولانا ولی حسن خان ٹونکی (بنوری ٹاؤن) (16) حضرت اقدس مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی (اٹک) (17) مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی (18) مناظر ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی (19) مولانا محمد مسعود ازہر (20) حافظ عبدالقیوم نعمانی (21) مولانا عبدالحمید صاحب (ٹنڈو الہ یار) (22) حضرت چاچی بابا (ایبٹ آباد) (23) حضرت حاجی فضل رحیم صاحب (24) حاجی محمد فاروق صاحب (سکھر) (25) حاجی عبدالمنان صاحب (مکہ مکرمہ) (26) مفتی محمود الحسن گنگوہی (27) مفتی محمد حسن صاحب (شاہ پور چاکر والے) (28) خواجہ خواجگان خان محمد صاحب (کندیاں شریف) (29) مولانا شمس الرحمن عباسی (کراچی) (30) مولانا عزیز الرحمن ہزاروی (راولپنڈی) (31) پروفیسر عبدالرحمن صدیقی (نوشہرہ) (32) مولانا قاضی مظہر حسین (چکوال) (33) مولانا محمد ادریس انصاری (صادق آباد) (34) مولانا علاء الدین صاحب (جنوبی افریقہ) (35) قاری محمد الیاس صاحب تاجک (36) مفتی کفایت اللہ صاحب (مردان) (37) مولانا قاری سلطان روم صاحب (بنوری ٹاؤن) (38) مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی (39) مولانا سیف اللہ خالد (40) مولانا مفتی محمد وجیہ (41) مولانا عبدالمالک صاحب (گوجرانوالہ) (42) حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن (جنوبی افریقہ) (43) مولانا خالد نعمانی بن حضرت مولانا خلیل الرحمن مظاہری (44) مولانا بدیع الزمان صاحب (بنوری ٹاؤن) ان تمام زندہ و فوت شدگان علماء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

ان تمام اسمائے گرامی کی تحقیق کیلئے دیکھیں کتاب: افتاء و رحمت صفحہ ۱۰۲ مصنف: صاحبزادہ عزیز الرحمان رحمانی ناشر پبلشرز کراچی

قسط نمبر 19

عملیات ہی عملیات

مولانا صاحب! یہ جو عبقری جیسے رسالوں میں آئے دن نئے نئے وظیفے بتائے جاتے ہیں' کیا ایسی کوئی ترتیب ہمارے اکابرینؒ کے ہاں ملتی ہے؟ ہم نے تو آج تک کسی عالم دین کے عملیات کے متعلق نہیں سنا۔ براہِ کرم دلیل سے بات کیجئے گا (سائل: محمد حنیف مدنی' سیالکوٹ)

الجواب بعون الوھاب: گزارش یہ ہے کہ اکابرین عظام رحمہم اللہ کے ہاں جتنے زیادہ وظیفے رائج تھے' عبقری میں تو ابھی تک ان کا عشر عشیر بھی نہیں سما سکا۔ اگر آپ محدث العصر علامہ انور شاہ کاشمیری ؒ ہی کی ایک کتاب ''گنجینۂ اسرار'' کو دیکھ لیں تو اس میں درج ذیل عملیات اور تعویذات ملتے ہیں۔

ہرن کی جھلی پر لکھنے والے تعویذ کی تعداد (2)
دھو کر پینے والے تعویذوں کی تعداد (5)
سمجھ میں نہ آنے والے منتروں کی تعداد (1)
لکھنے والے تعویذوں کی تعداد (206)
پڑھنے والے وظیفوں کی تعداد (312)
پڑھ کر تالی بجانے والے عمل کی تعداد (1)
لکھ کر چرخہ الٹا گھمانے والے عمل کی تعداد (1)
انڈے کا چھلکا اتار کر لکھنے والے عمل کی تعداد (1)
پڑھ کر کیل گاڑھنے کے عمل کی تعداد (1)
کنویں میں ڈالنے والے تعویذ کی تعداد (4)
چاندی کی انگوٹھی پر لکھنے والے نقش کی تعداد (4)
گوشوں میں دفن کرنے والے تعویذ کی تعداد (9)
لکھ کر لٹکانے والے تعویذ کی تعداد (9)
بزرگوں کو ایصال ثواب کرنے والے اعمال کی تعداد (2)

اکابرین واسلاف میں سے یہ تو ابھی صرف ایک محدث کی ایک کتاب کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ ان جیسے سینکڑوں علماء کی سینکڑوں کتابیں عملیات سے بھری ہوئی ہیں۔ جن کا مطالعہ آپ خود بھی کرسکتے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

کشف کا ثبوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں (قسط20)

سوال: مولانا صاحب! کیا کسی کو کشف ہوسکتا ہے؟ عبقری میں ایک کالم چھپتا ہے ’’جنات کا پیدائشی دوست‘‘ اس میں کشف القبور، کشف الصدور، کشف الارواح اور کشف الکلام وغیرہ کے واقعات جابجا ملتے ہیں۔ بھلا کوئی انسان عالم الغیب کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو سراسر مشرکانہ باتیں لگتی ہیں (سائل: منیر احمد، چکوال)

جواب: جنابِ عالی! پہلی بات تو یہ ہے کہ کشف کا معنی وہ نہیں جو آپ کررہے ہیں، یعنی کوئی بھی انسان واقعی عالم الغیب نہیں ہوسکتا، لیکن جب ہم آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ (مفہوم) کوئی ذی رُوح اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتا، مگر جتنا وہ خود چاہے، کسی کو عطا کردے۔

اسی طرح سورہ کہف میں ارشاد ہے ’’کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے ایک بندے (حضرت خضر علیہ السلام) کو پایا، جسے ہم نے اپنی خاص رحمت سے نوازا اور علم لَدُنّی عطا فرمایا ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ’’اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ‘‘ انسان ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھتا ہے، حالانکہ اولیاء اللہ کے دیکھنے، سننے اور سمجھنے کی صلاحیت عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ شہیدِ بالاکوٹ حضرت مولانا محمد اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کشف کی دلیل میں دو حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا (۱) مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (۲) جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے چالیس دن مختص کردے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اس کی زبان پر

حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: عبقات، صفحہ 349 ناشر: ادارہ اسلامیات، انارکلی بازار لاہور)

اسی طرح علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک معرکہ جہاد کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کشفِ بصری (یعنی جنات کے پیدائشی دوست کی طرح آنکھوں کے سامنے سے پردوں کا ہٹ جانا) اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا کشفِ سمعی (یعنی جنات کے پیدائشی دوست کی طرح میلوں دور سے آواز کا سن لینا) برحق کہا ہے (دیکھیں کتاب: سلسلہ احادیث الصحیحہ، جلد 3، صفحہ 101)

کشف تو صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متواتر چلا آرہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے شرح صدر کی بھیک مانگیں، تاکہ ہمیں دین کی گہری باتوں کی سمجھ آسکے، ورنہ خدانخواستہ ہم دین کے ایسے مسئلے کا انکار کر بیٹھیں گے، جو تواتر کی راہ سے ثابت ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔

رُوحوں سے ملاقات

اکابر پر اعتماد

نمبر 21

ایک اَبدی حقیقت یا مَن گھڑت افسانہ

میرا سوال یہ ہے کہ **جنات کا پیدائشی دوست** میں جو رُوحوں کے ساتھ ملاقات کی من گھڑت کہانیاں لکھی جاتی ہیں' ان کا حقیقت سے کتنا تعلق ہے؟ (سائل: محمد عاطف' اسلام آباد)

جواب: میرے بھائی! اس سلسلے میں اکابر علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ فوت شدگان کے ساتھ روحانی طور پر ملاقات کی جاسکتی ہے۔ اکابر و اسلاف میں تو ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں' جنہوں نے دوران مطالعہ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی اشکال پایا تو **ڈائریکٹ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے ملاقات** کر کے ان سے مسئلہ پوچھ لیا۔ مثلاً امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے والد سے ملوایا تو وہ بتانے لگے کہ: **میں نے شیخ احمد قشاشی رحمۃ اللہ علیہ کی رُوح سے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ ویسے ہی پڑھی' جس طرح انہوں نے خواب میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک** سے یہ دونوں سورتیں پڑھی تھیں۔

بحوالہ کتاب: دُرُّ الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 55 ناشر: مکتبہ خانہ رضویہ ڈچکوٹ روڈ لائل پور

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

دانت کے درد کا
بہترین دَم

(قسط22)

محترم ایڈیٹر صاحب! میں نے کافی عرصہ پہلے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشاہدہ پڑھا کہ بصرہ میں ایک شخص دانت درد کا دم کیا کرتا تھا، لیکن بُخل کی وجہ سے کسی کو نہیں بتاتا تھا کہ میں کیا پڑھتا ہوں؟ آخر جب قریب المرگ ہوا تو اس نے کسی آدمی کو یہ عمل دے دیا، تاکہ مرنے کے بعد بھی لوگوں کو نفع ہوتا رہے اور میں بھی علم چھپانے کے گناہ سے بچ جاؤں۔ چنانچہ اس نے یہ کلمات لکھوائے:

كٰهٰيٰعٓصٓ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔
وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔
لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

(بحوالہ کتاب: خواص القرآن صفحہ 90، ناشر: اسلامی کتب خانہ، فضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

میں (مولانا حکیم محمد رمضان حفظہ اللہ) نے بذاتِ خود بے شمار لوگوں پر یہ عمل آزمایا تو مجھے بہت اچھے رزلٹ ملے۔ حتیٰ کہ جن لوگوں پر دانت درد کی کوئی دوائی بھی اثر نہ کر رہی ہو، انہیں بھی اس عمل سے شفا مل جاتی ہے۔ اس کا طریقۂ استعمال یہ ہے کہ کسی چھوٹے سے کاغذ پر یہ کلمات لکھ کر اسے اتنا بالکل چھوٹا کر دیں اور دانت یا داڑھ کے سوراخ میں رکھ لیں۔ ان شاء اللہ کچھ ہی دیر میں آرام آجاتا ہے۔

دعا گو: (مولانا) حکیم محمد رمضان، جامع مسجد مکی اہل حدیث، دھرنگ ضلع گوجرانوالہ

جماعة التصوف السلفيه مجلہ سلفی لاہور سلسلۂ اشاعت نمبر 3

اکابر پر اعتماد

پٹرول کے بغیر چلنے والی گاڑی

(قسط23)

سوال: مولانا صاحب! عبقری میں سورہ کوثر کا ایک عمل دیا جاتا ہے اور اس کے فوائد میں لکھا جاتا ہے کہ سورہ کوثر سے گاڑی کے پٹرول میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ نارمل رینج سے بڑھ کے کئی کئی کلومیٹر تک گاڑی سفر طے کرسکتی ہے۔ یہ کیسی بے ڈھنگی سی بات ہے؟ بھلا کبھی گاڑی پر بھی سورہ کوثر کا اثر ہوا ہے؟ **(سائل: عبدالمجید' گوجرانوالہ)**

جواب: جنابِ عالی! اگر آپ کو اکابر و اسلاف کے حالات کی خبر ہوتی تو آپ یہ سوال کبھی نہ کرتے۔ سورہ کوثر سے پٹرول میں برکت شامل ہوجانا کون سی ناممکن بات ہے؟ ضلع قصور میں مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نام کے ایک بزرگ گزرے ہیں' جنہوں نے پٹرول کے بغیر بھی گاڑی چلائی تھی۔ ان کی سوانح حیات میں یہ واقعہ ابھی تک موجود ہے کہ ایک دن وہ کسی آدمی کے ساتھ سفر کررہے تھے۔ راستے میں پٹرول ختم ہوگیا۔ اس وقت جگہ جگہ پٹرول پمپ موجود نہیں تھے۔ وہ آدمی پریشان ہوگیا۔ مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی برتن ہے؟ کہنے لگا: جی ہاں۔ فرمایا: سامنے ٹیوب ویل سے پانی بھر کے لے آؤ۔ جب وہ پانی لے آیا تو انہوں نے بسم اللہ پڑھ کے گاڑی کی ٹینکی میں سارا پانی انڈیل دیا۔ وہ آدمی حیران تھا کہ شاید مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پانی اور پٹرول میں فرق معلوم نہیں۔ بھلا کبھی پانی سے بھی گاڑی چل سکتی ہے؟ مولانا لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کے گاڑی اسٹارٹ کرو۔ جب اس نے اسٹارٹ کی تو گاڑی حسبِ معمول آسانی سے چل پڑی۔ اس نے مقررہ مقام پر پہنچ کر مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کو اتارا' پھر اپنے گھر چلا گیا۔ اگلے دن گاڑی کا انجن چیک کیا تو اس میں پانی کے کوئی آثار نہیں تھے۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ مولانا محی الدین لکھویؒ۔ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ۔ ناشر: مکتبہ اسلامیہ' اردو بازار' لاہور)

لہٰذا میرے بھائی! سورہ کوثر تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' جس میں برکتوں کے خزانے چھپے ہوئے ہیں' کیا اللہ کا کلام اتنا بے بس ہے کہ ٹیوب ویل کے پانی جتنا کام بھی نہ کرسکے؟

قسط نمبر 24

عبقری میں ذکر کردہ تعویذات کی حیثیت

مولانا صاحب! عبقری میں دم، تعویذ اور وظائف کا بکثرت ذکر ملتا ہے، لیکن یوٹیوب پر ایک مفتی صاحب تمام وظائف کو ٹوپی ڈرامہ کہتے ہیں، اور اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بھی روحانی علاج کرتا ہے وہ فنٹر ہوتا ہے اور اس کا دماغی توازن خراب ہو چکا ہوتا ہے۔ برائے مہربانی اس سلسلے میں مسکت جواب ارشاد فرمائیں (سائل: مطیع اللہ ثاقب، گجرات)

جواب: ہمیں دنیا میں رہتے ہوئے حلال و حرام، جائز و ناجائز، پاک و ناپاک کے بنیادی اصول بتا دیے گئے ہیں اور ان شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے ہر شخص کو علاج و معالجہ کرنے کی اجازت ہے، جیسے ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک، طب یونانی اور حجامہ وغیرہ۔ ظاہر ہے یہ سب صرف اسباب کے درجے میں ہیں۔ اسی طرح عبقری میں ذکر کردہ دم اور تعویذ بھی ایک طریقۂ علاج ہے۔ جس کا ثبوت صحابہ کرام، اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء و صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی زندگی میں بکثرت ملتا ہے۔ اس طریقۂ علاج کو ٹوپی ڈرامہ اور دماغی توازن خراب ہونے کی دلیل کہنا اتنا بڑا بہتان ہے، جو عبقری تک محدود نہیں رہتا، بلکہ تمام اکابرین امت، علمائے امت اور صلحائے امت تک پہنچتا ہے، جہاں سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا۔ ذیل میں ایک تعویذ کا عکس آپ کے پیش خدمت ہے، جس کے اوپر لکھنے والی عظیم ہستی کا نام بھی موجود ہے۔ اب آپ خود بتائیں کہ اس روحانی علاج کرنے والی ہستی کو آپ فنٹر کہہ سکتے ہیں، یا ان کا دماغی توازن خراب ہونا ثابت کر سکتے ہیں؟

بحوالہ کتاب:
لطف اللطیف، صفحہ 89
مصنف:
حضرت مولانا محمد مسعود ازہر
ناشر: مکتبہ امام مبارک
حق اسٹریٹ اردو بازار لاہور

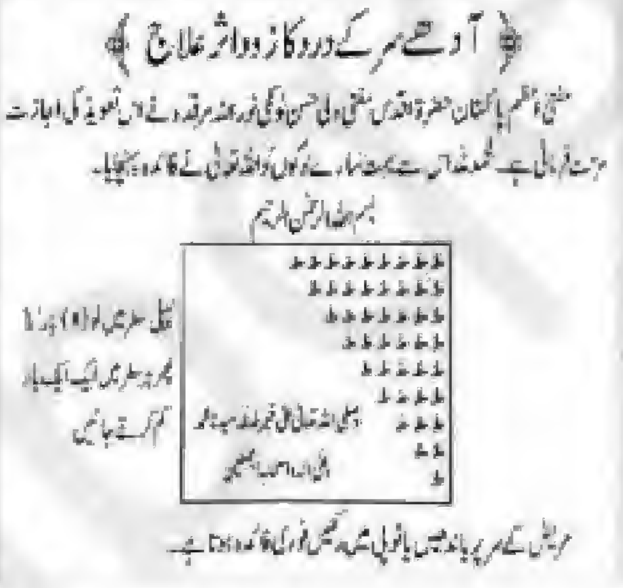

﴿ آدھے سر کے درد کا زود اثر علاج ﴾

مفتی اعظم پاکستان
مولانا ولی حسن خان ٹونکی
کا تعویذ

اکابر پر اعتماد

شہد کو گلے میں لٹکانے سے شفاء ملتی ہے یا گھول کر پلانے سے؟

(قسط25)

مولانا صاحب! مانا کہ قرآن شفاء ہے' لیکن شہد بھی تو شفاء ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر کسی بندے کے گلے میں شہد کا ڈبہ بھر کے لٹکا دیا جائے' تو کیا اسے شفاء مل جائے گی؟ قرآن گلے میں لٹکانے کیلئے نازل ہوا تھا یا عمل کرنے کیلئے؟ عبقری میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں آیت کا تعویذ لکھ کر پہن لیا جائے تو شفاء مل جائے گی۔ پلیز کوئی ایسی بات کیا کریں' جو عقل میں سما سکتی ہو (سائل: عبدالوہاب' دبئی)

جواب: جنابِ عالی! افسوس یہ ہے کہ لوگوں نے قرآن کو پڑھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر آپ نے تھوڑا سا وقت قرآن کو سمجھنے پر لگایا ہوتا تو آپ کی عقل میں یہ بات سما جاتی کہ شہد ایک مادی چیز ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ شہد کے بارے فرمایا: "**فیہ شفاء للناس**" کہ اس کے اندر لوگوں کیلئے شفاء ہے۔ شہد کی شفاء بھی صرف اسی وقت ملے گی' جب یہ جسم کے اندر جائے گا۔ آنکھوں کیلئے بھی اسی وقت شفاء کا ذریعہ بنتا ہے' جب آنکھوں کے اندر شہد کی سلائی لگائی جاتی ہے۔ کسی پھوڑے پھنسی کیلئے بھی شفاء اسی وقت بنتا ہے' جب اس جگہ کے اوپر اچھی طرح شہد کا لیپ کر دیا جائے۔ لیکن دوسری طرف قرآن کے بارے ارشاد ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

یعنی قرآن سارے کا سارا شفاء اور رحمت ہے۔ اس آیت میں شہد کی طرح یہ نہیں فرمایا گیا کہ اس کے اندر شفاء ہے' بلکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن بذاتِ خود شفاء اور رحمت ہے' جس پر عمل کرنے سے بھی شفاء ملے گی' جس کو پڑھنے سے بھی شفاء ملے گی' جس کو لکھنے سے بھی شفاء مل جاتی ہے' جس کو گھول کر پینے سے بھی شفاء حاصل ہو جاتی ہے اور جس کو صرف دیکھتے رہنے سے بھی شفاء اور رحمت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حافظِ قرآن ہونے کے باوجود قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھا کرتے تھے' تاکہ اس کو دیکھنے والی شفاء اور رحمت سے بھی حصہ مل جائے (بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ ۵ مصنف: زبدۃ المحدثین نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ ناشر: اسلامی کتب خانہ' فضل الٰہی مارکیٹ' اردو بازار' لاہور)

کم وقت میں زیادہ عبادت، حقیقت کے آئینہ میں

(قسط26)

سوال: مولانا صاحب! عبقری میں بعض بزرگوں کے بارے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ تھوڑے وقت میں بہت زیادہ ذکر اور عبادت کر لیتے ہیں' کیا واقعی ایسا ممکن ہے؟ (سائل: محمد قاسم متین، چاہ میراں لاہور)

جواب: میرے دوست! اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے؟ ہمارے بزرگوں سے اس قسم کے واقعات اتنے زیادہ منقول ہیں کہ ان کو شمار میں لانا مشکل ہے' چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں: ہم نے سنا ہے کہ حافظ زبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے راتوں رات نفلوں اور تراویح میں 36 پارے پڑھے ہیں (یعنی ایک مرتبہ قرآن مکمل کر کے ابتدائی چھ سپارے مزید پڑھ لیے) میرے لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

میرے چچا بوڑھے اور کمزور آدمی تھے۔ کاندھلہ میں تراویح سنانے جاتے تو دو رکعت میں ایک قرآن ختم کر دیتے۔ ایک گھنٹہ میں آٹھ قرآن پڑھ لیتے۔ حضرت امام شافعی اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا قصہ ہم نے سنا ہے کہ رات اور دن میں دو قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ایک رمضان میں نے اپنے دوستوں کو 61 قرآن ختم کرنے کیلئے کہا۔ مولوی انعام صاحب نے واقعی پورے 61 قرآن سنا دیئے۔ میری دادی جان رحمۃ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ روزانہ اپنے معمولات (ذکر اذکار) کے ساتھ چالیس پارے ختم کرلیا کرتیں

۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب گھر میں خادمہ بھی نہیں ہوتی تھی۔

(بحوالہ کتاب: ملفوظاتِ شیخ الحدیثؒ صفحہ 280 مصنف: مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن، ناشر: مکتبہ لدھیانوی بنوری ٹاؤن کراچی)

اسی طرح شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے عصر اور مغرب کے درمیان دس ہزار لوگوں کے مجمع کے سامنے مکمل قرآن مجید پڑھ کے سنایا۔ سید جلیل ابن الکاتب الصوفی رحمۃ اللہ علیہ دن اور رات میں 8 قرآن پڑھ لیتے تھے، شیخ منصور العباد تابعی رحمۃ اللہ علیہ ایک ختم قرآن ظہر اور عصر کے درمیان کرتے اور ایک ختم قرآن مغرب اور عشاء کے درمیان کرتے، جبکہ رمضان المبارک میں مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم قرآن کرتے۔ شیخ شمس الدین ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ پانچ ختم قرآن کرتے۔ اسی طرح نوافل کی ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔

(بحوالہ کتاب: اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے، صفحہ 130 تا 140 مصنف: مولانا محمد یوسف ہاشمیؒ، ناشر: ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

اکابر پر اعتماد

ایک وظیفے کے زیادہ فائدے کیوں ہوتے ہیں؟

(قسط27)

سوال: بعض اوقات عبقری میں ایک ہی وظیفے کے کئی فائدے لکھے ہوتے ہیں ۔ میرے دوست مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ایک ہی وظیفہ کے اتنے سارے کمالات کیسے ہوسکتے ہیں؟ اس کی تھوڑی وضاحت فرمادیں (سائل: مہران کاشف' پنڈی بھٹیاں)

جواب: میرے بھائی! جوشخص روحانی عملیات کی الف' ب سے بھی واقف ہو' وہ یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ ہمارے اکابرؒ بھی بعض اوقات ایک ہی عمل کے بے شمار فائدے بتایا کرتے تھے۔ مثلاً امام ربانی قطبِ عالم مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ عام طور پر ہر مرض کیلئے سریانی زبان کے چند حروف ” 1115 ھے 111 “ کا تعویذ لکھ کر دیتے' جو بذریعہ ڈاک بھی ارسال کیا جاتا۔ اس کے علاوہ آپ جملہ بیماریوں، بدچلنی اور آوارگی کیلئے سورہ فاتحہ کو کاغذ یا طشتری پر لکھ کر پانی میں گھول کر پلانے کا فرماتے (بحوالہ کتاب: عملیات اکابر علمائے دیوبند، ص14 مصنف: حاجی عبد السلام رائے پوریؒ، حسبِ فرمائش سید العلماء والمشائخ حضرت سید نفیس الحسینیؒ)

اسی طرح ماضی قریب کے مشہور عالم دین زبدۃ المحققین، حضرت علامہ محمد موسیٰ خان روحانی بازی رحمہ اللہ (جن کی علمی صلاحیت کو امام کعبہ نے بھی قبول کیا) نے درود شریف کی ایک کتاب لکھی' جس کے بیس فوائد ذکر کیے: (1) ہر حاجت پوری ہوگی (2) ہر مشکل آسان ہوگی (3) لا علاج

بیماریوں سے شفاء ملے گی (4) تجارت وکاروبار میں برکت ہوگی (5) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (6) سحر اور جادو ختم ہو جائے گا (7) جنات کی شرارت سے خلاصی ملے گی (8) بے اولاد کو اولاد مل جائے گی (9) نرینہ اولاد کا حصول آسان ہوگا (10) سفر میں سلامتی و کامیابی ہوگی (11) ملازمت سہولت سے ملے گی (12) سفر میں ساتھ رکھنے سے برکت ملے گی (13) فوراً شادی ہو جائے گی (14) گمشدہ چیز مل جائے گی (15) دشمنوں پر غلبہ نصیب ہوگا (16) جس گھر میں یہ کتاب ہوگی اس میں خوب خیر و برکت ہوگی (17) علم میں برکت ہوگی (18) حج وعمرے کی سعادت ملے گی (19) خواب میں زیارت النبی ﷺ ہوگی (20) لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

(دیکھیں کتاب: البرکات المکیہ، مصنف شیخ موسیٰ خان
روحانی بازیؒ، ناشر: جامعہ اشرفیہ، فیروزپور روڈ، لاہور)

اب کیا اتنے بڑے علماء کے بارے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی بات جھوٹ لکھی ہے؟ یا وظیفے کے فوائد بتانے کیلئے ہر قسم کا چُونا منجن اکٹھا کر دیا ہے؟ اس طرح کے اعتراض لگانے کیلئے صرف عبقری ہی کیوں نظر آتا ہے؟

اکابر پر اعتماد

70 ہزار مرتبہ کلمہ

بخشش کا ذریعہ

(قسط28)

سوال: علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں اکثر کئی مرتبہ 70 ہزار مرتبہ کلمہ کے نصاب کا ذکر آیا ہے، میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ 70 ہزار مرتبہ کلمہ کا ہمارے اکابرؒ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جواب: یہ بات تمام ہی لوگ جانتے ہیں کہ تمام اذکار میں سب سے بابرکت فضیلت کا حامل یہی کلمہ ہے، تمام مشائخ کے سلاسل میں اس کلمہ پر روحانی عروج کا دارومدار ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا فضائل ذکر، باب دوم میں اس کلمہ کے نصاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے " قول جمیل" میں اپنے والدؒ سے نقل کیا ہے کہ ابتدائے سلوک میں ایک سانس میں لا الہ الا اللہ دو سو مرتبہ کہا کرتا تھا۔ شیخ ابو یزید قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے، میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کیلئے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا، ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے، جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے، مجھے اس کی سچائی میں کچھ شک تھا، ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں

www.ubqari.org

شریک تھا کہ دفعۃً اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے، اس کی حالت مجھے نظر آئی ہے، قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہوجائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے اسکی ماں کو بخش دیا میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی ہے۔ قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا۔ دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہوگیا۔ آگے شیخ الحدیث ؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایک واقعہ ہے اس قسم کے نامعلوم کتنے واقعات اس امت میں پائے جاتے ہیں (کتاب: فضائل ذکر صفحہ نمبر 484، مصنف شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، ناشر: کتب خانہ فیضی، لاہور۔ کتاب: مجربات دیربی صفحہ نمبر 210، مصنف شیخ خواجہ احمد دیربی رحمہ اللہ، ناشر: فرید مبین پبلیشرز، کراچی۔ کتاب: آپ کے مسائل اور ان کا حل) اب آپ ہی بتایئے کہ اس میں علامہ لاہوتی صاحب کتنے خاموش طریقے سے لوگوں کو اعمال پر لگا کر اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت پر لگا رہے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

ہزاروں میل فاصلہ چند سیکنڈ میں طے کرنے کا ثبوت

(قسط29)

سوال: عبقری میگزین میں جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا تذکرہ ملتا ہے کہ وہ ہزاروں میل کا فاصلہ چند لمحوں میں طے کر لیتے ہیں، اس خودساختہ کہانی کا کیا ثبوت ہے؟ (سائل: ڈاکٹر فرحان مشتاق، جھنگ)

دیکھیں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اولیائے کرامؒ کی روحانی زندگی کو کبھی اپنی عقل کے ترازو پہ تولنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ہم اپنی عام زندگی دیکھیں کہ کتنی زیادہ باتوں پر عقل سے فیصلہ نہیں کیا جاتا، بلکہ اس شعبے کے ماہرین کی تحقیق پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص بیمار ہو تو اپنی عقل کے مطابق خود علاج نہیں کرتا بلکہ آپ جیسے معالج ڈاکٹر کے پاس آتا ہے۔ گھریلو اشیاء فریج، اے سی، اوون وغیرہ خراب ہوں تو انہیں اپنی عقل کے سپرد نہیں کیا جاتا بلکہ اس شعبے کے ماہرین سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ موبائل فون کے مختلف نیٹ ورک سگنل ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں مگر ہماری عقل میں نہیں آتے، نہ ہی نظروں میں سماتے ہیں۔ زندگی کی سب سے اہم ضرورت آکسیجن ہر وقت سونگھنے کے باوجود ہماری عقل میں نہیں سماتی، نہ ہی کبھی دکھائی دیتی ہے۔ اس جیسی دیگر بے شمار مثالیں ہیں جو ہماری

www.ubqari.org
www.ubqari.org

عقل، سمجھ اور شعور میں سمانے کی بجائے کائنات میں اپنا ایک مستقل وجود اور اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔ افسوس صد افسوس، اگر ہم سب کچھ عقل ہی پر تولنا شروع کر دیں تو کائنات کی سب سے بڑی ہستی "رب تعالیٰ" ہی عقل میں نہیں آتی۔ بتائیں پھر اس پر ایمان لانے کیلئے کون سے قرآن، کون سی حدیث اور کون سی سائنسی دلیل دی جائے گی جو ہر پڑھے لکھے اور ان پڑھ شخص کی عقل میں سما سکے۔ میرے دوست! کچھ باتیں دماغ کی بجائے دل سے سوچنی پڑتی ہیں۔ اکابرین امتؒ میں سے ایک جلیل القدر محدث، مفسر اور محقق علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنے خادم شیخ محمد بن علیؒ سے فرمایا: ہم اسی وقت مکہ مکرمہ میں نمازِ عصر پڑھیں گے، بشرطیکہ میری زندگی میں یہ واقعہ کسی کو نہ بتانا۔ خادم نے وعدہ کر لیا۔ فرمایا: آنکھیں بند کرو، پھر خادم کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً ستائیس قدم دوڑے اور فرمایا: آنکھیں کھول دو۔ خادم نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو مکہ مکرمہ میں باب جنت المعلیٰ کے پاس کھڑے تھے۔

(بحوالہ کتاب: البلاغ المبین حصہ سوم صفحہ 819
ناشر: مکتبہ دار الاشاعت کراچی)

اکابر پر اعتماد

بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

حدیث سننے والے محدث

(قسط30)

علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں بار ہا یہ تذکرہ ملتا ہے کہ انہیں حالتِ بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ عام لوگوں کی عقل میں یہ بات بھی نہیں سماتی اور وہ فوراً فتویٰ لگا دیتے ہیں کہ ایسا کس طرح ممکن ہے؟

حالانکہ یہ کون سی نئی بات ہے؟ ہمارے اکابر مشائخ میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر ملاقات کیا کرتے تھے۔ مثلاً: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک فریادی نے درخواست کی کہ وہ بادشاہ قیتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کر دیں۔ انہوں نے اس کو جواب دیا: میرے بھائی میں 75 مرتبہ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ بادشاہ کے پاس گیا تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہوگی۔ اس لیے میری طرف سے معذرت قبول فرمائیں' کیونکہ میں شرفِ زیارت کو شرفِ بادشاہی پر ترجیح دیتا ہوں۔

(تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب: فیض الباری شرح صحیح بخاری، سعادت الدارین صفحہ 437، جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر 981' خصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ، تاریخ الخلفاء، میزان الکبریٰ صفحہ 44 بحوالہ کتاب: عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ نمبر 94، مصنف: مولانا محمد روح اللہ نقشبندی' ناشر: مکتبہ عمر کراچی)

اکابر پر اعتماد

تیس روزے تیس عبادتیں

کتاب اکابرؒ کی نظر میں

(قسط 31)

ابھی کچھ عرصہ قبل عبقری میں ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام تیس روزے تیس عبادتیں ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ عبقری ایسی من گھڑت چیزیں کہاں سے لے آتا ہے؟ آج تک میری نظر سے تو ایسی کتاب نہیں گزری، جس میں خاص دنوں کا تعین کر کے خاص عبادت بتائی گئی ہو (سائل: نعمان جاوید، کراچی)

جواب: جنابِ عالی! عبقری اپنی طرف سے کوئی بھی ایسی چیز شائع نہیں کرتا جس کا قرآن و حدیث میں یا اکابر و اسلاف کے آثار میں ثبوت نہ ملتا ہو۔ عبقری کا ہر وظیفہ اور ہر عمل بلا مبالغہ تعلیماتِ اکابرؒ کے عین مطابق ہوتا ہے، ان شاء اللہ۔ اب اگر آپ کی معلومات میں کمی ہو تو اس میں عبقری اور اکابرؒ کا کیا قصور؟ خاص دنوں کا تعین کر کے، خاص تعداد میں، خاص وظائف کی صورت میں پڑھی جانے والی درجنوں کتابیں ہمارے اکابرؒ سے منقول ہیں مثلاً:

(۱) شیخ عبدالجلیل بن محمد القیر وانی التیونسی رحمہ اللہ کی کتاب شفاء الاسقام ومحو الاثام فی الصلوۃ علیٰ خیر الانام ﷺ، ترجمہ: استاذ الحدیث علامہ زاہد محمود صاحب جامعہ قاسم العلوم، ملتان۔ اس کتاب میں 6018 الہامی درود پاک نقل کر کے انہیں ہفتے اور مہینے کی ترتیب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۲) رمضان المبارک کے تیس دنوں پر مشتمل ''عبادات رمضان المبارک'' کے نام سے جس پر نظرِ ثانی اور اضافہ یادگارِ اسلاف نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور 'مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب' کا ہے، ادارۃ القاسم سے شائع ہوئی۔

(۳) اعمال رمضان المبارک: علامہ ارشد حسن ثاقب صاحب کی کتاب، ادارۃ القریش سے شائع ہوئی' جس میں رمضان کے تیس دنوں کی تیس عبادات کا تذکرہ ہے۔

(۴) دلائل الخیرات: شیخ ابو عبداللہ سید محمد سلیمان جزولی رحمہ اللہ کی کتاب' پورے ہفتے کی عبادات پر مشتمل ہے۔

(۵) الحزب الاعظم: شیخ علی بن سلطان القاری رحمہ اللہ کی 280 صفحات کی کتاب جسکا ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ نے کیا ہے' اس میں بھی ہفتہ کے سات دنوں کی عبادات موجود ہیں۔

(۶) مناجات مقبول: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی 80 صفحات پر مشتمل کتاب۔ جس میں پورے ہفتے کی عبادات کو خاص دن اور خاص وقت کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

(۷) البرکات المکیہ فی الصلوات النبویہؐ: شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ کی کتاب' جو 804 درود پاک کا مجموعہ ہے۔ یہ بھی ہفتے کے سات دنوں میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۸) ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ: مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ کی کتاب، جس کا اردو ترجمہ مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ نے کیا ہے۔ یہ بھی خاص دنوں میں خاص درودِ پاک پر مشتمل ہے۔

(۹) حزب الرسول ﷺ: مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ کی کتاب، جس میں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کیلئے ہفتہ کے سات دنوں پر تقسیم کر کے مخصوص اذکار دیے گئے ہیں۔ 336 صفحات۔

(۱۰) مناجاۃ الفقیر الیٰ مولاہ الغنی الخبیر، مفتی مختار الدین شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کی ہفتہ کے ساتھ دنوں میں خاص مناجات پر مشتمل کتاب۔

اگر عبقری کی "تیس روزے تیس عبادتیں" من گھڑت ہے تو کیا آپ درج بالا عظیم علماء و محدثین کی ان کتابوں کے من گھڑت ہونے پر بھی متفق ہو سکتے ہیں؟

اکابر پر اعتماد

جنات کو پڑھانے والے بزرگان دین

(قسط32)

شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا مدظلہ، لکھتے ہیں زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، میں اپنے کانوں سے سنا ایک واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ شیخ الحدیث مولانا جمشید صاحب رحمہ اللہ (رائے ونڈ والے) کے خادم خاص مجھ سے کہنے لگے کہ ایک مرتبہ میں رات کے تین بجے حضرت کی خدمت کیلئے ان کے حجرے میں گیا تو دیکھا کہ آپ بالکل نئے زرق و برق لباس میں ملبوس تھے، میں بڑا حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ (کیونکہ آپ کی عام زندگی میں اس طرح کا لباس نہیں تھا) اسی دوران میں نے دوسرے ساتھی سے پوچھا خیریت تو ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ابھی حضرت جنات کی شادی میں گئے تھے وہاں سے آرہے ہیں۔

(1) شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا مدظلہ، شیخ الکبیر عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جنات میں تدریس اور تعلیم کا بھی کام لیا اور ان کیلئے مستقل انھوں نے کئی اجزا پر مشتمل کتاب لکھی "کشف القناع والران عن وجه اسئلة الجان"

(2) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کو بھی جنات سے بہت سی

روایات حاصل ہوئی ہیں ان تمام روایات کو آپ نے ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے جس کا نام انھوں نے "مسند الجن" رکھا ہے۔

(3) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ کے مدرسے، تصنیف گاہ اور کتب خانہ میں بھی بہت سے جنات رہا کرتے تھے جو کہ بعض اوقات شرارت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ انھوں نے کتب خانہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا بہت کوشش کے باوجود نہ کھلا، بالآخر جب شیخ الحدیثؒ خود تشریف لے کر گئے تو فوراً بغیر دھکا دیے دروازہ کھل گیا۔ (بحوالہ کرامات و کمالاتِ اولیاء، مجموعہ ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا یوسف متالا مدظلہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 47، ناشر: از ہرا کیڈمی لمیٹیڈ، لندن)

(4) شیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن علی ہرمل یمنی رحمہ اللہ کی علمی پختگی نہایت ہی باکمال تھی، آپ جناتوں کے استاد مشہور تھے اور دور دراز سے جنات آپ کے پاس حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آیا کرتے تھے۔ (جامع کرامات اولیاء، مصنف: علامہ محمد یوسف نبہانی رحمہ اللہ صفحہ نمبر 346 ناشر: ضیاء القرآن کراچی)

علامہ لاہوتی صاحب کی جنات سے ملاقات کا انکار کرنے سے نشانہ کہاں پڑتا ہے۔۔۔!

اکابر پر اعتماد

پرندے بھی انسانوں کی طرح باتیں کرتے ہیں!

(قسط33)

سوال: کیا ایسا ممکن ہے کہ انسان پرندوں کی زبان سمجھنے لگے علامہ لاہوتی صاحب کے مضمون میں اس قسم کے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔

جواب: یہ مضمون تو قرآن مقدس کی صریح نص سے ثابت ہے کہ ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر اور تسبیح بیان کر رہی ہے، جن لوگوں کو اللہ رب العزت فطرت سلیمہ اور صفائے قلب عطا فرماتے ہیں وہ ان کی اس زبان کا مشاہدہ بھی فرما لیتے ہیں، علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی جیسے محقق کی تفسیر روح المعانی سے چند جانوروں کی بولیاں لکھی جاتی ہیں جو کہ اہل اللہ پر منکشف ہوئیں:

(1) ’’تیتر‘‘ ’’الرحمن علی العرش استویٰ ‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ عرش کے مالک ہیں، پڑھتا رہتا ہے۔ (2) ’’باز‘‘ ’’فی البعد من الناس انس ‘‘ لوگوں سے دور رہنے میں راحت ہے، یہ پڑھتا رہتا ہے۔ (3) ’’گد‘‘ اس انداز میں ہمیں درس عبرت دیتا ہے۔ ’’یا ابن آدم عش ماعشت فان اخرك الموت ‘‘ یعنی اے آدم کے بیٹے جتنا جینا ہے جی لے، آخر ایک دن تجھے مرنا ہے۔ (4) ’’فاختہ‘‘ کہتی ہے ’’یلیت الخلق لم یخلق ‘‘ اے کاش کے مخلوق پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔ (5) ’’مور‘‘ ان الفاظ میں نصیحت کرتا ہے ’’کما تدین تدان

''یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (6)''مینڈک'' یہ تسبیح پڑھتا رہتا ہے''سبحان ربی القدوس'' پاک ہے میرے پروردگار کی ذات۔ (7)''طوطا'' دنیا سے آخرت کی طرف اس انداز میں رہنمائی کرتا ہے۔''**ویل لمن الدنیا ھمہ** ''یعنی برباد ہوا وہ شخص جس نے دنیا کا ارادہ کیا۔ (8)''سنگ خورہ'' زبان کے بے جا استعمال کرنے والے لوگوں کو ان الفاظ میں نصیحت کرتا ہے''**من سکت سلم** ''یعنی جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

(تفسیر روح المعانی، مصنف علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

> دراصل یہ تمام روحانی دنیا صفائے قلب کے بغیر سمجھ آ ہی نہیں آسکتی۔۔۔! علامہ لاہوتی صاحب کی زندگی اگر آپ پڑھیں تو وہ کوئی رومانوی اور افسانوی جنات کی کہانی نہیں بلکہ اس کا حاصل لوگوں کو اعمال والی زندگی اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی طرف مائل کرنا ہے۔

اکابر پر اعتماد

حضرت پیران پیرؒ کی قدم قدم پر صحابیؓ جن سے ملاقات

(قسط 34)

عبقری میگزین کے قارئین یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جس طرح قدم قدم پر جنات اور بالخصوص صحابی جناتؓ سے ملاقات ہوتی ہے، اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو حضرت پیران پیرؒ کا صحابی جنؓ سے ملنے کا یہ واقعہ اکابرؒ کی کتابوں سے نہ ملتا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حج کا ارادہ کیا، تو آپؒ کے ساتھ مریدین بھی چل رہے تھے۔ یہ جب بھی کسی منزل پر اترتے، ان کے پاس سفید کپڑے پہنے ایک جوان آموجود ہوتا۔ مگر نہ تو وہ ان کے پاس کھاتا اور نہ پیتا تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے مریدوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ اس شخص سے بات چیت نہ کریں۔ چنانچہ جب یہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں جا کر قیام کیا، لیکن جب یہ لوگ گھر سے نکلتے تھے تو وہ شخص داخل ہوتا تھا، اور جب یہ داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا تھا۔ ایک دفعہ سب لوگ نکل گئے، مگر بیت الخلاء میں ایک شخص باقی رہ گیا تھا، اسی دوران وہ شخص داخل ہوا، جب کہ اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے تھیلی کھولی اور کوئی چیز نکال کر کھانی شروع کردی۔ وہ جوان بیت الخلاء سے باہر آیا تو اس کی نگاہ اس پر

www.ubqari.org

جا پڑی۔ وہ شخص وہاں سے اسی وقت چلا گیا، پھر کبھی بھی ان کے پاس نہ آیا۔ اس جوان نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس بات کی اطلاع کی تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ شخص ان جنات میں سے تھے، جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے قرآن پاک سنا تھا اور جنات میں شرف صحابیت حاصل کیا تھا (بحوالہ: ارجوزۃ الجان لابن عماد، حوالہ نمبر 2: جن وشیاطین ،ترجمہ: مولانا امداد اللہ انور سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور، صفحہ 307 ناشر: دار المعارف پیروالہ ملتان)

محترم قارئین! صحابیؓ جن سے ملاقات میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ منفرد نہیں ہیں، بلکہ بیسیوں اولیاء کرامؒ کی زندگی میں جنات سے ملاقات کرنے کے واقعات موجود ہیں، جو اہل علم طبقے کیلئے اظہر من الشمس ہیں۔ ہاں البتہ! کم علم اور بے عقل انسانوں کیلئے ان واقعات میں سوائے اعتراض کے کچھ نہیں۔

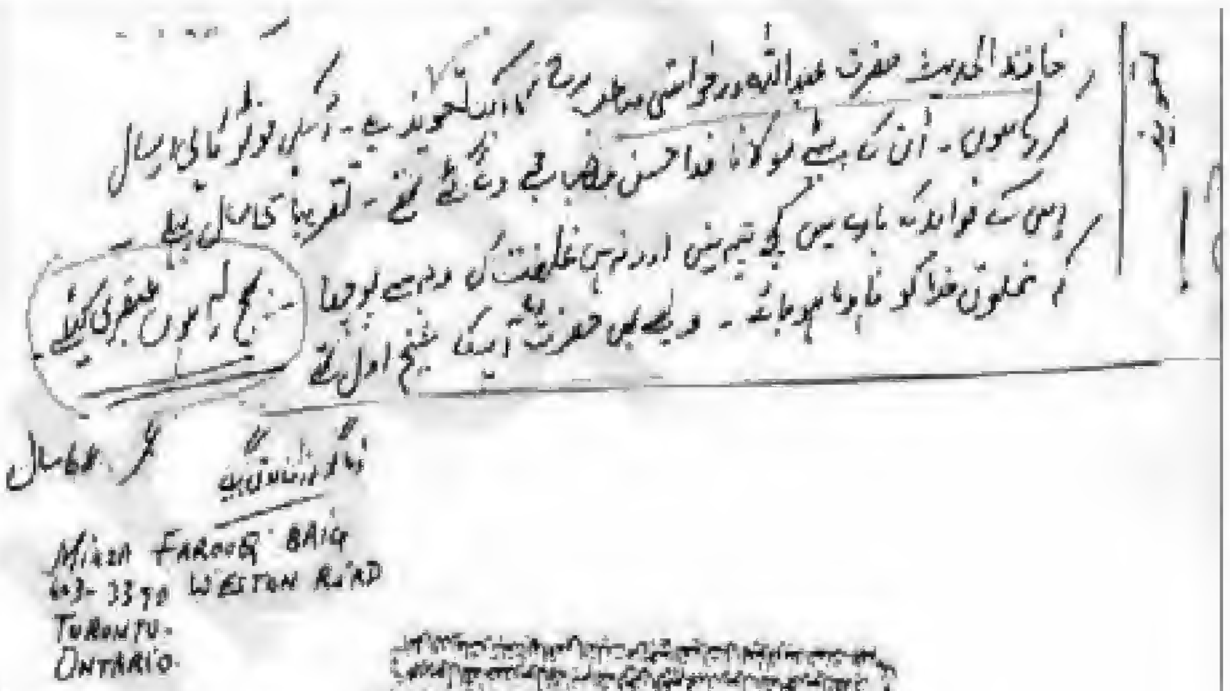

حافظ الحدیث حضرت عبداللہ درخواستی صاحب رحمۃ کا اپنا لکھا تعویذ ہے - اصلی تعویذ میرے پاس ۳۵ سال
رکھا ہوں - اُن کے بیٹے مولانا فدا حسن صاحب مجھے دے گئے تھے - تقریباً ۳۰ سال پہلے
اس کے فوائد بے شمار ہیں کچھ تیس ہیں اور ذہن [illegible] کی وجہ سے پوچھا
کہ مخلوق خدا کو فائدہ ہو جائے - ویسے بھی حضرت آپکا شیخ اول تھے

بچ گیا ہوں جعفری کیلئے

Mirza Farooq Baig
603-3390 Weston Road
Toronto.
Ontario.

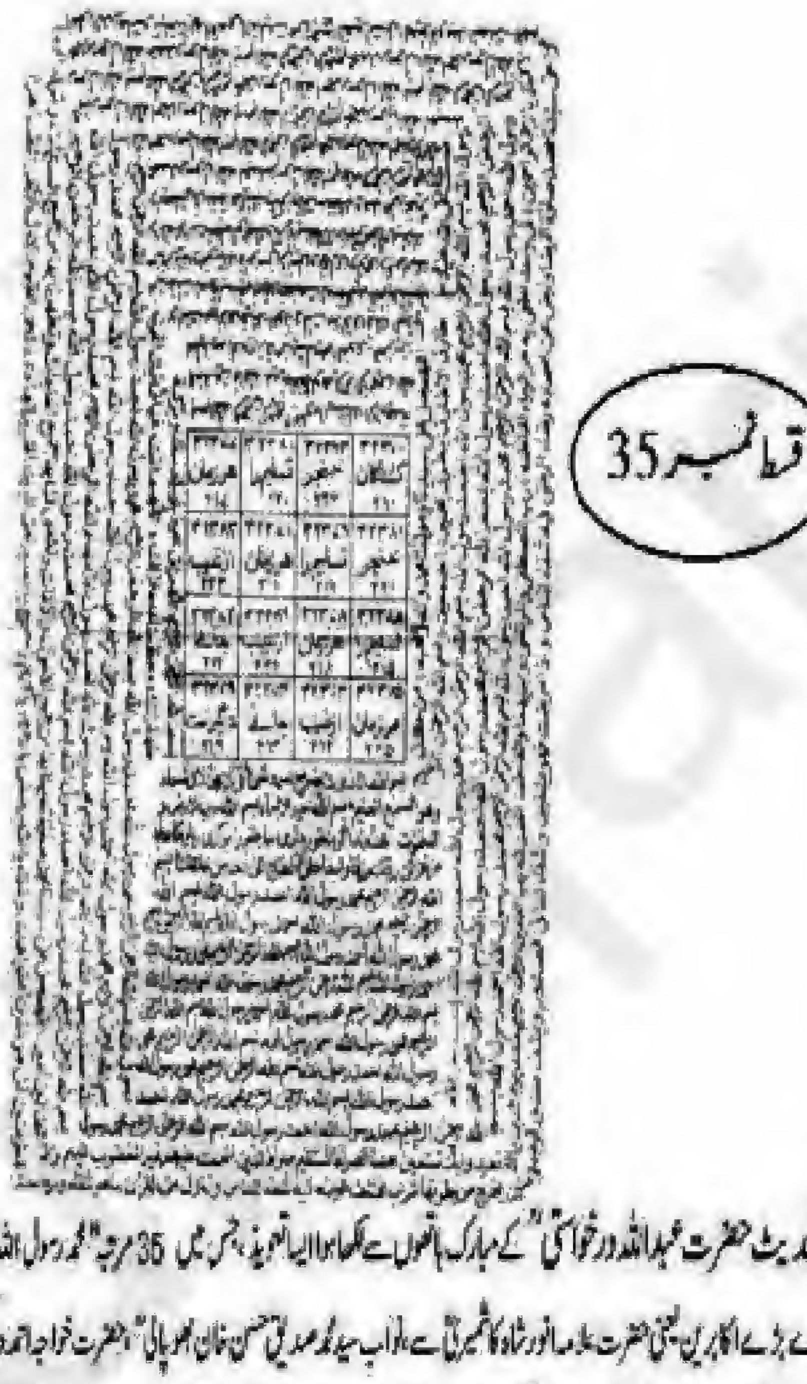

قسط نمبر35

حافظ الحدیث حضرت عبداللہ درخواستیؒ کے مبارک ہاتھوں سے لکھا ہوا ایسا تعویذ، جس میں 35 مرتبہ "محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ" لکھا ہوا واضح نظر آرہا ہے۔ یہی وظیفہ بڑے بڑے اکابرین یعنی حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ سے نواب سید محمد صدیق حسن خان بھوپالی "حضرت خواجہ احمد دینؒ وغیرہ سے بھی ثابت ہے۔ مگر اکابرین کی ترتیب کو قائم رکھتے ہوئے جب یہی عمل عبقری اور تسبیح خانے سے خیر خواہی کے سچے جذبے کے ساتھ مخلوقِ خدا تک پہنچا تو کچھ لوگوں نے اس پر عجیب و غریب قسم کے من گھڑت فتوے لگانا شروع کر دیے۔ افسوس کہ ہم اپنی لاعلمی کے باعث اکابر کی ترتیب کو بھول گئے اور اگر کوئی شخص انہی اکابرؒ کی ترتیب کو زندہ کرے تو ہم اپنی لاعلمی کا رونا رونے کی بجائے الٹا اسی پر فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

صحابہؓ وتابعینؒ کی
جنّات سے کُشتی

(قسط36)

مولانا صاحب ! جنات کے پیدائشی دوست علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کی جنات سے ملاقاتوں کے اتنے واقعات شائع ہوتے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی بڑھ گئے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے تو آج تک کسی جن سے ملاقات نہیں کی (سائل: زبیر اعوان، پنڈی بھٹیاں)

جواب: میرے بھائی! آپ کو کس نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی جن سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نماز کیلئے کھڑا ہوتا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی صورت میں ایک جن میرے سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے پاس چھڑی رکھ لی۔

جب وہ میرے سامنے آیا تو میں نے اس پر حملہ کر دیا، جس کی وجہ سے وہ نیچے گر پڑا۔ میں نے اس کے گرنے کی آواز بھی سنی۔ لہٰذا اس دن کے بعد میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو اُن کی اونٹنی کے کجاوے پر بیٹھا

www.ubqari.org

ہوا تھا۔ اس کا قد دو بالشت کے برابر تھا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہنے لگا کہ میں ازب ہوں۔ فرمایا: ازب کیا ہوتا ہے؟ کہنے لگا: جنات میں سے ایک شخص ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اس کے سر پر ایک لکڑی ماردی جس کی وجہ سے وہ بھاگ گیا۔

(بحوالہ کتاب: شیاطین سے حفاظت، صفحہ 192 مصنف: مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ، ناشر: زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی)

یہ تو صرف دو واقعات ہیں۔ ان جیسے درجنوں واقعات ہمیں صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کی سوانح حیات میں ملتے ہیں۔ اگر فرصت میسر ہو تو درج بالا کتاب آپ خود منگوا کر پڑھیں، تاکہ علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کو سمجھنا آپ کیلئے آسان ہوسکے۔

اکابر پر اعتماد

ہماری زندگی میں جنّات کا عمل دخل

(قسط 37)

بعض لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسانوں پر جنات کے اتنے اثرات نہیں ہوتے جتنے وہ سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر عامل حضرات لوگوں کو بلاوجہ ہی وہم ڈال دیتے ہیں۔ عامل حضرات میں بھی علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم زندگی کے ہر شعبے میں جنات کے اثرات ثابت کرتے ہیں۔ یہ اعتراض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب احادیث مبارکہ پر نظر نہ ہو، جبکہ احادیثِ مبارکہ کے مطابق زندگی کے درج ذیل مقامات پر جناتی اور شیطانی اثرات کا خطرہ ہوتا ہے۔

(1) ہر شخص کے دل پر ہر وقت ایک شیطان (جنّ) موجود رہتا ہے (صحیح مسلم) (2) ایمانیات میں وسوسہ ڈالنے والا شیطان بھی ایک جن ہی ہے (صحیح مسلم) اس کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمان ایمان سے پھر جائیں اور مشرکین اپنے شرک پر قائم رہیں (3) ہم جب بیت الخلاء میں جاتے ہیں، تو وہاں بھی جنات موجود ہوتے ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ) (4) سوراخوں میں جنات رہتے ہیں، اس لیے ان میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے (مشکوۃ) مولانا عاشق الٰہی بلند شہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پر اسی وجہ سے جنؔ سوار ہو گیا کہ اس نے بیت الخلاء کی دعا نہیں پڑھی تھی (5) انسان کی ناک میں رات بھر

www.ubqari.org

ایک جن رہتا ہے' اسی وجہ سے اٹھنے کے بعد ناک کو جھاڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے (بخاری و مسلم) (6) جب ہم وضو کرنے لگتے ہیں تو ایک شیطان ہمارے ساتھ ہوتا ہے' اس کا نام" ولھان" ہے (ترمذی و ابن ماجہ) (7) انسان جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی نماز میں شک ڈالنے کیلئے بھی ایک جن موجود ہوتا ہے (مجمع الفوائد) (8) استحاضہ کا خون جاری ہوجانے کے بارے بھی جن شرارت کرتا ہے (طبرانی) (9) اذان کی آواز سن کر شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے لیکن اذان ختم ہوجانے کے بعد نمازی کے پاس آکر اس کے دل میں وسوسے ڈالنا شروع کردیتا ہے (بخاری و مسلم) (10) جن نمازی کی قرآت میں بھی خلل ڈالتا ہے، اس کا نام "خنزب" ہے (مسلم) (11) جن نمازی کی پیشانی پکڑ کر امام سے پہلے رکوع وسجدہ کرواتا ہے (الترغیب والترہیب) (12) نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا بھی جن ہی کی وجہ سے ہوتا ہے (بخاری و مسلم) (13) عامۃ المسلمین، مسجد اور جماعت سے کٹ کر رہنا بھی جنات کی وجہ سے ہوتا ہے (مسند احمد) (14) نماز کے بعد تسبیحات کا بھلا دیا جانا بھی جنات کی وجہ سے ہوتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) (15) جب کوئی شخص سوتا ہے تو جن اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے (بخاری و مسلم)

احادیث میں تعویذ لٹکانے کا ثبوت

اکابر پر اعتماد

(قسط38)

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ (ابو داؤ ج 2 ص 543، مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 75)

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بچے کی پیدائش کیلئے دو آیات قرآنی لکھ کر دیتے تھے اور ان کو دھو کر پلانے کا حکم فرماتے (مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 60)

طبرانی کی روایت کے مطابق یہاں تک بھی ملتا ہے کہ اس پانی مین سے کچھ پیٹ اور کچھ منہ پر بھی چھڑک وادیتے تھے۔

(3) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس کی قائل تھیں کہ پانی میں وہ تعویذ ڈال کردہ پانی مریض پر چھڑکا جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 60)

(4) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ قرآنی آیات کو لکھکر ڈانے والے مریض کو پلائی جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 74)

(5) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ہاں چمڑے میں مڑھ کر تعویذ پہننا جائز ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 74)

(6) حجاج بن اسود کہتے ہیں میں نے مکہ کے مفتی حضرت عطاء سے اس بارے میں پوچھا تو تو وہ فرمانے لگے ہم نے تو نہیں سنا کہ کوئی (دم وتعویذ) اس کام کو مکروہ کہتا ہو۔

(7) امام باقر رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ قرآن کریم کی آیات کو چمڑے میں لکھ کر لٹکایا جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 12 ص 74)

پس دم کرنا اور تعویذات لکھ کر استعمال کرانا اکابرین اُمت سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

www.banuri.org

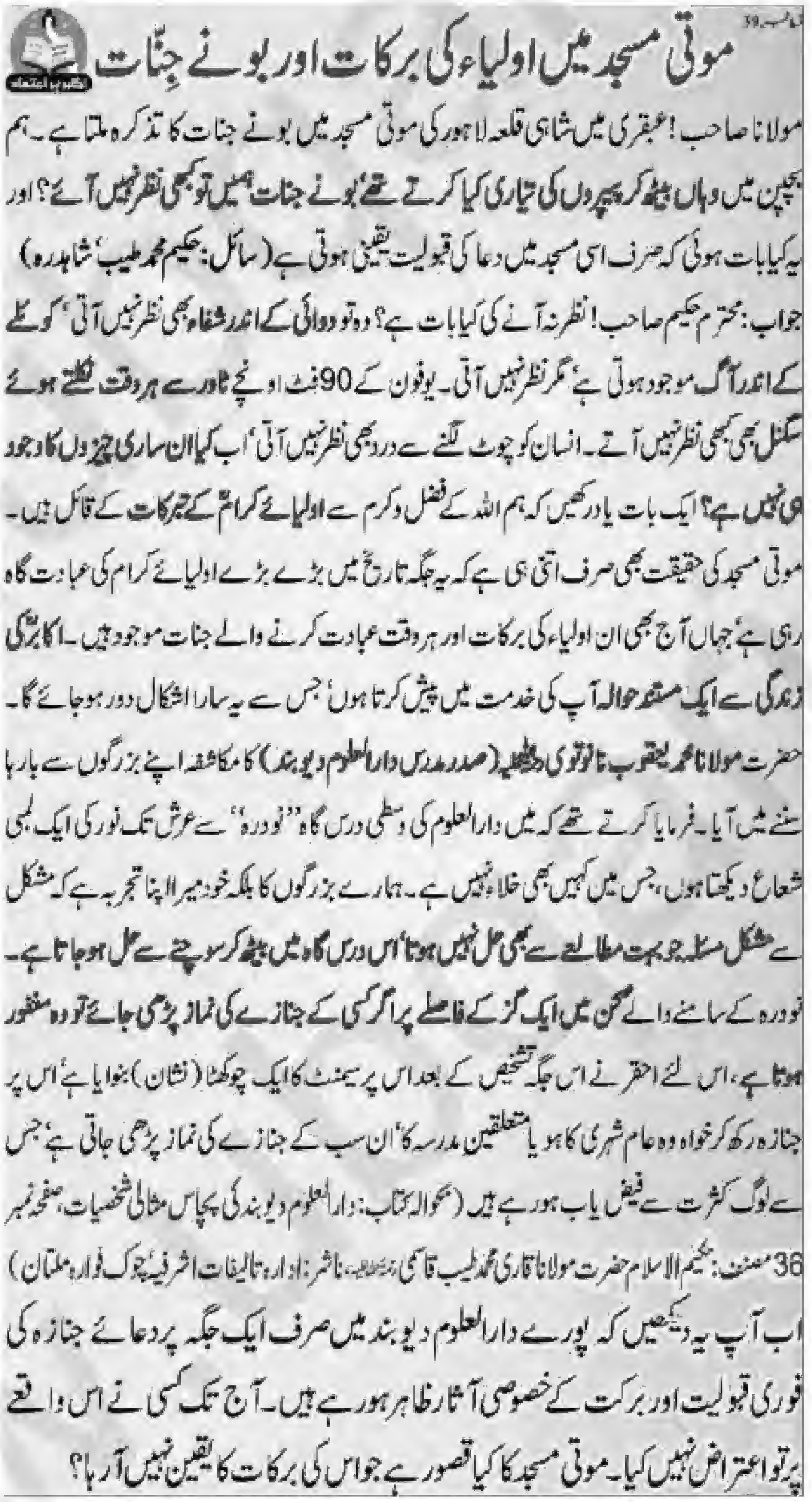

[illegible] 39

موتی مسجد میں اولیاء کی برکات اور بونے جنّات

مولانا صاحب! عبقری میں شاہی قلعہ لاہور کی موتی مسجد میں بونے جنات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ہم بچپن میں وہاں بیٹھ کر پیپروں کی تیاری کیا کرتے تھے' بونے جنات ہمیں تو کبھی نظر نہیں آئے؟ اور یہ کیا بات ہوئی کہ صرف اسی مسجد میں دعا کی قبولیت یقینی ہوتی ہے (سائل: حکیم محمد طیب' شاہدرہ)

جواب: محترم حکیم صاحب! نظر نہ آنے کی کیا بات ہے؟ وہ تو دوائی کے اندر شفاء بھی نظر نہیں آتی' کوئلے کے اندر آگ موجود ہوتی ہے' مگر نظر نہیں آتی۔ یوفون کے 90 فٹ اونچے ٹاور سے ہر وقت نکلتے ہوئے سگنل بھی کبھی نظر نہیں آتے۔ انسان کو چوٹ لگنے سے درد بھی نظر نہیں آتی' اب کیا ان ساری چیزوں کا وجود ہی نہیں ہے؟ ایک بات یاد رکھیں کہ ہم اللہ کے فضل و کرم سے اولیائے کرامؒ کے تبرکات کے قائل ہیں۔ موتی مسجد کی حقیقت بھی صرف اتنی ہی ہے کہ یہ جگہ تاریخ میں بڑے بڑے اولیائے کرام کی عبادت گاہ رہی ہے' جہاں آج بھی ان اولیاء کی برکات اور ہر وقت عبادت کرنے والے جنات موجود ہیں۔ اکابرؒ کی زندگی سے ایک مستند حوالہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' جس سے یہ سارا اشکال دور ہوجائے گا۔

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (صدر مدرس دارالعلوم دیوبند) کا مکاشفہ اپنے بزرگوں سے بارہا سننے میں آیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں دارالعلوم کی وسطی درس گاہ ''نودرہ'' سے عرش تک نور کی ایک لمبی شعاع دیکھتا ہوں، جس میں کہیں بھی خلاء نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں کا بلکہ خود میرا اپنا تجربہ ہے کہ مشکل سے مشکل مسئلہ جو بہت مطالعے سے بھی حل نہیں ہوتا' اس درس گاہ میں بیٹھ کر سوچنے سے حل ہوجاتا ہے۔ نودرہ کے سامنے والے صحن میں ایک گز کے فاصلے پر اگر کسی کے جنازے کی نماز پڑھی جائے تو وہ مغفور ہوتا ہے، اس لئے احقر نے اس جگہ تشخیص کے بعد اس پر سیمنٹ کا ایک چوکھٹا (نشان) بنوایا ہے' اس پر جنازہ رکھ کر خواہ وہ عام شہری کا ہو یا متعلقین مدرسہ کا' ان سب کے جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے' جس سے لوگ کثرت سے فیض یاب ہو رہے ہیں (بحوالہ کتاب: دارالعلوم دیوبند کی پچاس مثالی شخصیات، صفحہ نمبر 36 مصنف: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ' چوک فوارہ ملتان)

اب آپ یہ دیکھیں کہ پورے دارالعلوم دیوبند میں صرف ایک جگہ پر دعائے جنازہ کی فوری قبولیت اور برکت کے خصوصی آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ آج تک کسی نے اس واقعے پر تو اعتراض نہیں کیا۔ موتی مسجد کا کیا قصور ہے جو اس کی برکات کا یقین نہیں آرہا؟

صحیح احادیث میں بیان کردہ دیومالائی کہانیاں

(قسط40)

حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انسانوں سے بھی جنگ کی ہے اور جنات سے بھی۔ سوال کیا گیا کہ جنات سے کس طرح لڑائی کی؟ فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک منزل پر اترے تو میں نے پانی لانے کیلئے اپنا ڈول اور مشکیزہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی پر تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو تمہیں پانی لینے سے منع کرے گا۔ جب میں کنویں پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالے رنگ کا آدمی ہے۔ اس نے کہا: واللہ آج تم اس میں سے ایک ڈول بھی نہیں بھر سکتے۔ اس نے مجھے پکڑا تو میں نے اسے پچھاڑ دیا اور ایک پتھر لے کر اس کے چہرے اور ناک کو توڑ دیا۔ پھر اپنا مشکیزہ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ سنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے وہ کون تھا؟ میں نے عرض کی، جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اسے قتل ہی کر دیتا۔ میں نے چاہا کہ اس کی ناک اپنے دانتوں سے کاٹ دوں، مگر اس کی بدبو کی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکا (بحوالہ: آکام المرجان باحکام الجان صفحہ ۱۱۸ بحوالہ

کتاب: شیطان سے حفاظت صفحہ 191 مصنف: مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہریؒ، زمزم پبلشرز کراچی)

محترم قارئین ! علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے کالم جنات کا پیدائشی دوست کو عقل کے پیمانے میں جانچنے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر کیا ارشاد فرمائیں گے؟ کیا یہ حدیث بھی نعوذ باللہ عمران سیریز یا دیومالائی جھوٹی کہانیوں کی ایک قسط ہے؟ کیا اس واقعے کو بھی صحابی رسول ﷺ کا وہم کہا جا سکتا ہے؟؟؟

اکابر پر اعتماد

مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی عبقری پڑھتے تھے

(قسط41)

فقیہ الامت، استاذ الحدیث، مفتی اعظم حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے اپنی پریشانیوں کا تذکرہ کر کے تعویذ مانگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: روزانہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیانی وقت میں یہ وظیفہ پڑھ لیا کرو، ان شاء اللہ تمام مسائل حل ہوجائیں گے۔

اول آخر 11 بار درود شریف، 41 مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ

بحوالہ کتاب: ملفوظات فِقیہ الامت صفحہ 200 مرتب: مفتی محمد فاروق استاذ جامعہ محمودیہ، ناشر: مکتبہ دارالھدیٰ کراچی

میرے محترم دوستو! یہی وظیفہ ماہنامہ عبقری میں کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے اور ہزاروں لوگ اس وظیفے کی برکت حاصل کر کے ناممکن مسائل حل کروا چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ "من گھڑت وظیفہ" عبقری سے پڑھا ہوا تھا؟ کیا اب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف کو بھی خودساختہ ٹوپی ڈرامہ کہا جائے گا؟

اکابر پر اعتماد

ہوا میں اُڑنے اور سمندر میں رہنے والے اولیاء

(قسط42)

ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والا سلسلہ وار کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' پڑھ کر کچھ حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ یہ صرف دیو مالائی قصے ہیں، جن کا حقیقت سے دُور پرے کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ بات صرف وہ شخص کہہ سکتا ہے، جسے اپنے اکابرؒ و اسلاف سے شناسائی نہ ہو۔ ورنہ اکابرینِ اُمت میں تو علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم جیسی کئی ہستیاں گزری ہیں، جن کے حالات اُس وقت کے لوگوں کیلئے ایک معمہ بنے رہے، مگر یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کا عقیدہ رکھنے والے لوگ ہر دور میں یہی کہتے رہے کہ اگرچہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اللہ کے اس ولی کے ساتھ یقیناً اللہ کا کوئی خاص نظام جُڑا ہوا ہے۔ آئیں اسی قسم کا ایک واقعہ پڑھتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد شمس الدین حنفی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ مصر کے جلیل القدر اولیاء میں سے تھے۔ راہِ طریقت میں ان کا مقام یہ تھا کہ فضاؤں میں اُڑنے والے حضرات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ادب سیکھنے کیلئے حاضر ہوتے، اور پھر واپس ہوا میں اڑنے لگ جاتے۔ لوگ یہ منظر ان کے غائب ہونے تک دیکھتے رہتے۔ سمندروں میں رہنے والے اولیاء سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کیلئے تشریف لے جاتے اور کپڑوں سمیت سمندر

www.ubqari.org

میں اُتر جاتے ۔ کافی دیر پانی میں رہنے کے بعد جب باہر نکلتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے گیلے نہ ہوتے ۔ دریائے نیل میں رہنے والے اولیائے کرامؒ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آتے اور لوگ خود انہیں دیکھا کرتے ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی ام المحاسن رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ دریائی مخلوق ریشمی چادروں اور پاکیزہ کپڑوں میں آئی، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی ۔ پھر اپنے کپڑوں سمیت دریا میں اُتر گئی ۔ میں نے عرض کی: اباجان! کیا ان کے کپڑے گیلے نہیں ہوتے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا: یہ پانی میں رہنے والے اولیاء ہیں، ان کی رہائش ہی پانی میں ہے، اس لیے ان کے کپڑے خشک رہتے ہیں ۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں آکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دائیں پہلو کی طرف بیٹھ جاتے، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھتے تو وہ بھی تشریف لے جاتے ۔

(بحوالہ کتاب: جامع کرامات اولیاء ص392 مصنف: علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار لاہور)

اکابر پر اعتماد

عبقری کے مستند وظائف نے ظلم سے نجات دلائی

(قسط43)

عبقری پر اعتراض کرنے والوں کی طرف سے بار بار یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ اس کے وظائف بالکل غیر مستند اور خود ساختہ ہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ اس غلط اعتراض میں کتنے فیصد سچ ہے۔ چند سال پہلے عبقری میں ''یاقَهَّارُ '' پڑھنے کا ایک عمل شائع ہوا تھا' جس سے لاتعداد لوگوں کو جادو کے وار اور جنات کے ظلم سے نجات مل رہی ہے۔

ولانا اعجاز احمد خان سنگھانوی نے اس عمل کے متعلق لکھا ہے کہ اس اسم پاک کو 306 بار پڑھنے سے تین ہفتے کے اندر اندر ظالم کے ظلم سے چھٹکارا حاصل ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ اسم پڑھنے سے ظالم خود آ کر معافی مانگتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: آسان عملیات وتعویذات' صفحہ 219 ناشر: کتب خانہ انورشاہ' کورنگی ٹاؤن' کراچی نمبر 31)

جامعہ اسلامیہ رائیدرگ کے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد خان راز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یا قہار پڑھنے سے خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ ہر مشکل کام کے وقت صرف سو مرتبہ یا قہار پڑھنے سے کام آسان ہوجائے گا۔ دشمن کے

www.ubqari.org

شر سے بچنے کیلئے نماز کی سنت اور فرض کے درمیانی وقفے میں پڑھنے سے عجیب تاثیر ملتی ہے۔

(بحوالہ کتاب: غذاء الارواح یعنی شرعی وظائف، صفحہ 80 ناشر: مکتبہ الریحان، شہید ملت روڈ، کراچی نمبر 5)

قاری محمد قاسم صندلی قادری لکھتے ہیں: جس شخص کو دشمن سے خطرہ ہو، وہ رات کے آخری پہر میں اور سورج نکلتے وقت سو مرتبہ یا قہار پڑھے، اسے دشمن پر غلبہ حاصل ہوگا، اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد 306 مرتبہ یہ اسم پڑھنے سے اللہ تعالیٰ حفظ و امان میں رکھے گا۔

(بحوالہ کتاب: قرآنی وظائف، اسمائے حسنیٰ کے خواص، ص ۶۷)

قارئین ! غور فرمائیں کہ درج بالا تینوں کتابوں میں مقررہ تعداد اور مقررہ وقت کی پابندی کے ساتھ وظیفہ پڑھنا بتلایا گیا ہے۔ اگر یہ وظیفہ عبقری کا خود ساختہ تھا تو عبقری سے کئی سال پہلے لکھی جانے والی ان کتب کے مصنفین نے اسی وظیفے کی خاص تعداد اور خاص وقت کیسے مقرر کر لیے تھے؟

ماہنامہ عبقری کے وظائف کی سند

اکابر پر اعتماد

(قسط44)

سوال: مولانا صاحب ! کیاعبقری کے وظائف پڑھنا جائز ہیں؟ان کے فیس بک پیج پر جو پوسٹیں لگائی جاتی ہیں' ان میں کوئی بات بھی عالمانہ دلائل کے مطابق نہیں ہوتی۔ نہ ان وظائف کی سند بیان کی جاتی ہے' اور نہ ہی قرآن وحدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے (سائل: دانش رضا' ٹیکسلا)

جواب: محترم بھائی ! آپ کے دل میں یہ وسوسہ کس نے ڈال دیا کہ عبقری کے وظائف کی کوئی سند نہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ عبقری کا کوئی ایک وظیفہ بھی عبقری کا اپنا نہیں ہوتا' بلکہ اس میں تمام اکابر واسلافؒ کے آزمودہ وظائف ڈالے جاتے ہیں۔ اگر وہ وظائف غیر مستند ہوتے' یا عالمانہ دلائل کے خلاف ہوتے' تو ہزاروں اکابرین علماء کے معمولات میں ان کا ذکر نہ ملتا۔ رہی بات قرآن وحدیث کے حوالے کی' تو گزارش یہ ہے کہ عبقری میں دیے جانے والے تمام اسمائے حسنیٰ یا مسنون دعائیں یا آیات بھی قرآن و حدیث میں موجود ہیں' اوران کے پڑھنے کی تعداد اور طریقہ بھی ہم تک قرآن و حدیث پہنچانے والے اکابرینِ عظام رحمہم اللہ اجمعین ہی سے منقول ہے۔ مثلاً کچھ عرصہ پہلے زیارتِ رسول ﷺ کیلئے عبقری میں سورۃ التوبہ کی آخری آیات کا عمل دیا گیا تھا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا وہ ترتیب اور تعداد عبقری نے خود لکھی تھی؟ ہرگز نہیں! بلکہ یہ عمل ہمارے

www.ubqari.org

درج ذیل اکابرینؒ نے اپنی اپنی کتب میں لکھا ہوا ہے، جہاں سے چُن کر عبقری نے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا۔

نواب صدیق حسن خانؒ نے لکھا ہے کہ جس دن یہ آیات پڑھ لی جائیں، اس دن کوئی نقصان نہیں ہوگا (دیکھیں کتاب الداء والدواء ناشر: مشتاق بک کارنر، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

پیر طریقت مولانا ظفر احمد قادری نے لکھا ہے کہ ان آیات کو پڑھنے والے کی شفاعت حضور ﷺ فرمائیں گے (دیکھیں کتاب: شرعی علاج، صفحہ 376، ناشر: عمران اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

علامہ انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیات پڑھنے سے رزق وسیع ہوجاتا ہے۔

(دیکھیں کتاب: گنجینۂ اسرار، ناشر: مکتبہ دیوبند، اترپردیش)

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ ان آیات کے ذریعے زیارتِ رسول ﷺ ہوجاتی ہے (دیکھیں کتاب: فضائل درود شریف، صفحہ 95)

حضرت خواجہ احمد دیربیؒ نے انہی آیات کو مشکلات کے حل کیلئے نفع بخش بتایا ہے۔

(بحوالہ کتاب: مجربات دیربیؒ، صفحہ 106 ناشر: مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاہور)

اکابر پر اعتماد

جامعہ مدنیہ جدید میں صحابی جن ؓ کی آمد

(قسط45)

السلام علیکم: مولانا صاحب! میرا نام (مولانا) نیاز محمد ہے اور میں جامعہ مدنیہ جدید (محمد آباد شارع رائے ونڈ روڈ لاہور) میں درجہ ثانیہ سے لے کر درجہ خامسہ تک پڑھا ہوں۔ میری فراغت جامعہ مظاہر العلوم (آر اے بازار لاہور) سے ہے۔ میں جنّات کے ساتھ ملاقات کے حوالے سے ایک واقعہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے جامعہ مدنیہ جدید میں حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہٗ ہر اتوار کو مغرب کے بعد درسِ حدیث ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک دن انہوں اپنے والد حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد مرحوم کو ایک صحابی جن ؓ یہاں (جامعہ مدنیہ جدید میں) ملنے آیا کرتے تھے اور یہ ملاقات کئی مرتبہ ہوئی۔ پھر جب حضرت والدؒ کی وفات ہوگئی تو صحابی جن ؓ صرف ایک مرتبہ آئے، اس کے بعد پھر کبھی نہیں آئے“۔ اگر کوئی شخص اس بات کی تصدیق کرنا چاہے تو جامعہ مدنیہ جدید (محمد آباد شارع رائے ونڈ روڈ لاہور) کے مہتمم مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہٗ زندہ ہیں، ان سے آج بھی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ جو لوگ جنات سے ملاقات پر اعتراض کرتے ہیں، وہ اس واقعے کو کیا کہیں گے؟ من گھڑت یا جھوٹ؟ حالانکہ واقعہ بیان کرنے والے جلیل القدر عالم دین مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہٗ کا علمی مقام سب کے سامنے ہے۔

قارئین! اب آپ خود فیصلہ کریں کہ ماہنامہ عبقری میں سلسلہ وار شائع ہونے والے کالم ”جنات کا پیدائشی دوست“ میں علامہ لاہوتی پُراسراری دامت برکاتہم جو صحابہ جنات ؓ سے ملاقات کے واقعات لکھتے ہیں، کیا وہ سوفیصد حقیقت پر مبنی نہیں ہیں؟

اکابر پر اعتماد

کاش ہم نے بھی روحانی عملیات سیکھے ہوتے

(قسط46)

300 کتابوں کے مصنف، عمدۃ المفسرین نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر مرض کیلئے ایک دوا نازل کی ہے، اسی طرح ہر بیماری کیلئے ایک دعا بھی اتاری ہے، لیکن لوگ اپنی بے شعوری اور ایمانی کمزوری کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے اور طبِّ ایمانی کو چھوڑ کر طبِّ یونانی کی طرف بھاگتے ہیں۔ حضور ﷺ نے رقیہ (دم، درود، وظائف پڑھنے) کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لیے میں خود بھی اُن وظائف کو عمل میں لاتا ہوں، جو شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''القول الجمیل'' میں لکھے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: الداء والدواء، صفحہ 1

ناشر: اسلامی کتب خانہ، نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبۂ دیوبند) فرمایا کرتے تھے کہ: بعض اوقات تو اس بات پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے تعویذ گنڈے کیوں نہ سیکھ لیے، کیونکہ اس سے لوگوں کو بہت نفع ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا تھا کہ جو شخص تم سے تعویذ مانگنے آئے تو اسے تعویذ دے دیا کرو۔ میں نے عرض

کی کہ حضرت! مجھے تو کچھ آتا ہی نہیں۔ فرمایا: اس وقت جو دل میں آئے' لکھ دیا کرو۔

(بحوالہ کتاب: عملیات وتعویذات اور اس کے شرعی احکام' صفحہ 49
مصنف: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ' بوہڑ گیٹ' ملتان)

مفتی محمد ایوب نعیمی رضوی (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں' کہ میں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عملیات کا بارہا تجربہ کیا' جو اکسیر ثابت ہوا۔

(بحوالہ کتاب: شمع شبستان رضا' صفحہ 6
ناشر: قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبقری کی ساری ترتیب خود ساختہ ہے۔ غور کریں کہ تعویذات وعملیات کا ہمارے اکابر و اسلافؒ کی نظر میں کتنا بلند مقام تھا۔ وہ تو اس میدان (روحانی علاج) کو تبلیغِ دین کا اہم ذریعہ سمجھیں اور لوگوں کیلئے نفع مند ضرورت خیال کریں اور ہم اس چیز کو من گھڑت' ٹوپی ڈرامہ اور اسبابِ ضعیفہ کے القاب عنایت کریں' یہ تو سوچیں کہ ہمارے ان القاب کی زد میں آکر بزرگانِ دینؒ میں سے کس کس ہستی کی روح کو تکلیف پہنچتی ہوگی؟

اکابر پر اعتماد

عبقری کا پیغام تعلیماتِ صحابہؓ کی روشنی میں

مدینے کی خاتون کو چمٹ جانے والا جنّ

(قسط 47)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما المعروف بہ امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے متعلق مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اس طرح خبر ہوئی 'کہ وہاں کی ایک خاتون کے پاس جنّ آیا کرتا تھا' چنانچہ ایک دن وہ جنّ آیا تو دیوار پر کھڑا ہو گیا۔ اس عورت نے کہا: تم نیچے کیوں نہیں آتے؟ اس نے کہا: نہیں! اب وہ رسول ﷺ مبعوث ہو گئے ہیں' جنہوں نے زنا کو حرام قرار دیا ہے (اخرجہ الواقدی' کذا فی البدایہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

بحوالہ کتاب: حیات الصحابہؓ' حصہ سوم صفحہ 918 مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ۔ زم زم پبلشرز اردو بازار' کراچی

قارئین! ماہنامہ عبقری میں ''جنات کا پیدائشی دوست'' کالم لکھنے والے علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے' جنہوں نے جنات کے چمٹ جانے' ان کی نظر بد لگنے' ان کی چوریوں اور ان کے ظلم سے بچاؤ کیلئے ایسے سینکڑوں وظائف اور حفاظتی عملیات مخلوقِ خدا میں عام کیے' جو شرک و بدعت کی بجائے قرآن و سنت اور ہمارے اکابرین رحمہم اللہ اجمعین کی زندگی سے ثابت ہیں۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم ایسی باتیں کرتے ہیں' جن کا وجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں نہیں تھا' ان سب حضرات کو دعوتِ فکر ہے کہ درج بالا واقعہ اہل بیتِ اطہارؓ کے شہسوار اور جلیل القدر تابعی امام زین العابدینؒ کا بیان کردہ اور مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی کا تحریر کردہ ہے۔ کیا آج عبقری پر اعتراض کرنے والا کوئی شخص اس واقعے کو جھوٹے قصے کہانیاں کہنے کی جسارت کر سکتا ہے؟؟؟

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

حقیقت میں جِنّ ہوتا نہیں، بس عاملوں کو نظر آتا ہے

(قسط48)

کچھ لوگ اپنی لاعلمی اور کم فہمی کی بدولت کہتے ہیں کہ روحانی علاج کرنے والوں کا دماغ آؤٹ ہو چکا ہوتا ہے اس لیے حقیقت میں ''جِنّ'' ہوتا نہیں، مگر انہیں نظر آ رہا ہوتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس اعتراض کا نشانہ کہاں جا کر لگتا ہے اور اس بے بنیاد عقیدے کی آڑ میں بنیادی طور پر کس عظیم ہستی کی گستاخی کا ارتکاب ہو رہا ہے۔

الشیخ الامام علامہ محمد بن عبداللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جن اتارنے کے واقعات بھی روایات میں موجود ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد، مسند احمدؒ اور معجم طبرانیؒ وغیرہ میں یہ حدیث مروی ہے: ام ابانؓ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انکے دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے ایک مجنون بیٹے یا بھتیجے کو لے گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنے اس بیٹے کو جو مجنون ہے، دعاء کیلئے لایا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اسے مجھ سے قریب کر دو اور اسکی پشت میری طرف کر دو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کپڑے پکڑ کر اس کی پشت پر مارنا شروع کیا، یہاں تک کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارتے جاتے تھے اور

فرماتے جاتے تھے کہ "اے دشمن خدا نکل"، چنانچہ وہ تھوڑی دیر میں تندرستوں کی طرح دیکھنے لگا۔ (بحوالہ کتاب: آکام المرجان فی احکام الجانّ ص ۱۱۳ باب ۵۳ ناشر: دارالکتب العلمیہ 'بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "بنوعذرہ" قبیلے کا ایک شخص جس کا نام خرافہ تھا 'اسے جنات پکڑ کر لے گئے تھے۔ وہ ایک عرصے تک جنات کے درمیان مقیم رہا 'پھر وہی اسے انسانوں کے پاس چھوڑ گئے۔ اب وہ واپس آنے کے بعد عجیب عجیب قصے سنایا کرتا تھا، اس لئے لوگ (ہر عجیب بات کو) خرافہ کا قصہ کہنے لگے (بحوالہ کتاب: شمائل ترمذی ص ۲۱ باب ماجاء فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السحر)

قارئین! درج بالا احادیث کو غور سے پڑھیں اور دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق قائم رکھے 'کیونکہ جنات کا وجود قرآن مجید سے ثابت ہے اور ان کا انکار کرنا قرآن کی درجنوں آیات کا منکر ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔

اکابر پر اعتماد

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ستانے والے جنّ سے ملاقات

(قسط49)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سہارن پور کے ایک مکان میں جنّات کا اتنا سخت اثر تھا‘ کہ وہاں رہنے والے لوگوں نے وہ مکان ہی چھوڑ دیا۔ ایک دن حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سہارن پور تشریف لائے تو میزبان نے ان کو اسی مکان میں ٹھہرا دیا‘ کہ شاید حضرتؒ کی برکت سے جنات دفع ہوجائیں۔ رات کو حضرتؒ جب تہجد کیلئے اٹھے اور معمولات سے فارغ ہوئے تو ایک شخص ان کے سامنے آکر مؤدب ہوکر بیٹھ گیا۔ حضرت حاجی صاحبؒ کو حیرت ہوئی کہ اندر سے تو کنڈی لگی ہوئی ہے‘ یہ کہاں سے آگیا؟ پوچھا‘ تم کون ہو؟ کہنے لگا: حضرت! میں وہی جنّ ہوں‘ جس کی وجہ سے لوگ یہ مکان چھوڑ گئے ہیں۔ بہت عرصے سے آپ کی ملاقات کا شوق رکھتا تھا‘ اللہ تعالیٰ نے آج میری تمنا پوری کردی۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا: ہمارے ساتھ محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو اور مخلوقِ خدا کو تنگ بھی کرتے ہو؟ توبہ کرو۔ لہٰذا حضرت حاجی صاحبؒ نے اسے توبہ کروائی۔ پھر فرمایا: سامنے کمرے میں حافظ ضامن صاحبؒ بھی تشریف رکھتے ہیں‘ ان سے بھی مل لو۔ جنّ کہنے لگا: نہیں حضرت! وہ

بڑے صاحبِ جلال ہیں، مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔

بحوالہ کتاب: عملیات وتعویذات کے شرعی احکام، صفحہ ۵۴ مصنف: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: ادارہ تالیفات۔ اشرفیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان

قارئین! یہ کیا بات ہوئی کہ اگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جنات سے ملاقات ثابت کریں تو ہم انہیں ”حکیم الامت“ کہہ دیں۔ لیکن جب اسی طرح کا سچا واقعہ ”ماہنامہ عبقری“ یا علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم بیان کریں تو ہم اسے من گھڑت قصے کہانیاں کہہ کر ردّ کر دیں۔ دعا ہے کہ ایسی دوہرے معیار والی سوچ سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نجات عطا فرمائے۔ آمین

اکابر پر اعتماد

دارالعلوم دیوبند کے بانی کے تعویذ کا کمال

(قسط50)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص کا کسی ڈپٹی کی عدالت میں مقدمہ تھا۔ اس نے (دارالعلوم دیوبند کے بانی) حاجی عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعویذ لیا، مگر عدالت میں وہ تعویذ لے جانا بھول گیا۔ جج نے جب اس سے پوچھ گچھ کی تو دیہاتی نے کوئی جواب نہ دیا، بلکہ یہ کہا: ابھی ٹھہر جاؤ، گھر سے تیبج (تعویذ) لے آؤں، پھر بتاؤں گا۔ وہ ڈپٹی جج مسلمان تھا، مگر نیچری ذہنیت رکھتا تھا۔ کہنے لگا: اچھا لے آؤ، آج میں بھی دیکھتا ہوں کہ تعویذ کیا کرتا ہے۔ اس نے دل میں ٹھان لی کہ آج جو بھی ہوجائے، حتیٰ الامکان اس دیہاتی کا مقدمہ بگاڑ دوں گا۔ آخر وہ دیہاتی تعویذ لے آیا اور اپنی پگڑی کی طرف اشارہ کر کے بولا: اس میں رکھا ہوا ہے، اب پوچھو۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب نے خوب جرح و قدح کی اور اس کے کیس کو بالکل بگاڑ دیا، حتیٰ کہ فیصلہ بھی اس کے خلاف لکھ دیا، مگر جب سنانے لگا تو اپنے لکھے ہوئے فیصلے کے برعکس الفاظ بول دیے۔ پھر خود حیران ہوا کہ میں نے تو جان بوجھ کر اس کے خلاف فیصلہ کیا تھا، مگر یہ سب کچھ کیسے ہوگیا۔ آخر کار حاجی عابد حسین

رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور توبہ کی۔

بحوالہ: حسن العزیز، صفحہ 73 بحوالہ کتاب: عملیات وتعویذات کے شرعی احکام، صفحہ ۵۱ مصنف: مولانا اشرف علی تھانوی ناشر: ادارہ تالیفات۔ اشرفیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان

قارئین! جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں، کہ تعویذ وعملیات بالکل غیر شرعی عمل ہے، بھلا کاغذ پر لکھی ہوئی آیات یا آڑی ترچھی لکیریں کسی کیلئے شفاء کا ذریعہ کیسے بن سکتی ہیں؟ ان سب حضرات کو اپنی رائے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ دار العلوم دیوبند، جس سے بلا مبالغہ لاکھوں لوگوں تک قرآن وسنت کا پیغام پہنچا، اس کے بانی حاجی عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول تعویذ لکھنے اور اس کی تاثیر ملنے کے قائل تھے۔

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

اکابر پر اعتماد ہی سے سلامتی ملے گی

(قسط51)

السلام علیکم ! مولانا صاحب ! آپ کا پیج ''اکابر پر اعتماد'' مجھے بہت پسند ہے۔ اس پر کی جانے والی تمام پوسٹیں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ میرے استاد و شیخ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آخری ایام میں وصیت فرمائی تھی : بیٹا ! یاد رکھنا انسان جب تک اپنے اکابر کے ساتھ جڑا رہے، حق پر قائم رہتا ہے۔ لیکن جونہی اس کے دل میں اپنے اکابرؒ کے متعلق شک آگیا، راہِ راست سے بھٹک جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی اکابر پر اعتماد کے فوائد بیان فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے : اے سفیانؒ ! سلامتی بہت نایاب چیز ہے، حتیٰ کہ اس کو تلاش کرنے کی جگہ بھی مخفی ہے۔ اگر وہ کہیں سے مل سکتی ہے تو ممکن ہے کہ گوشۂ گمنامی میں ملے۔ اگر تمہیں گوشہ گمنامی میں تلاش کے باوجود بھی سلامتی نہ ملے تو اکابر (سلف صالحین) کے اقوال میں مل جائے گی (حاجی محمد سعید، گوجرانوالہ)

بحوالہ کتاب : تہذیب الاسماء جلد 1 صفحہ 150 ، مصنف : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ناشر : دارالکتب العلمیۂ بیروت۔ سیر الصحابہ رضی اللہ عنہ جلد 7 صفحہ 86

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

(قسط52)

عبقری وظائف کی حقیقت

کچھ عرصہ پہلے ماہنامہ عبقری میں امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک وظیفہ شائع ہوا' جسے ہزاروں سٹوڈنٹس نے آزمایا اور اس کی برکت سے امتحان میں بہترین نمبر حاصل کیے۔ جو لوگ عبقری وظائف پر اعتراض کرتے ہیں' کہ یہ خودساختہ ہوتے ہیں' انہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ وظیفہ کہاں سے آیا۔

حضرت مولانا مفتی دین محمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی طالب علم کو نتیجہ 'امتحان کے بارے میں تشویش ہو تو وہ تین دن تک روزانہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ایک ہی نشست میں گیارہ ہزار مرتبہ یا حسیب پڑھے تو ان شاءاللہ نتیجہ حسبِ مراد نکلے گا (بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار' صفحہ 35 مصنف: مولانا احمد علی بن شاہ دوست پنجگوریؒ ناشر: کتب خانہ مجیدیہ' بوہڑ گیٹ' ملتان)

قارئین! ہر سنی سنائی بات پر یقین کرنا کہاں کی دانش مندی ہے؟ ہمیں چاہئے کہ اپنے اکابر و اسلاف سے بذاتِ خود آشنائی حاصل کریں۔ ان کے وظائف پڑھیں' ان کے عملیات آزمائیں اور ماہنامہ عبقری کی طرح پورے معاشرے میں خیر و برکت پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں۔ ہمارے اکابرین نے انہی وظائف کے ذریعے ہی زندگی کے قدم قدم پر اللہ جل شانہٗ کی مدد حاصل کی تھی۔ اور تو اور۔۔۔ خود حضور سرورِ کونین ﷺ سے بھی قدم قدم پر جو دعائیں اور مسنون اعمال ثابت ہیں' ان کا یہی مطلب ہے کہ انہوں نے بھی اسباب کی دنیا میں رہتے ہوئے مسبّب الاسباب کی طرف نگاہ جمائے رکھی۔ یہی عبقری کا پیغام ہے کہ اعمال سے بننے' اعمال سے پلنے اور اعمال کے ذریعے بچنے کا یقین ہمارے دلوں میں پختہ ہو جائے۔

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

(قسط 53)

وقت اور تعداد مقرر کر کے وظیفہ پڑھنے کا ثبوت

از: حضرت شیخ محمد محدث تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ وقت اور تعداد مقرر کر کے وظیفہ پڑھنا بدعت ہے، انہیں غالباً یہ خبر نہیں ہے کہ ہمارے جن اکابر علمائے عظامؒ نے ہمیں سنت اور بدعت کا فرق سمجھایا، حلال وحرام سکھایا، اور جائز ناجائز کا حکم ہم تک پہنچایا، وہ تمام حضرات شریعت کی تمام احتیاطوں کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ انہی معتبر ہستیوں میں سے ایک عظیم محدث حضرت شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو درج ذیل اعمال بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر عمل اسی خاص وقت اور اسی خاص تعداد کے مطابق کیا جائے۔

عمل برائے استخارہ:

پندرہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی رُوح مبارک کو ہدیہ کرے، پھر گیارہ سو مرتبہ ''اَخْبِرْنِي بِحَالِيْ'' پڑھ کر سو جائے۔ لیکن یہ عمل صرف جمعرات کے دن کرے، اس سے پہلے غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس دن کا روزہ بھی رکھے۔

تمام مشکلات کے حل کیلئے:

ہر مشکل مہمؒ کیلئے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان چالیس مرتبہ

www.ubqari.org

سورہ فاتحہ پڑھنا بے حد مجرّب ہے۔ جب آمین پر پہنچے تو تین مرتبہ آمین کہے۔

سات نسلوں تک رزق منتقل ہوگا:

جنابِ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جس شخص کی روزی کا دروازہ تنگ ہوگیا ہوٗ اسے چاہئے کہ صبح و شام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ اس عمل کا اثر یہ ہوگا کہ اس کی سات نسلیں مخلوق کی محتاج نہ ہوں گی۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (سورہ جاثیہ ۳۸)

بحوالہ کتاب: عملیات اِکابرؒ صفحہ ۲۲ مصنف: حاجی راؤ عبدالسلام رائے پوری ناشر: مکتبہ سلطان عالمگیرؒ 5 لوئر مال شاہ نفیس میڈیکوز لاہور

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

جنات سے ملاقات تعلیماتِ اکابرؒ کی روشنی میں

(قسط54)

جنات کے پیدائشی دوست ''حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم'' کے واقعات پڑھ کر جولوگ سوچ میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ان کے شرح صدر کیلئے قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات سے چند باتیں پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت الشیخ میاں مسعود احمد صاحب مدظلہٗ فرماتے ہیں کہ: جِنّات بھی حضرت خلیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ ایک رات حضرتؒ بستر پر موجود نہیں تھے' جب دیکھا تو مسجد میں جِنّات کو حلقۂ ذکر کرا رہے تھے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو جِنّات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کیلئے حاضر ہوئے اور آکر چارپائی ہلانے لگے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا: کیوں تنگ کرتے ہو؟ میڈا ہتھ لگیوں تاں استنجاء کا بل وچ ونج کریسو۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی زوجہ محترمہؒ جب حیات تھیں تو گھر سے جِنّات ضرورت کا سامان (چاقو' چھریاں اور برتن وغیرہ) اٹھا کر لے گئے۔ جب

واپس رکھنے آئے تو اماں جانؒ نے فرمایا: بھیڑیو! کیوں پریشان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہماری شادی تھی، اس لیے آپ کا سامان لے گئے تھے۔

ایک دفعہ بارش ہو رہی تھی تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ کھانا دینے کیلئے حاضر ہوئے، مگر ان کے کپڑے بالکل خشک تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے واپس جانے کے بعد جب کھڑکی سے دیکھا تو وہ مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ سطح زمین سے بلند جا رہے تھے اور ان پر بارش بھی نہیں پڑ رہی تھی (قارئین! یہ تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے غلاموں کا حال تھا، خود حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ہوگا؟)

بحوالہ کتاب: ید بیضاء صفحہ 285 مؤلف: میاں خلیل احمد صاحب دین پوری مدظلہٗ ناشر: امیر جماعت درگاہِ عالیہ دین پور شریف، ضلع رحیم یار خان

عبقری میں وظائف کہاں سے آتے ہیں؟

(قسط55)

السلام علیکم ! مولانا صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز اور توفیق مزید عطا فرمائے کہ آپ یونہی فتنوں کا خاتمہ کرنے میں کوشاں رہیں۔ آپ کا پیج ''اکابر پر اعتماد'' ماشاء اللہ بالکل درست نہج پر جارہا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف واپس بلا رہا ہے۔ ایک صاحب نے مجھ سے بھی ایسا ہی سوال کیا تھا کہ آپ جو عبقری کے وظائف ہمیں بتاتے ہیں' اس کا SOURCE کیا ہے؟ یعنی اب تک اس میں ہزاروں وظیفے چھپ چکے ہیں' کیا ان پر وحی آتی ہے؟ میں نے ان صاحب سے پوچھا: بھئی کیا آپ اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہو؟ کہنے لگے : جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو جانتے ہو؟

کہنے لگے: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مولانا اشرف علی تھانویؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: بالکل۔۔ میں نے پوچھا: کیا آپ امام غزالیؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: بہت زیادہ۔ میں نے پوچھا: کیا آپ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: وہ تو میرے آئیڈیل ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مفتی محمد شفیع صاحبؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: جی بالکل۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مفتی محمد حسن صاحب امرتسریؒ کو جانتے

ہو؟ کہنے لگے: اچھی طرح۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مفتی محمود الحسن صاحبؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ حضرت انور شاہ کاشمیریؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: بہت زیادہ۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نواب صدیق حسن خانؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: ان کی چند کتابیں پڑھی ہیں۔ میں نے پوچھا: مولانا داؤد غزنوی صاحبؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے، وہ تو میرے پسندیدہ خطیب تھے۔ میں نے پوچھا: صوفی محمد عبداللہؒ کا نام سنا ہے؟ کہنے لگے: ان کی تو ہمارے پیچھے دعا ہے۔ میں نے پوچھا: حافظ محمد گوندلویؒ کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: میرے بھائی صاحب ان کے شاگردِ خاص ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ تمام حضرات نبی تھے؟ کہنے لگے: توبہ توبہ نعوذ باللہ ایسا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ میں نے پوچھا: کیا ان تمام اکابر واسلاف پر وحی نازل ہوتی تھی؟ کہنے لگے: چھوڑیں مولوی صاحب! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ میں نے پوچھا: کیا ان تمام حضرات کے وظائف اور عملیات آج تک عوام میں مقبول نہیں ہیں؟ کہنے لگے: جی وہ تو بہت زیادہ ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا ان کے بتائے ہوئے وظائف کی تعداد اور طریقے کا ذکر قرآن وحدیث سے ملتا ہے؟ کہنے لگے: جی طریقے اور تعداد کا تعلق بزرگوں کے تجربات سے ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا آج تک تم نے عبقری میں کوئی وظیفہ ایسا پڑھا، جو ان تمام اکابرین کی ترتیب سے ہٹ کر ہو؟ کچھ دیر سوچ کر بولے: نہیں مولوی صاحب میں سمجھ گیا۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ بھلا پہلے ہی یہ بات بول دیتے۔ اتنا لمبا انٹرویو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

میں نے عرض کی: بھائی اگر آپ کے سامنے یہ جلیل القدر علمائے عظامؒ کے نام نہ پیش کرتا تو آپ کو بات کی سمجھ کیسے آتی ؟ ایک طرف تو ہم انہی اکابرین کے ساتھ اپنی نسبت جوڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حق پر تھے' دوسری طرف انہی کے وظائف وعملیات کو مخلوق خدا کی خیر خواہی کی نیت سے شائع کرنا یا منبر پر بیان کرنا اپنے لیے حقارت کا باعث سمجھتے ہیں۔ پھر اس سے بڑا ظلم یہ کہ عبقری جیسے رسالے پر غلط قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ رسالہ تو ایسا ہے' جسے پڑھ کر لاکھوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور لینے کا سلیقہ آ گیا ہے۔ اسی کو توحید کہتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنی چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا حل مانگا جائے اور اسی کو سنت کہتے ہیں کہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ اب مجھے بتاؤ کہ عبقری کے وظائف میں کیا قباحت ہے؟ کہنے لگے: مولوی صاحب! آپ نے تو میری آنکھیں کھول دی ہیں۔

میں نے کہا: فوراً اردو بازار جاؤ اور وہاں سے اکابر علماء کی عملیات اور وظائف والی کتابیں خرید کر پڑھو' تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ عبقری میں وظائف کہاں سے آ رہے ہیں (مفتی ابوالکلام نعمانی۔ کراچی)

اکابر پر اعتماد

خواتین کو ہوس کا نشانہ بنانے والے جِنّات

(قسط56)

علامہ لاہوتی پُراسراری دامت برکاتہم نے کچھ عرصہ پہلے ماہنامہ عبقری کے ہردلعزیز کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں ایک اہم نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کہ خواتین کو خود بھی مکمل لباس پہننا چاہئے اور اپنی کم سن بیٹیوں کو بھی مکمل لباس پہننے پر زور دینا چاہئے' کیونکہ ہر ''عورت'' بچپن میں بھی عورت ہوتی ہے' جوانی اور بڑھاپے میں بھی عورت ہی رہتی ہے۔ پس جو خواتین اپنے لباس کا خیال نہیں رکھتیں' ان کے کھلے بازو' کھلا گلا اور جسم کا ہر وہ حصہ' جو ڈھکا ہوا نہ ہو' اس پر جِنّات عاشق ہوجاتے ہیں' ان اعضاء پر جِنّات اپنے جراثیم بھرے لعاب مَلتے ہیں' جس سے سمجھ میں نہ آنے والی طرح طرح کی انوکھی بیماریاں جنم لیتی ہیں' رشتوں کی بندش اور بے اولادی کے مسائل وجود میں آتے ہیں''

یہ کالم پڑھ کر کئی لوگوں نے اعتراض کیا کہ بھلا جِنّات اتنے فارغ ہیں' جو انسانوں کو چمٹتے رہیں؟ بھلا جسمانی بیماریوں اور گھریلو لڑائی جھگڑوں کے پیچھے جِنّات کا عمل دخل کیسے ممکن ہے؟ بھلا خواتین کے لباس کے ساتھ جنات کا کیا لینا دینا؟ لیجئے قارئین! ہم آپ کو 27 سال پہلے لکھی ہوئی کتاب میں سے اسی بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مولانا حاجی احمد علی صاحب پنجگوری لکھتے ہیں:

علامہ محمد تلمسانی مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی شاہِ جنات کے وزیر اسماعیل جنّ سے ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ جنات کی مختلف اقسام ہیں، جن میں سے اکثر جنات انسانوں کے مردوں اور عورتوں کو ستایا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض کی حالت تو یہ ہے کہ وہ انسانی عورتوں پر فریفتہ ہیں، ان سے جماع کرتے ہیں اور انہیں اپنی بیوی بنانا پسند کرتے ہیں۔

بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار، صفحہ 386 مصنف: مولانا حاجی احمد علی پنجگوری خلیفۂ مجاز: حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ چکوال ناشر: کتب خانہ مجیدیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان

اکابر پر اعتماد

اشرف المخلوقات کی بیماریوں میں جِنّات کا دخل

(قسط 57)

کسی شخص نے دارالعلوم دیوبند کے مفتیٔ اعظم، استاذ الحدیث مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال پوچھا: بعض لوگ اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اس پر جِنّات کا اثر ہوگیا ہے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

فرمایا: اس بات میں کیا اشکال ہے؟ ایسا واقعی ہوسکتا ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کی زیادہ تر موت ''طعن اور طاعون'' کی وجہ سے ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طعن (نیزہ بازی، تلوار سے لڑائی) تو ہم جانتے ہیں، مگر یہ طاعون کیا چیز ہے؟ فرمایا: جو جِنّات تمہارے دشمن ہیں، ان کا چوکا مارنا (طاعون کہلاتا ہے) بعض اوقات انسان کی بغل میں گلٹی نکل آتی ہے، گلے میں، یا رانپر گلٹی نکلتی ہے، درحقیقت یہ جِنّات کے اثر سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنّ آدمی کو اٹھا کر پٹک بھی دیتا ہے، بے ہوش بھی کردیتا ہے، دماغ بھی خراب کرسکتا ہے، یہ سارا اختیار اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہوا ہے۔ میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ انسان تو اشرف المخلوقات ہے، جِنّات اسے کیونکر ستا سکتے ہیں؟ میں نے کہا: اگر تمہارے چہرے پر ایک چھوٹا سا بھڑ کاٹ لے تو میں دیکھوں گا کہ اشرف المخلوقات کے چہرے کا حلیہ کیسا بنتا ہے؟ (یعنی ایک چھوٹے سے بھڑ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات انسان کو آسانی سے نقصان پہنچا سکتا ہے، تو جِنّات کو کتنی زیادہ طاقت حاصل ہوگی؟ اس لیے اگر ہم بھڑ سے بچاؤ کیلئے حفاظتی تدابیر کرتے ہیں تو خود سوچیں کہ جِنّات سے حفاظت کیلئے اعمال کرنے کتنے ضروری ہوں گے؟)

بحوالہ کتاب: مفتی محمود حسنؒ کے منتخب ملفوظات، صفحہ 78 مصنف: مفتی محمد فاروق صاحب، استاذ جامعہ محمودیہ، ناشر: مکتبہ دار الھدیٰ، اردو بازار، کراچی

اکابر پر اعتماد

(قسط58)

باتھ روم کے جنّات عورت کو اٹھا کر لے گئے

ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے ہر دلعزیز کالم ’’ جنات کا پیدائشی دوست‘‘ میں حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم نے ایک دفعہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھی جانے والی مسنون دعا کو تفصیل سے بیان فرمایا اور کہا کہ اگر یہ دعا نہ پڑھی جائے تو جنّات' انسان کو طرح طرح کے نقصان پہنچاتے اور بیماریاں لگاتے ہیں ۔ کچھ لوگوں نے اس بات کو اپنی عقل کے مطابق پرکھا اور فوراً انکار کر دیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آئیں دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر و اسلاف میں اس بات کی کیا حقیقت ہے؟

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جو اپنے وقت کے ’’ علامہ لاہوتی پُراسراری‘‘ تھے) ان کے پاس ایک شخص آ کر بولا: مولانا صاحب! میرے اور میری بیوی کے درمیان شدید محبت ہے' کل رات اسے پیشاب کی حاجت ہوئی' اور وہ بیت الخلاء میں گئی تو کافی دیر تک واپس نہ لوٹی ۔ اسی دوران مجھے بیت الخلاء کے اندر سے آواز سنائی دی ’’ ارے چھجو! اسے لے جاؤ‘‘ میں نے جب اندر دیکھا تو میری بیوی غائب تھی ۔ اس وقت سے میں تڑپ رہا ہوں' براہ کرم میری بیوی کو واپس لانے کی کوئی تدبیر فرمایئے! شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

: رات کو فلاں مقام پر ایک بزرگ آئیں گے، ان کو میرا رقعہ دے دینا۔ وہ شخص ان بزرگ کے پاس گیا اور رقعہ دیا تو انہوں نے زمین پر چند لکیریں کھینچیں اور فرمایا: ان لکیروں میں تمہیں عجیب وغریب خلقت نظر آئے گی، مگر تم مت گھبرانا اور یہ ٹھیکری اسے دکھا دینا۔ اس نے غور سے دیکھا تو وہاں عجیب مخلوق کے درمیان ایک تخت نشین بادشاہ بیٹھا ہوا تھا، جس نے ٹھیکری دیکھتے ہی بہت خوشی سے کہا: کہ آپ کا شکریہ، جو آپ کے ذریعے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام مجھے ملا، پھر حکم دیا کہ فلاں فلاں جنّ کو حاضر کیا جائے۔ آخر چھجو نام کا ایک جنّ اس کے سامنے حاضر ہوا اور کہنے لگا: حضور! میں تو فلاں علاقے کی طرف اڑتا جا رہا تھا، مجھے فلاں جنّ کی طرف سے اس عورت کو اٹھا لینے کا حکم ملا، میں اس عورت کو لے گیا، مگر وہ میری ماں کے برابر ہے، میں نے اس کے ساتھ کوئی ناروا سلوک نہیں کیا۔ آخر کار عورت کو اس کے شوہر کے سپرد کر دیا گیا اور ہدیے کے طور پر بہت سارا مال بھی دیا گیا۔

(بحوالہ کتاب: کمالاتِ عزیزی، صفحہ 36 مصنف: سید احمد صاحب دہلوی، ناشر: مکتبہ رحمانیہ، ۱۸ اردو بازار لاہور)

قارئین! آپ کا کیا خیال ہے کہ مفسرِ قرآن حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے سید احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیتے ہوئے اس واقعے کو بھی عمران سیریز کا قصہ کہا جا سکتا ہے؟ کیا یہ بھی ایک من گھڑت کہانی ہے؟؟؟

اکابر پر اعتماد

سورۃ قریش سے بنا کیش، زندگی کا عیش

(قسط59)

کچھ عرصہ پہلے ماہنامہ عبقری میں ایک عمل دیا گیا کہ ''ہر کھانے کے بعد تین مرتبہ سورۃ قریش پڑھنے سے ان شاء اللہ اس کھانے کا سائیڈ ایفیکٹ (فوڈ پوائزن) نہیں ہوگا' 7 نسلوں میں رزق کی فراوانی رہے گی اور انسان پر کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میں خود ساختہ وظیفے شائع ہوتے ہیں' ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدارا تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے ان اکابر و اسلاف کے متعلق شناسائی حاصل کریں' جن کے ذریعے دین منتقل ہوتے ہوتے ہم تک پہنچا' ان سب حضراتِ ذی وقار رحمہم اللہ اجمعین نے دین کے ہر پہلو اور ہر شعبے کو نہایت دیانت داری سے ہم تک پہنچایا اور اعمال سے بننے' اعمال سے ملنے اور اعمال کے ذریعے بچنے کا یقین ہمیں سکھایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ اعمال کے ذریعے کام بننے کا یقین ان کے دلوں میں اتنا پختہ ہو چکا تھا کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جاتا تو وہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی طرف رجوع کرتے' بعد میں بازار جاتے۔

سورۃ قریش کا درج ذیل ایک خاص الخاص وظیفہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مخلصین کو دیا کرتے تھے' جس پر نہ ہی تعداد کے خود ساختہ ہونے کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور نہ ہی یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ

www.ubqari.org

سورۃ قریش تو تلاوت کیلئے نازل ہوئی تھی' اس کا وظیفہ پڑھنا کہاں ثابت ہے؟

حضرت مولانا احمد علی پنجگوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

مرشد عالم حضرت الشیخ مولانا غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے تیر بہدف وظیفہ عطیہ کیا۔ جس کے بارے میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وظیفہ درحقیقت ایک چیک تھا جو کیش کی صورت میں مجھے ملا۔ اس کی برکت سے میں جو چاہتا' مجھے مل جاتا اور حج کے موقع پر لاکھوں روپے راہِ خدا میں خرچ کرتا۔ وظیفہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد اوّل آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف اور درمیان میں سات مرتبہ سورۃ قریش پڑھیں۔

(بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار' صفحہ 58 مصنف: مولانا احمد علی بن شاہ دوست محمد پنجگوریؒ، ناشر: کتب خانہ مجیدیہ' بوہڑ بازار' ملتان)

اکابر پر اعتماد

جنّات سے ملاقات کون سی نئی چیز ہے؟

(قسط 60)

جنات کے پیدائشی دوست ''حضرت علامہ لاہوتی پُراسراری دامت برکاتہم'' کی جنّات سے ملاقاتیں اور ان سے بات چیت ایسی کون سی نئی چیز ہے' جو عقل انسانی میں نہ سما سکے؟ ہر دور کے اولیائے عظامؒ میں ایسی ہستیاں گزری ہیں' جنہیں اللہ جل شانہٗ نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّات کا بھی مخدوم بنایا۔ ہماری آج کی نشست میں ایک ایسے ہی درویش حضرت صوفی محمد عبداللہ کا واقعہ قارئین کے پیش خدمت ہے' جو جماعت اہل حدیث کے مشہور بزرگ اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) کے بانی ہیں۔ ان کے متعلق مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم لکھتے ہیں کہ: ملتان سے میرے دوست محمد یاسین شاد نے بذریعہ مکتوب اطلاع دی کہ ایک مرتبہ صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ضلع خانیوال کے ایک قصبے عبدالحکیم تشریف لے گئے' وہاں ان کے عقیدت مندوں میں ایک عالم دین حافظ محمد ایوب فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ اقامت گزیں تھے' صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قیام انہی کے ہاں تھا۔ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ فلاں گھر میں ایک عورت کو جنّ کی شکایت ہے' اور وہ لوگ سخت پریشان ہیں' دعا فرمایئے کہ یہ شکایت رفع ہو جائے اور عورت کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے' وہ گھر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے کچھ پڑھنا شروع کیا تو جنّ حاضر ہوگیا۔ مریضہ اس جگہ سے دور تھی، لیکن صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو پریشان کرنے والے جنّ سے ہم کلام تھے اور اس پر کچھ سختی بھی کر رہے تھے۔ یہ سارا معاملہ لوگوں کے سامنے ہو رہا تھا۔ بالآخر جنّ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مریضہ کو صحت عطا فرما دی۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ' صفحہ 381 ناشر: مکتبہ سلفیہ' شیش محل روڈ لاہور)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

گھر میں ننگے سر پھرنے پر جِنّ مسلط ہوگیا

(قسط61)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک شاعر کی بیوی کو جنّ کی مرگی ہوگئی تو اس نے وہی جھاڑ پھونک کیا' جو عامل حضرات کرتے ہیں' پھر اس نے عورت کے اندر بولنے والے جنّ سے پوچھا: تیرا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں۔ شاعر نے پوچھا: تُو میری بیوی پر کیوں مسلط ہوا ہے' حالانکہ ہم بھی تیری طرح کے مسلمان ہیں؟ جِنّ نے جواب دیا: تیری طرح میں بھی اس عورت کو پسند کرتا ہوں' اور یہ گھر میں ننگے سر پھر رہی تھی تو میں اس پر قابض ہوگیا۔

(بحوالہ کتاب: جنوں کے حالات' صفحہ 200 ناشر: مکتبہ حنفیہ' گنج بخش روڈ لاہور)

ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والا سلسلہ وار کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' پڑھ کر کچھ لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ناممکن واقعات صرف من گھڑت کہانیاں ہیں' عبقری والے ایسے ہی جِنات سے ڈراتے رہتے ہیں۔ محترم قارئین! درج بالا واقعہ پڑھ کر غور کریں کہ کیا واقعی عبقری میں جِنّات سے ڈرایا جاتا ہے یا ان سے دفاع کا مکمل طریقہ بتایا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت علامہ لاہوتی پُراسراری صاحب دامت برکاتہم کو' جو ہمیں جِنّات سے بچنے اور نسلوں کو بچانے کے ایسے نادر و نایاب گُر سکھا رہے ہیں' جو صدیوں پُرانی کتابوں میں دفن تھے' اور اُن تک عام شخص کی رسائی ممکن نہیں تھی' نہ ہی موجودہ دور میں اس شعبے کا کوئی ایسا ماہر موجود ہے' جو محض اللہ جل شانہٗ کی رضا کی خاطر مخلوق خدا کو نورانی سینے کے روحانی راز اتنی آسانی سے دے رہا ہو۔

فجزاهم الله عنا وعن جميع المومنين خير الجزاء

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

انسانی جسم میں جِنّات کے داخل ہوجانے پر امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

(قسط62)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے: اہل السنہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جِنّات انسانوں کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں، قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ''جولوگ سُود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کی طرح ہوتا ہے، جنہیں چُھو کر شیطان نے باؤلا کردیا ہو (البقرہ ۲۷۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے (صحیح بخاری) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے امام عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدؒ سے پوچھا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جنّ، انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹا وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ آسیب زدہ شخص کی زبان سے جنّ ہی بات کرتا ہے''۔ اس پر امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جنّ نہ صرف بولتا ہے، بلکہ انسان پر سواری کرتا ہے، جس کے نتیجے میں آسیب زدہ شخص بھاری بھاری مشینوں کو آسانی سے اٹھا سکتا ہے، جو شخص کسی آسیب زدہ انسان کا چشم دید گواہ ہو، وہ دیکھتا ہے کہ اس وقت اس انسان کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: ائمہ مسلمین میں سے کوئی بھی

اس بات کا منکر نہیں کہ جنّات انسانوں کے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جو شخص اس بات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ شریعت سے اس کا ثبوت نہیں ملتا' وہ شریعت پر تہمت لگاتا ہے۔ جن لوگوں نے اس بات کا انکار کیا ہے' وہ معتزلہ (قرآن کو مخلوق کہنے والوں) کا ایک گروہ ہے۔

(بحوالہ کتاب: مجموع الفتاوی لابن تیمیہؒ، جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ ناشر: مکتبہ علمیہ 'بیروت لبنان)

محترم قارئین! جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ روحانی علاج صرف ایک ٹوپی ڈرامہ ہے' حقیقت میں جنّ نہیں ہوتا، صرف عامل لوگوں کو نظر آتا ہے' وہ لوگ قرآنی آیت' نبوی ﷺ حدیث اور امام ابن تیمیہؒ کے اس فتویٰ کو کیا کہیں گے؟

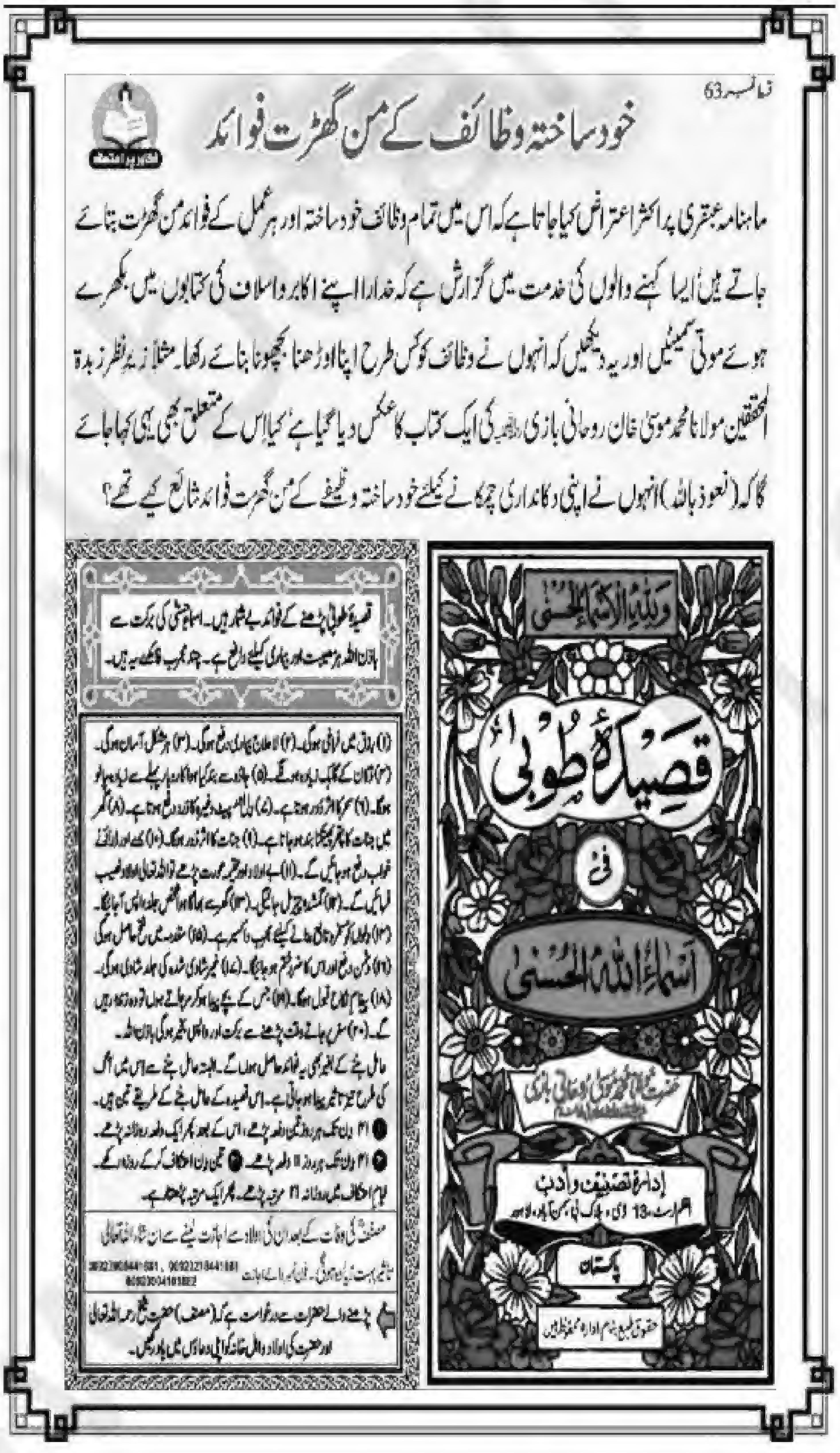

قسط نمبر 63

خودساختہ وظائف کے من گھڑت فوائد

ماہنامہ عبقری پر اکثر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں تمام وظائف خود ساختہ اور ہر عمل کے فوائد من گھڑت بتائے جاتے ہیں! ایسا کہنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدارا اپنے اکابر و اسلاف کی کتابوں میں بکھرے ہوئے موتی سمیٹیں اور یہ دیکھیں کہ انہوں نے وظائف کو کس طرح اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ مثلاً زیرِ نظر زبدۃ المحققین مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا عکس دیا گیا ہے کیا اس کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ (نعوذ باللہ) انہوں نے اپنی دکانداری چمکانے کیلئے خود ساختہ وظیفے کے من گھڑت فوائد شائع کیے تھے؟

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

قصیدۂ طوبیٰ

فی

اسماء اللہ الحسنیٰ

ادارۂ تصنیف و ادب

پاکستان

قصیدۂ طوبیٰ پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ اسماءِ حسنیٰ کی برکت سے باذن اللہ ہر مصیبت اور بیماری کیلئے دافع ہے۔ چند مجرب فائدے یہ ہیں۔

پڑھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ (مصنف) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت کی اولاد و اہل خانہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کو ہڈیوں کا ادب کرنے کا حکم جاری فرمائیں

اکابر پر اعتماد

(قسط 64)

محدثِ زمانہ' مفسر یگانہ' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث اور اکابرین امت رحمہم اللہ کے چند اقوال پیش کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (مفہوم) میرے لیے پتھر تلاش کر کے لاؤ، تا کہ میں ان سے استنجاء کروں اور فرمایا: میرے پاس ہڈی اور لید وغیرہ نہ لانا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہڈی اور لید سے استنجاء کیوں نہیں ہوتا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں (ہڈی اور گوبر) جنات کی غذا ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے ایسے جنات کا وفد آیا، جو نیک تھے۔ انہوں نے مجھ سے زادِ راہ طلب کیا تو میں نے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جنات کسی ہڈی اور لید کے پاس سے جب بھی گزریں تو اس پر اپنی غذا موجود پائیں (صحیح بخاری، باب مناقب الانصار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنّات سے ملاقات والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنوں سے کہا: ہر وہ ہڈی تمہاری غذا ہے' جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو' (یعنی حلال ذبیحہ اور قربانی کے گوشت کی تمام ہڈیاں اس میں شامل

ہیں)(بحوالہ: مسند احمدؒ صحیح مسلم، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنات کا ایک وفد آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! اپنی امت کو حکم دے دیجئے کہ ہڈی، لید اور کوئلے سے استنجاء نہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں ہمارا رزق مقرر کیا ہوا ہے(سنن ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ)

امام ترمذیؒ کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنّات کی غذا وہ ہڈیاں ہیں' جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو(بحوالہ: جامع ترمذی) علمائے کرام نے ان دونوں احادیث میں اس طرح مطابقت پیدا کی ہے کہ مسلم شریف کی حدیث میں مسلمان جنات کی غذا کا حکم ہے اور ترمذی شریف میں کافر جنات کی غذا کا بیان ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنّات جب گوبر کا ٹکڑا اٹھاتے ہیں تو وہ ان کیلئے چھوہارہ بن جاتا ہے' اور جب کوئی ہڈی اٹھاتے ہیں تو وہ گوشت سے بھر جاتی ہے(بحوالہ: دلائل النبوۃ)

بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجانّ' صفحہ 65 مصنف: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: مکتبہ برکات المدینہ' کراچی۔ دوسرا حوالہ: جنوں کے حالات، ناشر: مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ لاہور

اکابر پر اعتماد

(قسط65)

جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ تم لوگ گھاس والی جگہ پر قضائے حاجت نہ کیا کرو' کیونکہ یہ جنّات کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(بحوالہ کتاب: النہایہ لابن الاثیرؒ ناشر: دارالمعرفہ بیروت' لبنان)

نوٹ: یاد رہے کہ جنات کے نماز پڑھنے کا اصل مقام تو مساجد ہی ہیں' مگر اس حدیث میں گھاس والی جگہ اس لیے بیان فرمائی گئی ہے' تا کہ انسان بے خبری میں وہاں پیشاب کر کے نیک جنّات کو ایذاء نہ پہنچائے۔

محترم قارئین! جو لوگ عبقری پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں صرف جنّات ہی سے ڈرایا جاتا ہے' انہیں چاہئے کہ ایک مرتبہ دِقّتِ نظر کے ساتھ احادیث کا مطالعہ کریں' ان شاء اللہ جگہ جگہ جِنّات کا ذکر بھی ملے گا' ان کی ترتیب زندگی سے شناسائی بھی حاصل ہوگی' ان کے نقصان پہنچانے کا طریقہ بھی پتہ چلے گا اور ان سے بچاؤ کی تدابیر بھی ملیں گی۔

اکابر پر اعتماد

مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے ایسے وظائف جن کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں

(قسط66)

ماہنامہ عبقری کے وظائف اور روحانی عملیات پر اندھا دُھند اعتراضات کی بوچھاڑ کی جاتی ہے، کہ اس میں خودساختہ اور من گھڑت اعمال دیے جاتے ہیں۔ یہاں دارالعلوم دیوبند کے سابق مفتی، حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے عملیات پیش کیے جارہے ہیں، جواُن کے یا اُن کے مشائخ عظام رحمہم اللہ کے تجربات سے تو ثابت ہیں، مگران وظائف کے بیان کردہ فوائد کا نہ قرآن میں کہیں ثبوت ملتا ہے، نہ ہی احادیث میں ۔ یہ وظائف سالہا سال سے سینکڑوں لوگوں کے معمولات میں ہیں، مگران وظائف پر آج تک کسی شخص نے نہ توخودساختہ ہونے کا اعتراض کیا، نہ ہی من گھڑت ہونے کا فتویٰ لگایا:

حافظہ تیز کرنے کیلئے:

786 مرتبہ بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھ کر پانی پر دم کریں اور طلوع آفتاب کے وقت پی جائیں، تو ذہن کھل جائے گا اور حافظہ قوی ہوجائے گا۔

اولاد کی حفاظت کیلئے:

جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں، وہ 61 مرتبہ بسم اللہ الرحمان الرحیم لکھ کر تعویذ بنا کے اپنے پاس رکھے، ان شاءاللہ بچے محفوظ رہیں گے۔

کھیتی کی حفاظت کیلئے:

100 مرتبہ مکمل بسم اللہ لکھ کر کھیت میں دفن کردیں تو کھیتی تمام آفات سے محفوظ رہے گی اور اس میں برکت ہوگی ان شاءاللہ۔

(بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار، صفحہ 32 مصنف: مولانا احمد علی پنجگوری، ناشر: کتب خانہ مجیدیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان)

قارئین! کیاان اعمال کو بھی عبقری والے ترازو میں ہی تولا جائے گا؟؟؟

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

''جنات کا پیدائشی دوست''
کالم کی شرعی حیثیت

(قسط67)

مولانا صاحب! عبقری میں شائع ہونے والے کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' کے متعلق کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں کئی ایسی چیزیں ہیں جو قرآن وحدیث سے ہٹ کر ہیں' تو کیا ہمیں یہ مضمون پڑھنا چاہئے اور کیا اس میں دیے گئے وظائف کو استعمال میں لانا چاہئے (سائل: ریحان یعقوب' ٹانڈلہ منڈی)

جواب: محترم بھائی! حیرت ہے کہ ''کچھ لوگ'' یہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کالم میں کئی چیزیں قرآن وحدیث سے ''ہٹ کر'' ہیں' مگر ان کئی چیزوں میں سے آج تک کسی ایک چیز کی بھی نشاندہی نہیں کر سکے کہ کون سا وظیفہ یا کون سا عمل قرآن وحدیث سے ہٹ کر ہے؟ مثلاً اگر آپ یہ کہیں کہ جنات سے ملاقات ہونا قرآن وحدیث سے ہٹ کر ہے تو اس سلسلے میں کئی احادیث موجود ہیں' جن میں خود حضور ﷺ کی اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جنات سے ملاقات کا ثبوت موجود ہے۔ اگر آپ اس کالم میں دیے جانے والے وظائف کو قرآن وحدیث سے ہٹ کر کہتے ہیں' تو اس سلسلے میں بھی ہمیں شریعت سے متواتر دلائل ملتے ہیں کہ صرف وہ دَم اور وہ وظیفہ اور وہ تعویذ' جس میں شرک ہو' حرام اور ناجائز ہے' اس کے علاوہ باقی تمام وظائف پڑھنا تو عاجز و لاچار

بندے کی بندگی کا عین تقاضا ہے۔ بھلا آج تک انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ میں ایسی کون سی ہستی گزری ہے، جنہوں نے وظیفہ پڑھے بغیر زندگی گزاری ہو؟ قرآن میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام مشہور انبیاءؑ کی ان دعاؤں کا ذکر ہے، جو وہ وظیفے کے طور پر پڑھتے تھے۔ احادیث میں حضور ﷺ کے پسندیدہ وظیفے کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ''یا حی یا قیوم'' پڑھنے کی کثرت فرماتے۔ ''جنات کا پیدائشی دوست'' کالم میں آپ کوئی ایک وظیفہ دکھائیں، جس کے ذریعے غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو؟ اگر تمام وظائف کے ذریعے اللہ ہی کا دروازہ کھٹکھٹایا جا رہا ہے اور محض اسی وحدہٗ لاشریک لہٗ سے مدد مانگی جا رہی ہے تو اس میں کسی کو کیا اعتراض؟ قرآن و حدیث میں لوگوں کا غیر اللہ سے رُخ بدل کر اللہ جل شانہٗ کی طرف موڑا گیا ہے، اور یہی کام حضرت علامہ لاہوتی صاحب پراسراری دامت برکاتہم اپنے کالم کے ذریعے انجام دے رہے ہیں، کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو فلاں وظیفے کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرو، انسانوں سے خطرہ ہو یا جنات سے، زمین پر مسئلہ حل کروانا ہو یا آسمان پر بات منوانی ہو، ان وظائف اور ان اعمال کو زندگی کا حصہ بناؤ، جو ہمارے اکابر و اسلاف کے ذریعے صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

صحیح بخاری کو وظیفے کی نیت سے پڑھنے والے محدثین

(قسط68)

محترم قارئین ! ماہنامہ عبقری کے وظائف کے متعلق اکثر کہا جاتا ہے کہ کیا عبقری والوں پر اس وظیفے کے فوائد کی وحی نازل ہوئی تھی؟ ہم نے تو آج تک فلاں آیت کا فلاں کمال نہیں سنا تھا۔ ان سب حضرات کی خدمت میں احادیث کی مشہور کتاب ''صحیح بخاری'' کے متعلق جلیل القدر محدثین کے مشاہدات درج ہیں۔

تمام پریشانیوں سے نجات:

امام ابومحمد بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ صحیح بخاری جس حادثے اور جس تکلیف کے خاتمے کیلئے بھی پڑھی جائے گی' بے شک وہ حادثہ اور وہ تکلیف ضرور ختم ہوگی۔

(بحوالہ کتاب: فتح الباری صفحہ 12 'ارشاد الساری صفحہ 29 'اتحاف النبلاء صفحہ 50 'تیسیر القاری صفحہ 5)

قحط سالی سے نجات:

عالمِ اسلام کے عظیم مفسر امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بخاری شریف کو پڑھنے سے قحط سالی سے نجات ملتی ہے اور بارشوں کا نزول ہوتا ہے (بحوالہ کتاب: البدایہ والنہایہ جلد 11 صفحہ 24)

www.ubqari.org

مشکلات سے چھٹکارے کی چابی:

استاذ المحدثین' امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشکلات اور مصائب سے چھٹکارہ پانے کیلئے سلف صالحین سے ''صحیح بخاری'' کو ختم کرنے کے بکثرت واقعات ملتے ہیں (بحوالہ کتاب: فتح المغیث' صفحہ 185)

قضائے حاجات اور دفع بلیات:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مشائخ دین رحمہم اللہ اجمعین سے صحیح بخاری کو دفع بلیات اور قضائے حاجات کیلئے پڑھنا ثابت ہے' اور ان مقاصد میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی' حتیٰ کہ بیماریوں سے صحت کیلئے بھی ثقہ علماء نے بخاری شریف کو پڑھا اور اپنے مقصود کو حاصل کیا (بحوالہ کتاب: اتحاف النبلاء صفحہ 360)

جنگ میں فتح کا پروانہ:

شیخ تقی الدین ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں جب تاتاریوں کا حملہ ہوا' تو شام کے حکمران نے انہیں پیغام بھیجا کہ مدرسے کے علماء سے بخاری شریف کا ختم کروائیں۔ چنانچہ ختم ہونے سے ایک روز پہلے ہی فتح ملی اور تاتاری فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔

(بحوالہ کتاب: اتحاف النبلاء صفحہ 361)

محترم قارئین! کیا نعوذ باللہ عبقری والوں کی طرح ان تمام شیوخ الحدیثؒ پر بھی وحی نازل ہوئی تھی کہ بخاری شریف میں یہ یہ فوائد ہیں۔ آج تک صحیح بخاری سے روایت لینا تو سب نے سنا تھا' مگر بخاری شریف سے مسائل حل کروانے کا عبقری طریقہ کس کی ایجاد ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمزاد

اکابر پر اعتماد

(قسط 69)

مولانا صاحب! میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، جن میں بعض اہل علم بھی شامل ہیں، کہ جنّات کے وجود کو ماننا، جنّات کا انسانوں کو تنگ کرنا، انہیں بیماریاں لگا دینا، اور انہیں گناہوں میں مبتلاء کرنا کوئی ایمانیات کا مسئلہ نہیں، جس پر ایمان رکھنا ضروری ہو۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کی باتوں کے متعلق ایک مومن کا عقیدہ کیا ہونا چاہئے؟ (سائل: قاری عبدالمعید اعوان، مری)

جواب: محترم قاری صاحب! آپ نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے، آج کل اس قسم کے باطل عقائد بڑی تیزی سے جنم لے رہے ہیں، جن کی زد میں عوام تو عوام، بدقسمتی سے خواص بھی مبتلاء ہو رہے ہیں۔ عالم اسلام کے مشہور مفکر، مدینہ یونیورسٹی کے سینئر استاذ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممتاز مبلغ علامہ ابوبکر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''عقیدۃ المومن'' میں لکھتے ہیں: بندۂ مومن یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ دیگر مخلوقات کی طرح جنّات کی بھی ایک دنیا آباد ہے، جس کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے ان (جنّات) کا انکار کرنا صریح کفر اور کتاب وسنت کو نہ ماننے اور شریعت کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی شخص اس قسم کی جسارت نہیں کر سکتا، جو اسے دائرۂ اسلام سے خارج کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جنّات کے نقصان پہنچانے اور ان سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنے کے متعلق کئی احادیث ارشاد فرمائی ہیں۔

چنانچہ ایک جگہ فرمایا: تم میں سے ہر ایک پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہمزاد جنّ موکل کر دیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپؐ پر بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ پر بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد کی اور وہ میرا تابع فرمان ہو گیا ہے، اب وہ مجھے نیکی کی بات کے سوا کوئی مشورہ نہیں دیتا (بحوالہ: صحیح مسلم، 8/139)

اسی طرح رات کا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر سو جانا سخت نقصان دہ عمل ہے۔ حضور ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ: شیطان (جنّ) بہت زیادہ چوکنا اور حساس ہوتا ہے، اس سے بچتے رہا کرو۔ جو شخص اس طرح رات بسر کرے کہ اس کے ہاتھوں میں گوشت کی چکنائی وغیرہ کی بُو ہو اور وہ راتوں رات کسی جانور کا شکار ہو جائے تو وہ اپنے سوا کسی کو بُرا بھلا مت کہے۔

(بحوالہ: ترمذی ۴۸، ابوداؤد ۳۰، ابن حبان)

علامہ ابوبکر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ آگے مزید لکھتے ہیں کہ: انسان جن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، مثلاً زناکاری، اغلام بازی، قتل وغارت، شراب نوشی، چوری، کفر وشرک، جھوٹ، بے وفائی اور وعدہ خلافی وغیرہ، یہ سب جرائم شیطانی اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ جب کوئی معالج یہ کہتا ہے کہ فلاں جراثیم سے فلاں بیماری ہوتی ہے، اسے تو مان لیا جاتا ہے، حالانکہ جراثیم کو کسی نے بھی بذاتِ خود آنکھوں سے

نہیں دیکھا ہوتا، اس کے برعکس جب کوئی یہ کہے کہ شیطانی اثرات کی وجہ سے تمہارا اندر بگڑ چکا ہے، اور اس سے خلاصی پانے کیلئے تمہیں فلاں تدبیر کرنی چاہئے تو اس کو کوئی نہیں مانتا۔ سبحان اللہ کیسی عجیب بات ہے کہ بیماری کے جراثیم کو دل و جان سے تسلیم کرنے والا بُرائی کے جراثیم کا قائل ہی نہیں۔

(بحوالہ کتاب: مومن کے عقائد، صفحہ 255۔ 261 مصنف: علامہ ابوبکر الجزائریؒ، ناشر: نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

علامہ ابوبکر الجزائریؒ کی ہمشیرہ پر جنّات کا ظلم

(قسط 70)

مدینہ یونیورسٹی کے سینئر استاذ' مشہور کتاب ''منہاج المسلم'' کے مصنف علامہ ابوبکر جابر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: یہ میری عزیز بہن سعدیہ مرحومہ کا دردناک سانحہ ہے۔ میں نے بچپن میں اس المیہ کو آنکھوں سے دیکھا تھا' تب سے میرے دل پر اس سانحے کا صدمہ ہے۔ قصہ یوں ہے کہ ایک روز ہم چھوٹے چھوٹے بچے کھجور کی لکڑیوں کا گٹھا بنا کے رسی کی مدد سے چھت پر چڑھا رہے تھے' میری بہن سعدیہ' جو عمر میں مجھ سے کچھ بڑی تھی' وہ چھت پر کھڑی ہو کے لکڑیوں کو ایک سائیڈ پر رکھتی جاتی تھی۔ اسی دوران ایک گٹھا زیادہ وزنی ہونے کی وجہ سے اس بے چاری سے اوپر نہ کھینچا گیا' بلکہ رسی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور گٹھا نیچے گر گیا۔ سوئے اتفاق سے گٹھا جس جگہ گرا' اس جگہ کوئی جنّ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔ اس خبیث جنّ نے انجانے میں ہونے والی اس غلطی کا بدلہ اس طرح لینا شروع کیا کہ جونہی رات ہوتی' یہ آکر نیند میں میری بہن کا گلا دبانا شروع کر دیتا اور بے چاری سعدیہ آدھی ذبح کی گئی بکری کی طرح تڑپنے لگتی' بستر پر ایڑیاں رگڑتی اور جب تک ادھ موئی نہ ہو جاتی' وہ ظالم جنّ اس کو نہ چھوڑتا۔ ہر ہفتے میں کئی دن اسی طرح ہوتا۔ ایک دن سعدیہ مرحومہ کی

زبانی اس ملعون جنّ نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ میں اس دن کی زیادتی کا بدلہ لے رہا ہوں۔ یہ سلسلہ مکمل بیس سال تک چلتا رہا، کہ ہفتے میں کئی راتیں میری معصوم بہن تڑپتی اور موت کو قریب سے دیکھ کر واپس لوٹ آتی۔ آخر ایک دن اس ظالم نے اتنے زور سے گلا دبایا کہ وہ بے چاری ایڑیاں رگڑتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اس کا مقام بلند فرمائے۔ آمین

یہ کوئی (من گھڑت) افسانہ نہیں، بلکہ ہمارے سروں پر پڑی ہوئی افتاد ہے، اس کے سچا ہونے کی نشانی اس سے بڑی اور کیا ہوگی کہ ہم نے اس کو اپنی آنکھوں سے مسلسل بیس برس تک دیکھا (بحوالہ کتاب: مومن کے عقائد، صفحہ 276 مصنف: فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ ناشر: نعمانی کتب خانہ، حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ ہمارے اکابرؒ کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی میں پیش آنے والے جنّات کے پراسرار واقعات کی تصدیق کی اور ان کے ظلم سے بچنے کیلئے اعمال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وظائف اور تعویذات ہم تک پہنچائے۔ الحمدللہ ہمیں اپنے اکابرؒ پر سو فیصد اعتماد ہے، اور ان کے بتائے ہوئے روحانی عملیات، وظائف، دَم، درود، تعویذ اور دھاگے ہمارے لیے قدم قدم پر سلامتی کا ذریعہ ہیں۔

اکابر پر اعتماد

صوبہ بلوچستان میں جنّات کا مدرسہ

(قسط71)

جامعہ دارالھدیٰ

ضلع پنجگور پاکستان کے صوبہ بلوچستان کا ایک ضلع ہے۔ مولانا حاجی احمد علی صاحب پنجگوری (سابق مدرّس مدرسہ اسلامیہ عربیہ احرار الاسلام، لیاری کراچی) لکھتے ہیں کہ میرے مؤکل جِنّ مولانا عبدالرحمان صاحب نے پنجگور میں جِنّات کا ایک مدرسہ قائم کیا ہوا ہے، جس کے مدیر وہ خود ہیں اور نائب مدیر جِنّ مولانا عبدالجبار صاحب ہیں۔ مؤکل عبدالرحمان صاحب کے بقول اس وقت (1980ء میں) اس مدرسے کے جِنّات طلباء کی تعداد 2309 ہے۔ جن میں سے اکثر جِنّات تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ ایک دفعہ 31 جنوری 1980ء کو وہ تمام جِنّات میرے پاس بھی تشریف لائے، میں اس وقت اپنے مدرسے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے مؤکل عبدالرحمان صاحب ہمارے درمیان ترجمان تھے۔ میں نے ان طلباء جِنّات سے مدرسے کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے: ہمارے مدرسے کا نام مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ ہے، جو ضلع پنجگور میں شہر عیسیٰ کورک کے سامنے واقع ہے اور اب اس میں نومسلم جِنّات بھی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ہمارا مکمل نصاب درجہ، خامسہ تک ہے نوٹ: اس مدرسے میں سب سے بڑی عمر کے جِنّ محمد ادریس صاحب درجہ، سابعہ تک نخبۃ الفکر مجھ سے پڑھ چکے ہیں، اور

مؤکل عبدالرحمان صاحب کی طرح ہروقت میرے ساتھ ہوتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار' صفحہ 388 مصنف: مولانا احمد علی صاحب پنجگوریؒ ناشر: کتب خانہ مجیدیہ' بیرون بوہڑ گیٹ' ملتان)

محترم قارئین! اگر جِنّات کی دنیا سے ہمارا واسطہ نہیں پڑا تو ضروری نہیں کہ ان کا وجود ہی نہ ہو' یا ان سے ملاقات کرنا' ان سے وظائف پوچھنا' یا انہیں تعلیم دینا بالکل ناممکن ہو۔ ہمیں ایسے واقعات کا انکار کرنے کی بجائے اپنا مطالعہ بڑھانے اور اپنی معلومات کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے بھائی جان کیلئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ

(قسط 72)

میرے بھائی جان جناب محمد زکی کیفی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں جب لکھنا سیکھا تو حضرت والد (مفتی محمد شفیع) صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے سب سے پہلا خط حضرت حکیم الامت (مولانا اشرف علی تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھوایا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کا جو جواب عنایت فرمایا' وہ بھائی جان کیلئے ایک عظیم سعادت تھی۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: برخوردار! السلام علیکم: تمہارے حروف دیکھ کر دل خوش ہوا' تمہاری علمی اور عملی ترقی کی دعا کرتا ہوں' خط (لکھائی) ذرا مزید صاف کرلو' اس سے تحریر پڑھنے والے کو راحت ہوتی ہے اور اس نیت سے ثواب بھی ملتا ہے۔

دیکھو! میں تمہیں بچپن سے ہی صوفی بنا رہا ہوں۔ یہ تعویذ (بھیج رہا ہوں) دردِ سر کیلئے سر میں باندھ لو' سب گھر والوں کو سلام و دعا (فقط) اشرف علی (تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

(بحوالہ کتاب: نقوشِ رفتگاں' صفحہ ۴۶ مصنف: مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ' ناشر: مکتبہ معارف القرآن کراچی نمبر ۱۴)

محترم قارئین! الحمدللہ ہمیں اپنے اکابر و اسلاف پر فخر ہے' جو تعویذات و عملیات کو اسبابِ ضعیفہ کہنے کی بجائے اپنی زندگی میں خاص اہمیت دیتے رہے۔ حتیٰ کہ چھوٹے سے مسئلے (سر درد) کیلئے بھی تعویذ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے شفاء طلب کرتے۔ موجودہ دور میں ہمارا پیغام بھی یہی ہے کہ انسان کو جونہی کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے اکابرؒ کی طرح سب سے پہلی نظر اللہ جل شانہٗ کی طرف اٹھے۔ اعمال سے بننے' اعمال سے پلنے اور اعمال کے ذریعے بچنے کا یہی معنی ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایسے وظائف

جن میں تعداد اور وقت کا پابند ہونا لازم ہے

(قسط73)

محتاجی اور غربت کا خاتمہ:

روزانہ بعد نمازِ عشاء اوّل آخر 11 بار درود شریف اور 11 تسبیح ''یَامُعِزُّ'' پڑھ کر دعا کیا کرے۔ اس کے علاوہ یہ وظیفہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ: روزانہ بعد نمازِ عشاء اوّل آخر 7 مرتبہ درود شریف اور درمیان میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یعنی 1414 مرتبہ ''یَاوَھَّابُ'' پڑھ کر دعا کیا کرے' ان شاء اللہ تعالیٰ برکت ملے گی۔

آسیب لِپٹ جانے سے حفاظت:

سورہ مومنون کی آخری چار آیات ''اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا سے وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ تک پڑھ کر مریض کے کان میں دَم کرے اور پانی میں پڑھ کر بھی اس کو پلا دے۔ اس کے علاوہ سورۃ الطارق 7 مرتبہ پڑھ کر مریض کے کان میں دم کرنا،،، یا دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

اٹکے ہوئے کاموں سے کفایت:

12 روز تک اس دعا کو روزانہ بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا کیا کرے تو اگرچہ کیسا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو' پورا ہو جائے گا! ان شاء اللہ۔ يَا بَدِيْعُ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ

خاوند کی ناراضگی یا بے پروائی دُور کرنے کیلئے:

بعد نمازِ عشاء سیاہ مرچ کے 11 دانے لے کر خاوند کے مہربان ہونے کا تصور کرتے ہوئے اوّل آخر درود شریف اور 11 تسبیح ''يَا لَطِيْفُ يَا وَدُوْدُ'' پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد ان مرچوں پر دم کر کے انہیں تیز آگ میں جلا دیں اور اللہ تعالیٰ سے

دعا کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا۔ یہ عمل کم از کم 40 روز تک کریں۔

بحوالہ کتاب: اشرف العملیات افادات حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صفحہ 257 مرتب: مولانا محمد زید مظاہری ندوی، ناشر: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

محترم قارئین! درج بالا چاروں اعمال میں وظیفہ پڑھتے ہوئے تعداد کی پابندی بھی لازم ہے اور وقت کا تعین بھی خاص ہے۔ جو حضرات اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ ماہنامہ عبقری میں غیر مستند وظائف کی مقررہ تعداد اور متعین اوقات بھی خود ساختہ ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ حضرت حکیم الامتؒ کی تعلیمات پر غور کریں اور دیکھیں کہ موجودہ دور میں ”عبقری“ کیسے بہترین انداز سے مخلوقِ خدا کو اکابرینِ اُمتؒ کے معمولات میں ڈھال رہا ہے۔ آج اس حقیقت کا پتہ چلا کہ جس طرح حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان مجرب وظائف کو غیر مستند، خود ساختہ اور من گھڑت نہیں کہا جا سکتا، اسی طرح عبقری کے وظائف پر بھی یہ غلط اعتراض کرنا بالکل بے بنیاد ہے۔

جنّات سے گفتگو کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(قسط74)

محدثِ زمانہ، مفسرِ یگانہ حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مکائد الشیطان'' میں اور علامہ ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب العظمۃ'' میں حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک رات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں گئے تو وہاں شور سنا۔ انہوں نے آواز دے کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ وہاں سے ایک جنّ کی آواز آئی کہ ہم پر قحط پڑ گیا ہے، اس لیے میں نے چاہا کہ آپ کے باغ میں سے کچھ پھل لے لوں، لہٰذا آپ خوشی خوشی ہمیں کچھ ہدیہ عنایت کر دیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے، لے جاؤ مگر کیا تم مجھے وہ چیز نہیں بتاؤ گے، جس کے ذریعے ہم تم سے پناہ میں رہیں؟ اس جنّ نے کہا: وہ چیز تو آیۃ الکرسی ہے۔

اسی طرح امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ ''مکائد الشیطان'' میں حضرت ولید بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ایک درخت کے پاس گیا تو اس نے وہاں کچھ حرکت سنی۔ اس نے آواز دی تو کوئی جواب نہ ملا۔ پھر اس نے آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے پاس ایک جنّ اُتر آیا۔ اس آدمی نے پوچھا: ہمارا ایک آدمی بیمار ہے، ہم اس کا علاج کس چیز سے کریں؟ جنّ نے کہا: اسی چیز سے، جس کے ذریعے تم نے مجھے

درخت سے نیچے اتارا ہے، یعنی آیۃ الکرسی کے دَم سے اس کا علاج کرو۔
(بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجانؒ صفحہ 240 ناشر: مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہار کراچی)

محترم قارئین! جنّات سے ملاقات اور گفتگو کرنا، ان سے وظائف پوچھنا، یا ان سے احادیث کی روایات لینا تو ہمارے تمام اکابرؒ سے تواتر کے ساتھ چلا آرہا ہے۔ موجودہ دور میں انہی اکابرین امتؒ کے سچے خادم اور تعلیماتِ اکابرؒ کے مخلص داعی و مبلغ حضرت علامہ لاہوتی پُراسراری دامت برکاتہم بھی مخلوقِ خدا کو جنّات کے شر سے بچنے کے وظائف قومِ جنات ہی سے پوچھ پوچھ کر ماہنامہ عبقری کے ذریعے بتا رہے ہیں۔ جو اس چیز کا واضح ثبوت ہیں کہ ہر دور میں ایسے اولیائے کرام موجود رہیں گے، جن پر اللہ تعالیٰ کائنات کا ماورائی نظام کھول دیتا ہے۔ انسانوں کی طرح جنّات بھی ایسے اولیائے کرام سے محبت کرتے ہیں اور ان کی خدمت کرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں۔

قیامت کی پیاس سے بچنے کا عمل

اکابر پر اعتماد

(قسط 75)

تفسیر جلالین کے مصنف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: شیخ عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم طرطوس میں گئے تو پتہ چلا کہ یہاں ایک عورت ہے، جس نے ان جنّات کو دیکھا ہوا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وفد کی شکل میں گئے تھے۔ چنانچہ میں اس بوڑھی عورت کے پاس گیا تو وہ سر کے بل لیٹی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ کہنے لگی: منُوس! میں نے پوچھا: کیا تم نے جنّات کو دیکھا ہے؟ کہنے لگی: ہاں میں نے ان میں سے سمحج جنّ کو دیکھا تھا، اس نے مجھے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام بدل کر عبداللہ رکھا تھا۔

پھر سمحج یعنی صحابیِ جنّ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ایک حدیث بیان کی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیمار شخص کے پاس سورہ یٰسین پڑھی جائے تو وہ موت کے وقت سیراب ہو کر مرتا ہے اور اپنی قبر میں بھی سیراب ہوگا اور یوم قیامت بھی سیراب ہوگا (یعنی ان تینوں مقامات پر اسے پیاس نہیں لگے گی)

بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجان، اردو ترجمہ: جنوں کے حالات، صفحہ 160 مصنف: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ لاہور

قارئین ! علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی فقہاء و محدثین کی لسٹ میں نہایت معتبر سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں عام انسانوں کے ساتھ جِنّات کی ملاقات کے واقعات اتنے زیادہ بیان کیے ہیں' جنہیں پڑھنے کے بعد ہر شخص پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے جِنّوں کے واقعات فی الحقیقت درست ہیں۔ اگر ہم ان واقعات کا انکار یاان پر کوئی اعتراض کرتے ہیں تو دوسرے لفظوں میں ہم اپنے اکابرؒ کی زندگی میں سے ایک روشن پہلو کے منکر ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے اکابرؒ کی ترتیب کے مطابق قرآن وسنت کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین

خوبصورت آواز سن کر شاہِ جنّات کی بیٹی فدا ہوگئی

(قسط 76)

قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے اہل حدیث بزرگ قدوۃ السالکین مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سیالکوٹ کے گاؤں ستراہ سندھواں میں تشریف لے گئے تو پتہ چلا کہ وہاں کے نمبردار کا اکلوتا بیٹا فالج میں مبتلاء ہے۔ وہ خوبصورت جوان اور خوش آواز تھا۔ نمبردار نے اس کا علاج بہت جگہوں سے کرایا' مگر افاقہ نہ ہوا۔ سب طبیبوں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا۔ نمبردار اپنے بیٹے کو لے کر مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے مریض سے فرمایا: السلام علیکم! تمہارا نام کیا ہے؟ جواب میں اس نے جو نام بتایا' اسے سن کر نمبردار کہنے لگا کہ یہ میرے بیٹے کا نام تو نہیں ہے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ سمجھ گئے کہ اسے جنّ کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا انہوں نے جنّ سے بات چیت شروع کردی اور پوچھا کہ اس جوان کو کیوں پکڑا ہوا ہے؟ وہ جنّ بولا کہ ایک رات سحری کے وقت ہمارا گزر ان کے کھیتوں سے ہوا تو ہم وہاں ٹھہر گئے۔ یہ نوجوان اس وقت بیلوں کی مدد سے کنویں کا پانی نکال رہا تھا۔ اسی دوران اس نے نہایت خوش الحانی سے چند اشعار گنگنائے تو ہمارے بادشاہ کی بیٹی اس پر عاشق ہوگئی۔ شاہِ جنّات کو غیرت آئی اور اس نے مجھے حکم دے دیا کہ اس جوان پر مسلّط ہوجاؤ اور اس کا جسم سکھا سکھا کر اسے موت کے منہ میں دھکیل

دو۔ اس لیے میں اپنے بادشاہ کی طرف سے مامور ہوں۔ مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: اس وقت تمہارا بادشاہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: کشمیر میں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کچھ پڑھا تو شاہِ جنات بھی حاضر ہو گیا اور مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کرنے لگا۔ بالآخر اس جوان کو چھوڑنے پر راضی ہوا اور اپنے جنّ کو لے کر واپس چلا گیا (بحوالہ کتاب: تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۸۶ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ ناشر: مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

محترم قارئین! جب تک کسی چیز کے نقصانات کا پتہ نہ ہو، تب تک احتیاط اور بچاؤ کی تدبیر نہیں کی جاتی۔ ماں اپنے بچے کو کہتی ہے: خبردار! زمین پر گری ہوئی ٹافی مت کھانا، کیونکہ اب اس پر جراثیم لگ چکے ہیں۔ اسی طرح جب تک ہمیں جِنّات کے متعلق مکمل معلومات نہیں ہوں گی، تب تک ہم اپنا بچاؤ نہیں کر سکیں گے، اور انجانے میں جِنّات کے ان دیکھے جراثیم ہمارے ساتھ لگ کر ہمیں بیماریوں اور گناہوں میں مبتلاء کرتے رہیں گے، جیسا کہ درج بالا واقعے میں بتایا گیا ہے کہ اس خوبصورت نوجوان کے فالج کی اصل وجہ جِنّات کا حملہ تھا۔

اکابر پر اعتماد

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی جنّات سے ملاقات کا ثبوت

(قسط 77)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالفضل بن جوہری رحمۃ اللہ علیہ مصر میں علم اور ولایت کا دروازہ تھے۔ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”روض الریاحین“ میں یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو ان کی زیارت کیلئے مصر پہنچے۔ وہاں جا کر دیکھا تو قیمتی لباس پہنے ایک حسین و جمیل شیخ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ کیا اللہ والے ایسے ہوتے ہیں؟ لہٰذا میں انہیں اسی حال میں چھوڑ کر واپس چل پڑا۔ اتنے میں مصر کی گلی سے ایک عورت واویلا کرتی ہوئی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بڑی مشکل اور حفاظت سے اپنی بیٹی کو پال کر جوان کیا اور پھر ایک نیک اور باصلاحیت جوان کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ آج رات اس کی رخصتی ہونی تھی، مگر اس پر جنّ کا عارضہ ہو گیا ہے اور اس کی عقل ماری گئی ہے۔ میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا تو ایک خوبصورت لڑکی تکلیف کی وجہ سے دائیں بائیں گھور رہی تھی۔ میں نے اس کے سامنے مختلف قرأتوں میں قرآن پاک کی دس آیات پڑھیں تو اس کے اندر سے جنّ بولنے لگا، جس کی باتیں دوسرے گھر والوں نے بھی سنیں۔ وہ کہنے لگا: اے شیخ! تجھے خبر نہیں کہ ہم 70 جنّات ہیں اور سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ تو نے تو شیخ ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری وضع قطع سے حقیر سمجھا ہے، مگر ہم ان کا اکرام کرتے ہیں۔ آج ہم سب مصر میں ان کے پیچھے نماز

پڑھنے آئے تو یہاں سے گزرتے ہوئے اس لڑکی نے ہم پر نجاست پھینک دی۔ میرے باقی دوست تو بچ گئے، مگر میرا جسم ناپاک ہو گیا اور میں اس شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھنے سے محروم رہ گیا۔ لہٰذا میں نے اسی غصے کی وجہ سے اس کے دماغ پر قبضہ کر لیا ہے۔ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تو پھر میں تجھے انہی شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کی حرمت کی قسم دیتا ہوں کہ اس بے چاری لڑکی کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ جن نے کہا: ٹھیک ہے، میں ان کی خاطر تیری بات مانتا ہوں۔ لہٰذا اس لڑکی کو آرام آ گیا اور اس نے شیخ ابوبکرؒ سے حیا کرتے ہوئے چہرے پر پردہ ڈال لیا۔ لڑکی کی ماں نے انہیں بہت دعائیں دیں اور وہ شیخ ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنی بدگمانی پر شرمندہ ہوتے ہوئے واپس ان کی محفل میں پہنچے۔ شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھا تو دور سے فرمایا: ہم شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کو خوش آمدید کہتے ہیں، جنہوں نے ہمارے متعلق جنات کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کی۔ اس کے بعد شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی اور بہت عرصہ ان کی صحبت میں گزارا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی توفیق مانگی ہے کہ آئندہ میں نیک لوگوں کی کرامتوں کا انکار نہ کر سکوں۔

بحوالہ کتاب: جمال الاولیاء صفحہ 659 مصنف: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مولانا جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: ادارہ اسلامیات، انارکلی بازار لاہور

عبقری وظائف کی چونکا دینے والی اصلیت

اکابر پر اعتماد

(قسط78)

محترم قارئین! شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ' شہید بالاکوٹ حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں' جنہیں دیو بندی' بریلوی' شیعہ اور اہل حدیث ہر مسلک کے لوگ مانتے ہیں۔ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے جدِّ امجد حضرت سیّد احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو "جہاد فی سبیل اللہ" کی برکت سے اتنی اونچی نسبت اور مقام حاصل تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے مریدوں اور رشتہ داروں کو اصلاح، دعا اور توجّہ کے لئے حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجتے تھے۔

(بحوالہ کتاب: تاریخ دعوت وعزیمت' ناشر: مجلس نشریات اِسلام' ناظم آباد کراچی)

ذیل میں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے وظائف درج کیے جارہے ہیں' جو انہوں نے موقع کی مناسبت سے خاص تعداد مقرر فرما کر اپنے مریدین اور مجاہدین کو عنایت فرمائے۔ موجودہ دور میں ماہنامہ عبقری میں وظائف شائع ہوں تو کہا جاتا ہے کہ یہ من گھڑت اور خلافِ شریعت ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر عبقری کے وظائف خود ساختہ ہیں تو عبقری سے

پہلے آنے والے تمام رسائل و کتب میں شائع ہونے والے وظائف کی کیا حیثیت ہے؟ الحمدللہ ہمیں اپنے اکابرؒ پر مکمل اعتماد ہے کہ ان کے وظائف و عملیات خلافِ شریعت نہیں تھے، اور نہ ہی ان کی کتابوں سے حاصل کر کے عبقری میں شائع ہونے والے وظائف خودساختہ ہیں۔

اسماء الحسنیٰ کا عمل: ایک بار حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ رشتہ داروں نے رزق کی تنگی کی شکایت کی تو حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کو برکت والے روپے دیئے اور اُن کے ساتھ دو افراد اور تھے اُن کو یہ وظیفہ ارشاد فرمایا: اکتالیس دن تک ہر روز گیارہ ہزار بار یَا مُغۡنِیُ اور گیارہ ہزار بار یَا بَاسِطُ پڑھیں. اور اس وظیفہ کے اوّل اور آخر میں سات سات بار درود شریف اور سورہ فاتحہ پڑھیں. اکتالیس دن کے بعد یہ عمل بند کر دیں. اُن حضرات نے یہ عمل کیا تو ماشاءاللہ چند دن بعد اُن کی تمام تنگی بہت عجیب طریقہ سے دور ہو گئی. (بحوالہ کتاب: وقائع احمدی صفحہ ۹۲۱)

بسم اللہ کا عمل: ایک صاحب جن کا نام "محمد میاں" تھا. انہوں نے حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے رفقاء کی دعوت کی. اور پھر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنی پریشانی عرض کی کہ. ہماری قدیم جاگیریں انگریز حکومت نے ضبط کر لی ہیں. جبکہ ہمارے اخراجات اپنی پُرانی طرز پر جاری ہیں جس کی وجہ سے ہم ہمیشہ قرضدار رہتے ہیں، حضرت ہمیں ایسی دعا بتا دیں کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ قرض سے نجات بخشے اور ہماری گزر بسر خوبی سے چلے. حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو یہ مؤثر اور طاقتور وظیفہ ارشاد فرمایا: پانچ سو بار درود شریف پڑھ

کر گیارہ سو بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں اور آخر میں پھر پانچ سو بار درود شریف پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مقصد پورا کرے گا۔

قرآنی آیت مبارکہ کا عمل: ایک شخص نے حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رزق میں وسعت اور برکت کا عمل پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم گیارہ سو بار یہ آیت پڑھا کرو: اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۔ اوّل آخر درود شریف (بحوالہ کتاب: وقائع احمدی ص ۵۴۱)

اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا عمل: ایک شخص نے حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ میں روزی سے بہت تنگ حال ہوں، کچھ ایسا عمل ارشاد فرمائیں کہ روزی کشادہ ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم ہر روز گیارہ سو مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" پڑھا کرو۔ اوّل آخر درود شریف جتنی بار ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری روزی میں برکت کرے گا۔

(بحوالہ کتاب: ﴿ وقائع احمدی ص ۵۴۲ ناشر: سید احمد شہید اکیڈمی لاہور۔ باہتمام: سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ)

اکابر پر اعتماد

گھر پر جنّات کے وار سے بچنے کا راز

(قسط79)

مولانا حاجی احمد علی صاحب پنجگوری ؒ (سابق مدرس جامعہ اسلامیہ عربیہ ' احرار الاسلام ' لیاری کراچی) نے اپنی کتاب " خزینۃ الاسرار " میں اپنے شاگرد اور مؤکل جنات سے حاصل کیے ہوئے 400 سے زائد عملیات ' تعویذات اور وظائف لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے مولانا عبدالرحمان جنّ نے کہا: روحانی عامل کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں پھونک مار دیا کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کسی شخص کے جادو جنّات کا علاج کرتے ہوئے وہ خبیث جنّات واپس پلٹ کر اس عامل پر حملہ نہیں کرسکیں گے۔

(بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار ' صفحہ 490 ناشر: کتب خانہ مجیدیہ ' بیرون بوہڑ گیٹ ' ملتان)

قارئین ! درج بالا عمل کی طرح علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم بھی ماہنامہ عبقری کے ذریعے ہزاروں لوگوں تک ایسے بے شمار اعمال پہنچا رہے ہیں ' جو انہیں نیک جنّات کے ذریعے سے معلوم ہوئے۔ بس فرق اتنا ہے کہ مولانا احمد علی صاحب پنجگوری ؒ نے انہی سے ملتے جلتے اعمال آج سے 27 سال پہلے اپنی کتاب میں بتادیے تھے ' اور علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم موجودہ دور میں بتا رہے ہیں۔ ایسے واقعات کو نہ تو جھٹلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی خلاف شریعت ہونے کا بہتان لگایا جاسکتا ہے کیونکہ جنّات سے بات چیت کے واقعات ہمارے اکابر ؒ کی زندگی میں اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ کم از کم ایک عقلمند انسان یہ تو کہہ سکتا ہے ' کہ مجھے ابھی تک ان واقعات کی خبر نہیں تھی ' مگر ان کا انکار نہیں کرسکتا۔

بارگاہِ الٰہی میں محبوبیت کے انعامات

(قسط 80)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد یوسف متالا مدظلہٗ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضرت! آپ ہمارے یہاں انگلینڈ سے ہوتے ہوئے ہندوستان چلے جایئے گا۔ فرمایا: تمہیں تو پتہ ہے کہ میں اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں رکھتا۔ فیصلہ وہاں سے ہوتا ہے، اس لیے مجھے کہنے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ چنانچہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا شروع کردیا۔ اس کے بعد کئی لوگوں کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ انگلینڈ کا سفر فرمارہے ہیں۔ یہ چیزیں ان حضرات کو اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں محبوبیت کے بدلے انعام کے طور پر ملتی ہیں۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر میرے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک لمحے کا بھی حجاب ہوجائے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہوں تو میں اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہ کروں گا۔ اسی طرح حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ گفتگو فرمارہے تھے کہ میرے اوپر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے، کہ میں نے اپنا کوئی کام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں کیا۔ اس لیے میں اپنے طلباء کو کہا کرتا ہوں کہ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہمارے اکابرینؒ کے حالات کیسے گزرے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کس قدر نوازا تھا۔ یہی کتابیں اور احادیث پڑھ کر وہ کس مقام پر پہنچ جاتے تھے اور ان کے دلوں کو کس قدر صفاء قلب نصیب ہوتا تھا۔ حضرت سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ بالکل اُمّی تھے، مگر جب ان کے سامنے کاغذ پر قرآنی آیت یا حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ کر رکھی جاتی تو وہ بتا دیتے کہ یہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔ لوگوں نے اس فرق کا سبب پوچھا، تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کلام سے ایک الگ قسم کا نور نکلتا ہے، جبکہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ قسم کا نور نکلتا دکھائی دیتا ہے، اسی نور کے فرق سے میں سمجھ جاتا ہوں کہ یہ قرآن ہے، یہ حدیث ہے اور یہ ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں۔

(بحوالہ کتاب: کرامات وکمالاتِ اولیاء صفحہ ۱۷۶ مجموعہ ارشادات: شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف متالا، مکتبہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی 1)

حضرت حسن بصریؒ کے بند کمرے میں

اکابر پر اعتماد

(قسط81)

جنّات کا درس

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نمازِ فجر کیلئے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں گیا' تو اندر سے دروازہ بند تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا میں مشغول تھے۔ کچھ لوگوں کے آمین کہنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین ہوں گے' اس لیے باہر ہی ٹھہر گیا کچھ دیر بعد جب دروازہ کھلا اور میں نے اندر جا کر دیکھا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وہاں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے صورت حال دریافت کی تو فرمایا: میرے یہاں جنّات آتے ہیں اور میں ان کے سامنے وعظ کہہ کے دعا کراتا ہوں' جس پر وہ سب آمین کہتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: تذکرۃ الاولیاء صفحہ 30 مصنف: شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
ناشر: الحمد پبلی کیشنز' پرانی انارکلی لاہور)

محترم قارئین! ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والا کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' اکابر و اسلاف کی ترتیب کے عین مطابق شریعت کے اس پہلو کو بیان کر رہا ہے' جس کا وجود بڑے بڑے اولیاء کرام رحمہم اللہ کی زندگی میں واضح تھا' مگر فتنوں بھرے دور میں جب کامل روحانی پیشواؤں کی قلت ہوئی تو طلسماتی اور جناتی دنیا کا یہ باب بھی بند ہو گیا۔ الحمدللہ یہ سعادت بھی عبقری کے حصے میں آئی کہ مخلوقِ خدا کو جہاں تسبیح' ذکر اور اعمال کی طرف واپس لوٹانے کی خدمت انجام دی' وہاں اکابر و اسلاف جیسے درست عقائد بھی دیے کہ ہماری کائنات میں انسانوں کے علاوہ جِنّات بھی موجود ہیں' جو ہمارے ساتھ اسی زمین پر رہتے اور دوسری مخلوقات کی طرح ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

تعویذ کو جائز سمجھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(قسط82)

شیخ الحدیث قاری سیف اللہ عادلؒ (سابق خطیب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ) لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لا بأس بتعليق التعويذ من القرآن قبل نزول البلاء وبعد نزول البلاء یعنی قرآنی تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، چاہے آزمائش کے نازل ہونے سے پہلے ہو یا بعد میں (مسند احمد بروایت ابو نعیمؒ)

امام حاکمؒ نے مستدرک جلد ۴ صفحہ ۴۱۸ میں لکھا ہے کہ جو چیز بلا کے نازل ہونے کے بعد لٹکائی جائے، وہ تمیمہ (ممنوعہ منکے) لٹکانے کے زمرے میں نہیں آتی۔ امام ذہبیؒ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک گائے کے قریب سے ہوا، جس کا بچہ پیٹ میں پھنس گیا تھا۔ وہ کہنے لگی: اے کلمۃ اللہ! میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ آپؑ نے فرمایا: یا خالق النفس من النفس ویا مخلص النفس من النفس ویا مخرج النفس خلصها حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ دعا مانگنا تھا کہ بچہ اسی وقت باہر آ گیا۔ یہ واقعہ بیان فرما کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو عورت ولادت کی تنگی

میں مبتلاء ہو: فاکتبہ لھا: اس کیلئے ان کلمات کو لکھ دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گھبراہٹ کیلیے ان کلمات کا حکم فرماتے: اعوذ بکلمات اللہ التامّۃ من غضبہٖ وعقابہٖ وشرّ عبادہٖ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کلمات کا تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں لٹکاتے تھے (امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے)

امام بیہقیؒ نے اپنی سنن میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے ''یکتب المازۃ'' یعنی وہ تعویذ لکھتے تھے۔

اسی طرح امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں جنات سے نجات کیلئے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے تعویذ کا بھی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس حدیث کی مختلف سندیں ہیں، جن میں سے بعض میں ضعف ہے، جس کی وجہ سے اسے موضوع (من گھڑت) کہا گیا ہے، جبکہ باقی تمام سندوں میں کوئی ضعف نہیں۔

بحوالہ کتاب: روحانی علاج کا طریقہ کار، مصنف: شیخ الحدیث قاری محمد سیف اللہ عادلؒ ناشر: مسجد مبارک اہل حدیث، آبادی حاکم رائے، گوجرانوالہ

اکابر پر اعتماد

سلسلہ نقشبندیہ کے ساتھ جنّات کا تعلق

(قسط83)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت تاج الدین بن زکریا سلطان نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ دوران سفر ایک شہر میں پہنچے' اپنے ساتھیوں سمیت مراقبہ کیا' اسی دوران محفل میں ایک ناواقف شخص آ گیا' قریب آ کر اس نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ چوما اور کہا: میں یہاں رہنے والے جنّات میں سے ایک جنّ ہوں' میں نے آپ کا طریقہ دیکھا تو مجھے پسند آیا' لہٰذا میں بھی اس سلسلے کا حصول چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سلسلہ نقشبندیہ کے اشغال کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد وہ آپ کے پاس اکثر آتا رہتا' وہ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نظر آتا' کوئی اور اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جب کبھی مجھے بلانا چاہیں تو میرا نام کاغذ پر لکھ کر اپنے پاؤں کے نیچے رکھ دیں' میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب کشمیر کا سفر اختیار فرمایا تو وہاں بھی ایک جنّ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درسِ طریقت لیا۔

بحوالہ کتاب: جامع کرامات اولیاء صفحہ 35' جمال

الاولیاء تلخیص: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ترجمہ: مفتی جمیل احمد تھانویؒ، ناشر: ادارہ اسلامیات' انارکلی 'لاہور

قارئین! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہنامہ عبقری کے سلسلہ وار کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں بیان کیے جانے والے واقعات سو فیصد حق ہیں۔ اکابر و اسلافؒ میں آپ کو وہ ہستیاں تو کثرت سے ملیں گی' جنہوں نے ایسی باتوں کو سچ جانا' مگر کوئی ایک شخصیت بھی ایسی نہیں ملے گی' جس نے ان باتوں کا انکار کیا ہو۔

اکابر پر اعتماد

رزق کے غیبی اسباب کیسے بنتے ہیں؟

(قسط 84)

عبقری میں جا بجا یہ بات پڑھنے کو ملتی ہے کہ وظائف اور عملیات سے ہماری دنیا کی پریشانیاں حل ہوتی ہیں' پٹرول کی کمی پوری ہوجاتی ہے' بجلی کے بل میں کمی واقع ہوجاتی ہے' غیب سے رزق کا سامان ہوجاتا ہے' وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے واقعات آج کے دور میں ہماری عقلی سطح سے دور ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہ عملیات اور وظائف اپنے رب سے بھکاری بن کر مانگنے کا ایک بہانا ہے' عطا فرمانے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے' جو اپنے گناہ گار بندوں کو بھی تسلی دے رہے ہیں کہ مجھ سے ناامید نہ ہونا۔۔۔ رہی یہ بات کہ عبقری میں اعمال کے ذریعے رزق کے غیبی خزانے ملنا کیسے ممکن ہیں؟ یہ بات دراصل اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگر آپ کو عبقری میں ذکر کردہ وظائف سے غیبی رزق ملنے کا ثبوت چاہیے تو محدث اعظم، مفسر کبیر، شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''ترغیب المسلمین'' دیکھ لیں' جس کا ترجمہ ''رزق حلال و غیبی معاش اولیاء'' کے نام سے بآسانی مل جاتا ہے۔ تمام حضرات صرف ایک مرتبہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ مثلاً یہاں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں۔

شیخ ابوعمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مکہ مکرمہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی غرض سے نکلا۔ راستہ

میں اتنی شدید پیاس لگی کہ میں اپنی زندگی سے ناامید ہوگیا اور کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں سبز رنگ کے گھوڑے پر سبز رنگ کا لباس پہنے ایک شہسوار آیا، اس کے ہاتھ میں پیالہ تھا، جسے میں نے خوب پیٹ بھر کر پیا، مگر وہ پانی کم نہ ہوا۔ پھر انھوں نے مجھ سے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: مدینہ منورہ جا رہا ہوں۔ تو وہ کہنے لگے: روضہ اقدس ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں (جنتی فرشتوں کے سردار) رضوان کا سلام عرض کر دینا۔

(بحوالہ کتاب: رزقِ حلال و غیبی معاشِ اولیاء، صفحہ ۱۱۳ ناشر: ادارہ تصنیف و ادب، برہان پورہ، نزد اجتماع گاہ، رائے ونڈ)

لہٰذا قارئین! عبقری میں رزق کے غیبی اسباب پیدا ہونے کے واقعات کا ذکر من گھڑت نہیں، بلکہ توحید خالص پر اعتماد ہی کا نتیجہ ہے۔

راز نمبر 85

حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا بے مثال کشف

جو لوگ علامہ لاہوتی صاحب کے کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں کشف القبور کے ذریعے روحوں سے ملاقات کو دیومالائی اور ماورائی کہانی کہہ کر رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، شاید ان کو پتہ نہیں کہ وہ اکابرؒ کی کتنی روشن اور واضح زندگی سے پہلو تہی برت رہے ہیں، حتیٰ کہ ایسی بے جا تنقید اور اعتراض کے ذریعے اکابر و اسلاف رحمہم اللہ کی ترتیب زندگی کو داغدار بنا رہے ہیں۔ علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کے کشف القبور کے واقعات کی تائید میں ایک روشن واقعہ پیش خدمت ہے۔

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ قدوۃ السالکین، شیخ المشائخ حضرت خواجہ فضل علی قریشی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے سفر میں دارالعلوم کے قبرستان تشریف لے گئے اور مولانا محمد قاسم، مفتی عزیز الرحمن اور شیخ الہند رحمہم اللہ کے مزارات کے قریب اپنی جماعت کے ہمراہ مراقبہ کیا۔ مراقبے میں خلاف عادت کافی دیر تاخیر ہوئی۔ فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کچھ احوال عرض کروں؟ میں نے عرض کیا: جی حضرت! **یہ جماعت علماء کی [illegible] جماعت ہے، یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔** آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آج مراقبے میں دیکھا کہ ایک سرسبز میدان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز دہلوی، شاہ رفیع الدین دہلوی، مفتی عزیز الرحمن، شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب، حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری وغیرہم محدثین رحمہم اللہ نے **حضور ﷺ سے مصافحہ** کیا اور مجھے (مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو) بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمام حضرات محی السنت ہیں۔ جب شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پتا چلی تو بہت مسرور ہوئے کہ ہمیں شیخ وقت رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی دنیا کے عالم میں پتا چل گیا کہ ہمارے تمام اکابر و اسلاف بارگاہ رسالت ﷺ میں مقبول تھے۔

بحوالہ کتاب: مقامات فضلیہ ص 70، مصنف: حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی

قسط نمبر 86

جنات کے پیدائشی دوست کی کہانی

14 اولیاء اللہ کی زبانی

اکابر پر اعتماد

مولانا صاحب! ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں: علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے کالم میں جنات سے ملاقات کی انوکھی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، جو عقل کو اپیل نہیں کرتیں۔ کیا عبقری سے پہلے بھی کسی کتاب میں اس طرح کے قصے سنا کر لوگوں کو وظیفے پڑھنے پر لگایا گیا ہے؟ (سائل: علی حیدر، جھنگ)

جواب: جنات سے ملاقات کرنے والی عظیم ہستیوں میں صرف علامہ لاہوتی صاحب ہی کا نام نہیں ملتا، بلکہ تاریخ، حدیث اور سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے اولیائے کرام گزرے ہیں، جن کی ملاقاتیں جنات کے ساتھ ہوا کرتی تھیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اہل اللہ کی ترتیبِ زندگی ہماری طرح نہیں ہوتی، نہ ہی یہ ہر شخص کی عقل میں سما سکتی ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک انجینئر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی میڈیکل کا ماہر نہیں ہوتا، اور جس طرح ایک حافظِ قرآن، ضروری نہیں کہ عالمِ دین بھی ہو۔ اسی طرح اولیاء اللہ بظاہر تو انسان ہی ہیں، مگر ان کے ساتھ روحانی دنیا کا انوکھا نظام چل رہا ہوتا ہے، جو عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا وقت نکال کر مطالعہ کرنے کی عادت ڈال لیں اور درج ذیل کتب پڑھیں تو ان میں "جنات کا پیدائشی دوست" جیسے ہزاروں واقعات آپ کا استقبال کریں گے ان شاء اللہ!

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اخبار الاخیار۔ شیخ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نفحات الانس۔ شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اسرار الاولیاء۔ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرۃ الاولیاء۔ شیخ ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی حلیۃ الاولیاء، شیخ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کشف المحجوب، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فیوض الحرمین اور انفاس العارفین۔ علامہ محمد یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع کرامات الاولیاء، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی عوارف المعارف۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الطبقات الکبریٰ اور الطبقات الصغریٰ۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی عقلِ بیدار، نور الہدیٰ اور مفتاح العارفین، شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قوت القلوب۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی لقط المرجان فی احکام الجان، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف متالا کی کرامات وکمالات اولیاء وغیرہم۔

بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل

اکابر پر اعتماد

(قسط87)

کچھ عرصہ پہلے تسبیح خانہ لاہور میں 625 مرتبہ مکمل بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے کا عمل کروایا گیا' جس سے مخلوقِ خدا کو بہت نفع ہوا' مگر اس کے متعلق چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ صرف لکھ کر پاس رکھنے سے انسان کو اتنی برکات کیسے مل سکتی ہیں؟ یہ تو مبالغہ آرائی ہے۔ میرے محترم دوستو! جہاں ہم اور دعائیں مانگتے ہیں' وہاں ایک یہ دعا بھی مستقل مانگنا شروع کر لیں کہ: یا اللہ ہمیں ہمارے اکابر و اسلاف ؒ پر اعتماد کرنے والا اور ان کی بے ادبی سے بچنے والا بنا دے۔ آمین! تمام بزرگانِ دین' فقہاء و محدثین اور اولیاء و صالحین رحمہم اللہ اجمعین سے صرف ''بسم اللہ'' ہی نہیں، بلکہ سینکڑوں عملیات، تعویذات اور نقش لکھ کر پاس رکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

خواجہ احمد دیربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر پاس رکھنے سے مخلوق میں ہیبت و وقار ملے گا، اور کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ 313 مرتبہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے کوئی ناگواری پیش نہیں آئے گی (بحوالہ کتاب: مجربات دیربی، مصنف: حضرت خواجہ احمد علی دیربیؒ ناشر: فرید پبلشرز ناظم آباد کراچی)

زبدۃ المحدثین علامہ نواب سید صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے اللہ اس کو ایک ہیبت عظیم دے گا اور اس کو کوئی ستا نہ سکے گا (بحوالہ کتاب التعویذات ، الداء والدواء صفحہ 24 ناشر: اسلامی کتب خانہ' اردو بازار لاہور)

شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک وقار اور عظمت عطا فرماتے ہیں (بحوالہ کتاب: گنجینہ اسرار ناشر: ادارہ اسلامیات لاہور)

مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے دلوں میں عظمت وعزت حاصل ہوتی ہے اور کوئی اس شخص سے بدسلوکی نہیں کرسکتا۔ 113 مرتبہ بسم اللہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے ہر طرح کی آفات اور مصائب سے حفاظت ہوتی ہے' یہ عمل تجربہ شدہ ہے۔ 61 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے تو اس کے بچے محفوظ رہیں گے' یہ بھی مجرب ہے۔ 101 مرتبہ لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے حفاظت اور برکت ہوتی ہے۔ 500 مرتبہ لکھنے اور اس پر 150 مرتبہ پڑھ کے دم کر کے اپنے پاس رکھنے سے حکام مہربان اور ظالم کے شر سے حفاظت ہوتی ہے۔ 21 مرتبہ لکھ کر دردِ سر کی جگہ باندھنے سے سر کا درد ختم ہوجاتا ہے (بحوالہ کتاب: احکام وخواص بسم اللہ ص13 ناشر: ادارۃ المعارف کراچی)

100 مرتبہ لکھ کر پاس رکھنے سے لوگوں کے دلوں میں رعب پیدا ہوتا ہے۔ 110 مرتبہ لکھ کر عورت کی کمر پر باندھنے سے 3 دن میں حمل ٹھہر جاتا ہے (بحوالہ کتاب: وظائفِ اکابرؒ، افادات: شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور)

میرے محترم دوستو! ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے اکابر واسلافؒ نے دین کا کوئی بھی شعبہ تشنہ طلب نہیں چھوڑا۔ اس لیے عبقری اکابر واسلاف رحمہم اللہ ہی کے عقائد واعمال کا سو فیصد پرچار کر رہا ہے۔

اسلاف کی ارواح سے ملاقاتیں

(قسط88)

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ میاں فضل کریم بن حاجی حیات محمد کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرا کرتے تھے' اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی' جو اجڑی ہوئی تھی۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا: کیا یہاں کوئی قبر ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی! آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے۔ پھر فرمایا: وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے' فلاں جگہ کے رہنے والے تھے' ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں' جو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل صحیح بتادیا تھا

(بحوالہ کتاب: تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۵۸، ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

صوفی حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت

ضیاء معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مرشد امیر حبیب اللہ خان بادشاہِ کابل) پٹیالہ میں تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کے لیے قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ حضرت ضیاء معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقبہ کے لیے بیٹھے‘ تو قاضی صاحب نے سوچا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو‘ لہٰذا ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ابھی آپ اپنے جی میں یہ خیال لے کر اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا: سلیمان بیٹھے رہو۔ ہم کوئی بات تم سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے۔ صوفی صاحبؒ کا بیان ہے کہ قاضی صاحب نے بعض دوستوں سے اس بات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ واقعہ مراقبے یا مکاشفے کا نہیں‘ بلکہ بیداری کا ہے (بحوالہ کتاب: بسوانح عمری ص 90، مصنف: صوفی احمد الدین حنیفؒ، ناشر: محمدی اکیڈمی ناشران و تاجران کتب محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین)

جو لوگ ماہنامہ عبقری کے ہردلعزیز سلسلہ وار کالم ’’جنات کے پیدائشی دوست‘‘ کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ انوکھی باتیں صرف خودساختہ کہانیاں ہیں‘ انہیں ایک مرتبہ اپنے اکابر و اسلافؒ کی سوانح حیات پر نظر ڈالنی چاہیے اور اعتراض کرنے کی بجائے اعتراف کرنا چاہیے کہ اسلاف بزرگانِ دین میں ایسی کئی شخصیات ہر دور میں موجود رہی ہیں‘ جن پر کائنات کا لاہوتی اور ملکوتی نظام کھلا ہوا تھا۔

اُڑن کھٹولے کے شہسوار

(قسط89)

ماہنامہ عبقری میں سلسلہ وار کالم ”جنات کا پیدائشی دوست“ کے متعلق کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مضمون صرف جھوٹ اور فریب ہے‘ بھلا ایک آدمی کسی کو نظر آئے بغیر پل بھر میں میلوں لمبا سفر کیسے کرسکتا ہے؟ آئیں دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر و اسلاف رحمہم اللہ کی اس موضوع پر کیا تحقیق ہے؟

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک دن شیخ کمال الدین بن یونس کے مدرسے میں کچھ لوگ شیخ حسن قضیب رحمۃ اللہ علیہ کی غیبت کرنے لگے اور شیخ کمال الدین بھی اس میں شامل ہوگئے۔ اچانک شیخ حسن قضیب رحمۃ اللہ علیہ ان کے سامنے نمودار ہوئے اور شیخ کمال الدین کو اپنے ساتھ شہر کے دروازے پر لے آئے۔ پھر ان کے سامنے ایک باغ آیا‘ شیخ حسن قضیب رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں کپڑے تبدیل کیے اور نماز میں مصروف ہوگئے۔ اتنے میں شیخ کمال الدین کی آنکھ لگ گئی اور جب صبح اٹھ کر دیکھا تو اپنے آپ کو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں پایا۔ قریب سے قافلہ گزرا تو پوچھنے لگے: بھائی میں اپنے شہر موصل میں جانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا: اے مسافر! کیا بات کرتے ہو؟ تم موصل سے 6 ماہ کی مسافت پر مغرب (افریقہ) میں موجود ہو۔ یہ کہہ کر قافلہ رواں ہوگیا۔ جب رات ہوئی تو شیخ حسن قضیب رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح نمودار ہوئے اور نماز پڑھنے کے بعد شیخ کمال الدین کا کان مروڑ کر کہنے

لگے: آئندہ میری غیبت نہ کرنا۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم دیا گیا ہے، جس کو تم نہیں جانتے۔ اور اس راز کو افشاء کرنے سے بھی بچنا۔ پھر اسی لمحے انہیں واپس موصل میں پہنچادیا۔

شیخ احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حج کے دوران شیخ ارسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے عرفات میں ملا اور میں نے انہیں مشعر الحرام میں بھی دیکھا، پھر وہ کہیں روپوش ہو گئے۔ جب میں حج سے فارغ ہو کر واپس دمشق پہنچا تو دیکھا کہ شیخ ارسلان رحمۃ اللہ علیہ پر سفر حج کے کوئی آثار نہیں تھے۔ میں نے ان کے متعلق اہل دمشق سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم: شیخ ارسلان رحمۃ اللہ علیہ تو کسی دن بھی یہاں سے غائب نہیں ہوئے۔ صرف 9 ذی الحجہ کو کچھ وقت کیلئے اور قربانی کے دن تھوڑی دیر نظر نہیں آئے، باقی تو ہر وقت وہ یہیں پر تھے (بحوالہ کتاب: جامع کرامات الاولیاء صفحہ 77 ، 155 تلخیص بنام جمال الاولیاء: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: ادارہ اسلامیات، لاہور)

محترم قارئین! اس موضوع کے متعلق اگر آپ کے پاس مزید حوالہ جات ہوں تو ہمیں ضرور بھیجیں تاکہ ایسے لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کیلئے محنت اور دعا کی جاسکے، جو لوگ عبقری میں بیان کیے گئے حقائق کو ٹوپی ڈرامہ اور من گھڑت کہہ کر مخلوق خدا کے دل میں شک وشبہ پیدا کرتے ہیں۔

فضائل میں ضعیف روایات کا حکم

(تحریر مولانا صوفی محمد اجمل قادری دامت برکاتہم، فاضل جامعہ امدادیہ، فیصل آباد)

(قسط 90)

میں آپ کا پیج اکابر پر اعتماد کو نہایت اطمینان سے دیکھتا ہوں اور دل سے دعائیں دیتا ہوں کہ آج کے اس گئے گزرے دور میں بھی آپ اکابرؒ کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اللہ آپ کو ثابت قدم رکھے آمین۔۔۔۔آج کے سوشل میڈیا کے اس دور میں بہت سے لوگ مسائل اور فضائل میں احادیث مبارکہ کو ایک ہی پیمانے سے پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک عام سا شخص بھی محدثین کبار کی طرح احادیث پر جرح کرتا نظر آتا ہے اس سلسلے میں بہت ہی زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں کچھ بنیادی معلومات لکھی جاتی ہیں جس سے بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ ائمہ محدثین کے ہاں کسی عمل کی فضیلت، اس پر عمل کرنے کیلئے، کسی نیک کام کی ترغیب اور گناہ کے کام سے روکنے، وعظ ونصیحت وواقعات کو بیان کرنے کیلئے ضعیف روایات میں اس درجہ کی احتیاط نہیں کی جاتی جس درجے کی حلال وحرام کے معاملے میں کی جاتی ہے۔

(1) شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں فضائل اعمال میں ضعیف حدیث سے دلیل پکڑنا جائز ہے (محاضرة بعنوان وصايا عامة)۔ (2) شیخ محمود طحان فرماتے ہیں ضعیف احادیث کو بیان

کرنا ان کی اسناد میں نرمی والا پہلو اختیار کرنا اور انکے ضعف کو بیان نہ کرنا محدثین کرام کے ہاں جائز ہے۔ (تیسیر مصطلح الحدیث ج1 ص33)۔ (3) مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں کہ تمام محدثین فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کو معتبر جانتے ہیں۔ (الاجوبۃ الفاضلۃ ص 37)۔ (4) شیخ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ پکی بات ہے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ (المرقاۃ: ج2 ص183-94)۔ (5) شیخ علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ (6) محقق جلال الدین دوانیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فضائل میں احایث ضعیفہ پر عمل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے (قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث ص75)

قسط نمبر 91

اکابر پر اعتماد

آپ کے کھانے میں شریک جنات

آج کی دکھیاری اور پریشان امت کو جنات کس کس طرح ستا رہے ہیں ایسے لوگوں کی پتا کو جب ماہنامہ عبقری نے شائع کیا تو بہت سے لوگوں نے اسے نفسیاتی الجھنیں کہہ کر پس پشت ڈالنے کی کوشش کی۔ ۔ آیئے اپنی بنیادوں میں اس کا حل تلاش کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہر کام کے وقت یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی شیطان تم میں سے ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے، لہٰذا جب کھانا کھاتے وقت کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ (صحیح مسلم)

شیاطین اور فرشتے اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو یقیناً اکثر اوقات میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں لیکن ہم انکو نہیں دیکھ سکتے، آپ ﷺ نے اس بارے میں جو کچھ بتایا ہے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم سے بتلایا ہے اور وہ بالکل حق ہے اور آپ ﷺ کو کبھی کبھی ان کا اسطرح مشاہدہ بھی ہوتا تھا جس طرح ہم اس دنیا کی مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ایسی حدیثوں کو جن میں مثلاً کھانے کی وقت شیاطین کے ساتھ ہونے اور کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو اس میں جنات کے شریک ہو جانے، یا گرے ہوئے لقمہ کا شیطان کا حصہ ہو جانے کا ذکر ہے، تو ان حدیثوں کو مجاز پر پر محمول کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ (بلکہ یہ ایک سچی حقیقت ہے)

(بحوالہ کتاب بکھرے موتی حصہ 5 ص 479، مصنف: حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ، ناشر: بلسم پبلی کیشنز، لاہور، مکتبہ دیوبند)

پیٹ سے جن کا نکلنا: ایک عورت آپ ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنوں عارض ہو جاتا ہے اور یہ ہم کو بہت تنگ کرتا ہے، آپ ﷺ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ اس لڑکے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی۔

(مسند دارمی، ج 1 ص 24 بحوالہ کتاب قوم جنات اور امیر اہلسنت، پیش کش مجلس مدینۃ العلمیہ، ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی، مکتبہ بریلویہ)

قسط نمبر 92

اکابر پر اعتماد

اکابرؒ کی بابرکت انگوٹھیاں

بعض اوقات عبقری میں کچھ انگوٹھی اور چھلے وغیرہ پر کچھ عبارت لکھنے کے عمل کا ذکر ہوتا ہے بہت سے دوست اکابرواسلافؒ کی زندگی سے ناآشنائی کے سبب سے کہتے ہیں کہ یہ سب بیکار کی باتیں ہیں ایسے حضرات کیلئے بجائے اپنی طرف سے کچھ کہنے کے اکابر کا ایک فتویٰ لکھا جاتا ہے جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ عبقری میں ایک بھی چیز اپنی طرف سے نہیں بلکہ اکابرؒ کی زندگی کا سوفیصد عکس پیش کیا جاتا ہے۔

(1) آپ ﷺ نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ (بحوالہ صحیح بخاری ص873)۔ (2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر الحمدللہ لکھا تھا۔ (3) حضرت مسروقؒ کی انگوٹھی پر بسم اللہ لکھی تھی۔ (4) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر العزۃ للہ لکھا تھا۔ (5) ابراہیم نخعیؒ کی انگوٹھی پر باللہ لکھا ہوا تھا (فتح الباری ج10 ص328) (6) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر نعم القادر اللہ لکھا تھا (شرح طحاوی ص354) (7) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور قاسم بن محمدؒ کی انگوٹھی پر نعم القادر اللہ لکھا تھا۔ (8) امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں انگوٹھیوں پر حسبی اللہ لکھا ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (جمع الوسائل ص184) (9) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر کفٰی بالموت واعظًا لکھا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر لنصبرن اولتندمن لکھا تھا۔ (10) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر الملک للہ لکھا تھا۔ (11) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی انگوٹھی پر قل الخیر والا فاسکت لکھا تھا۔ (12) امام ابو یوسفؒ کی انگوٹھی پر من عمل برایہ فقدندم لکھا تھا۔ (13) امام محمدؒ کی انگوٹھی پر من صبر ظفر لکھا تھا۔ (14) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی انگوٹھی پر من صبر ظفر لکھا تھا اور دوسری پر از گروہ اولیاء اشرف علی لکھا تھا۔

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ انگوٹھی پر اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام کندہ کرانا اور پہننا جائز ہے اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھیوں پر جو تعویذات لکھے ہوتے ہیں (مقطعات قرآنیہ یا دیگر کلمات ودعائیں) ان کا پہننا درست ہے اور ان کو ممنوع قرار دینا مطلقاً درست نہیں نہ اس میں کوئی قباحت ہے البتہ بے ادبی سے بچانا لازم ہے۔ (شمائل کبریٰ ج2 ص152 بحوالہ کتاب بکھرے موتی حصہ5 ص479، مصنف: حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ، ناشر: بلسم پبلی کیشنز، لاہور)

www.ubqari.org

(قسط93)

ہمارے جسم جنات کے مسکن ہمارے گھر جنات کی گزرگاہیں

اکابر پر اعتماد

عبقری میں جا بجا اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہماری زندگی میں پریشانیوں کی اصل وجہ گناہ اور شیطانی اثرات ہیں۔ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں جنات کا دخل انداز ہونا ممکن ہے۔ بہت سے لوگ اس جناتی دخل اندازی کو نفسیاتی کہانیاں کہہ کر رد کر دیتے ہیں۔ کیا وہ لوگ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بھی زیادہ توحید پرست بن چکے ہیں جنہوں نے جنات کے اثرات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ

① جنات' انسان پر شہوت یا عشق کی وجہ سے حملہ کرتے ہیں۔

② کبھی جنات انسان سے شادی کر لیتے ہیں اور کبھی انسان جنات سے شادی کر لیتا ہے۔

③ بعض اوقات انجانے میں انسان جنات کو تکلیف پہنچا دیتے ہیں' جیسے بے خبری میں ان کی قیام گاہ پر پیشاب کر دینا یا اس جگہ گرم پانی ڈال دینا وغیرہ۔ اس کے بعد جنات جہالت اور ظلم کی وجہ سے اس انسان سے انتقام لیتے ہیں۔ ④ کبھی بغیر وجہ کے بھی جنات انسانوں پر ظلم کرتے ہیں

بحوالہ کتاب: مجربات اکابرؒ صفحہ 254 مصنف: مولانا محمد اسحاق ملتانی،

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ' فوارہ چوک' ملتان

قارئین! کیا آج اعتراض کرنے والے ناسمجھ لوگوں میں اپنے اکابر و اسلاف سے زیادہ توحید آ گئی ہے؟ کیا خدانخواستہ ہمارے بڑے ان تحفظات کو نہیں سمجھتے تھے، جو آج ہمارے سامنے آ رہے ہیں؟

یاد رکھیے! "روحانی عاملوں کا دماغ خراب ہوتا ہے" کہنے والوں پر جب کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو پھر وہ ایسے ہی عاملوں کی دعاؤں کے محتاج بن جاتے ہیں۔

لہٰذا ہر دلعزیز ماہنامہ عبقری کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کی قدردانی کرنی چاہیے جو آج ماشاء اللہ بے شمار لوگوں کو جناتی اور شیطانی حملوں سے نجات دلانے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

اکابر پر اعتماد

وہ صحابی رضی اللہ عنہ جن کے پیٹ میں جِنّ داخل ہوگیا

(قسط94)

کچھ لوگ ایک بے بنیاد اعتراض کرتے ہیں کہ" ماہنامہ عبقری" میں جتنی بھی جنات کی باتیں، یا اُن سے ملاقاتیں بیان کی جاتی ہیں، یہ سب خودساختہ کہانیاں ہیں۔ بھلا جنات ہمیں کیسے چمٹ سکتے ہیں؟ حالانکہ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنات تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی عظیم ہستیوں پر بھی حملہ آور ہوجاتے تھے، تو ہم کس کھیت کی مُولی ہیں؟ آیئے احادیث میں اس بات کا ثبوت ملاحظہ کرتے ہیں۔

حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے ہر کام کے وقت ،حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی شیطان تم میں سے ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے۔لہٰذا کھانا کھاتے وقت جب کسی کے ہاتھ سے لقمہ گرجائے تو اسے چاہیے کہ اس کو صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لیے مت چھوڑے (صحیح مسلم)

حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری دامت برکاتہم اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شیاطین اور فرشتے اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو یقیناً ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں لیکن ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بارے میں جو کچھ بتایا ہے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم سے بتایا ہے اور بالکل حق بتایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کبھی کبھار ان کا

اس طرح مشاہدہ بھی ہوتا تھا جس طرح ہم مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اس لیے ایسی حدیثوں کو جن میں شیطانوں (یعنی جنات) کا ذکر ہے، تو ان حدیثوں کو مجاز پر محمول کرنے کی بالکل ضرورت نہیں (بلکہ یہ ایک سچی حقیقت ہے) (بحوالہ کتاب: بکھرے موتی ص479، ناشر: بلسم پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور)

مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ المعروف "بپاجی" دامت برکاتہم لکھتے ہیں کہ: ایک عورت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے بیٹے کو جنون عارض ہوجاتا ہے اور یہ ہم کو بہت تنگ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ اسی وقت اس لڑکے نے قے کی تو اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی (مسند دارمی، ج1 ص24 بحوالہ کتاب: قومِ جنات اور امیر اہلسنت، ناشر: مکتبہ المدینہ کراچی)

محترم قارئین! بھلا ایسی بدقسمتی کس پر غالب ہوگی جو حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں بیان کردہ ان حقائق کو خود ساختہ کہانیاں کہہ کر رد کرتا پھرے۔

سیالکوٹ کے پرنسپل کو تبع تابعی بننے کا شرف کیسے ملا؟

(قسط95)

محترم قارئین! جو لوگ ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے ہر دلعزیز کالم " جنات کا پیدائشی دوست" کے مصنف علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کی جنات سے ملاقات ہونے کے منکر ہیں، یا ان کے اس عظیم مقام پر شک کرتے ہیں، ان کیلئے تحقیق دنیا کے دروازے ابھی کھلے ہوئے ہیں۔ اپنا مطالعہ وسیع کریں، اپنی سوچ کو پختہ کریں اور اپنے عقائد کو قرآن و حدیث کے مطابق درست کریں۔ کیونکہ قرآن و حدیث کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ دل و جان سے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے۔

اکابرین اہل سنت میں سے ایک مشہور و معروف ہستی حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری لکھتے ہیں کہ میرے دوست محترم احسان صابری صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ) کا معمول ہے کہ ہر جمعرات کو اولیائے کرامؒ کے مزار پہ حاضر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک شام سیالکوٹ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک افغانی طرز کے پٹھان نہایت خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں۔ کافی دیر بعد جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: میرا نام عبدالرحمان ہے اور میں کابل کا رہنے والا ہوں۔ میں

نے پوچھا: آپ کی عمر کتنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ساڑھے 9 سو سال۔ مجھے یقین نہ آیا اور میں نے کہا: کیا آپ تلاوتِ قرآن کرنے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہیں؟ یہ سنتے ہی وہ جلال میں آگئے اور ان کا سر بڑا ہونا شروع ہوگیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ انسان نہیں، بلکہ جن ہیں۔ فرمانے لگے: میرے والد صاحب کا نام عبداللہ ہے اور وہ ضعیف العمر ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا عہدِ مبارک دیکھا اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے صحابیت کا مرتبہ پایا ہوا ہے۔ صحاح ستہ کی احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے دستِ مبارک پر ایک ہزار جنات نے بیعت کی تھی۔ انسانوں میں اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور جنات میں اس حدیث کے راوی میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان میں سے اب تک 997 جنات وفات پا چکے ہیں۔ جبکہ تین ابھی زندہ ہیں۔ سب سے پہلے میرے والد صاحب ہیں، جو (کابل) افغانستان میں رہتے ہیں۔ دوسرے صحابی جن مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہیں اور تیسرے صحابی جن مصر کے شہر قاہرہ میں مقیم ہیں۔ میں نے اپنے والد صحابی جن رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تو مجھے تابعی ہونے کا رتبہ مل گیا اور آپ نے چونکہ مجھ سے ملاقات کی ہے، لہٰذا آپ کو تبع تابعی ہونے کا شرف حاصل ہو چکا ہے (بحوالہ کتاب: جن ہی جن، صفحہ 182 مصنف: مفتی محمد فیض احمد اویسیؒ ناشر: سیرانی کتب خانہ، نزد سیرانی مسجد، بہاول پور)

اکابر پر اعتماد

بہترین نوکری حاصل کرنے کیلئے 4 علماء کا آزمودہ شرطیہ عمل

(قسط96)

جو لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میں دیے جانے والے وظائف کی کوئی سند نہیں ہوتی۔ کیا عبقری پر وحی نازل ہوتی ہے کہ فلاں وظیفے کا فلاں فائدہ ہے؟ ایسے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے دل میں چھپے ہوئے شبہات دُور کر کے یہ یقین پختہ کرلیں کہ حضور سرورِ کونین ﷺ کی ختمِ نبوت کے صدقے وحی کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے بند ہے۔ الحمدللہ عبقری کے تمام قارئین کو اس بات پر قلبی اطمینان حاصل ہے کہ عبقری میں صرف وہی وظائف دیے جاتے ہیں، جو سالہا سال سے ہمارے اکابر و اسلاف رحمہم اللہ کے تجربات سے ثابت ہیں۔ ان وظائف کو پڑھ کے ہمارے تمام اکابر و اسلافؒ نہ خود مشرک ہوئے، نہ ہی ان کے ذریعے کسی اور کو شرک و بدعت کے جراثیم لگے۔ بلکہ عین ایمان کی حالت میں ان کی زندگی گزری اور خالص ایمان ہی کی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہوئے لیکن جاتے جاتے اپنے پیچھے ان وظائف کی صورت میں ہمارے لیے انمول جواہرات چھوڑ گئے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ خدارا اپنی مصروفیات سے تھوڑا وقت نکال کر اپنے اُن اکابر و اسلافؒ کے متعلق معلومات حاصل کریں، جن کے ذریعے ہم تک دین چلا آ رہا ہے۔ اگر اتنی فرصت ممکن نہیں تو پھر اعتماد رکھیں کہ ان شاء اللہ عبقری کے ذریعے ایسی کوئی چیز نہیں پھیلائی جاتی، جو شریعت سے

ٹکراتی ہو۔ مثلاً چند برس پہلے عبقری میں روزگار کی پریشانیوں سے بچنے ، رشتوں کی بندش توڑنے اور اچھی جگہ نوکری حاصل کرنے کیلئے سورۃ الضحیٰ میں آنے والے "کاف" پر 9 مرتبہ "یا کریم" پڑھنے کا ایک عمل شائع ہوا۔ کچھ لوگوں کیلئے یہ عمل نیا تھا، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ اس عمل کو **مولانا ابوالحسن بارہ بنکوی** رحمۃ اللہ علیہ (فاضل دارالعلوم دیوبند) نے مشکلات کے حل کیلئے اکسیر المجرب لکھا ہوا ہے (دیکھیں کتاب: پریشانیوں کا شرعی علاج ، صفحہ 11 ناشر: گابا سنز، اردو بازار، کراچی)

یہی عمل بقیۃ السلف **حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری مدظلہٗ** نے بے روزگاری کے خاتمے کیلئے پُرتاثیر قرار دیا ہے (دیکھیں کتاب: بکھرے موتی ، صفحہ 84 ناشر: بلسم پبلی کیشنز، 40 اردو بازار، لاہور)

اسی عمل کو **مولانا حافظ محمد اقبال قریشی صاحب** نے ملازمت کے حصول کیلئے شرطیہ عمل قرار دیا ہے (دیکھیں کتاب: وظائف الصالحین ، صفحہ 160 پسند فرمودہ: **شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی صاحب ، مولانا عبدالعزیز صاحب اور مفتی حمید اللہ جان صاحب** ، ناشر: مکتبہ شہید اسلام، لال مسجد، اسلام آباد)

روحانی اسکالر **سید مزمل حسین نقشبندی صاحب** نے بھی اسی ترتیب اور اسی تعداد کے مطابق یہ وظیفہ نوکری حاصل کرنے کیلئے مجرب قرار دیا ہے۔

(دیکھیں کتاب: اسلامی وظائف کا انسائیکلو پیڈیا ، صفحہ 134 پسند فرمودہ: مولانا محمد مظہر جامعہ اشرف المدارس کراچی ، ناشر: ربانی پبلی کیشنز ، دھرم پورہ لاہور)

ہوشیار!!! کہیں کوئی جن آپ کو اغواء نہ کرلے

جو لوگ اپنے مطالعے اور معلومات کی کمی کا شکار ہو کر یہ کہتے ہیں کہ جنات کی اغواء کاریوں کا ذکر ماہنامہ عبقری کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ انہیں چاہیے کہ چاروں مکاتب فکر میں گزرنے والے اکابر واسلاف ؒ کی کتب اٹھائیں اور دیکھیں کہ یہ تمام واقعات ہمارے اکابر واسلاف ؒ ہی کے ذریعے صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ مثلاً

مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو ان کو جنات نے اغواء کرلیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے تفصیل پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے جنات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک انکے پاس رہا۔ اس کے بعد مسلمان جنات نے (ان جنات کے ساتھ) جہاد کیا اور ان میں سے بہت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا۔ پھر مسلمان جنات نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں انکے پاس رہوں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں۔ لہٰذا میں اپنے گھر مدینہ منورہ میں آگیا (البدایہ ج1 ص295، بحوالہ کتاب: فیضان سنت ص158 ناشر: مکتبہ المدینہ کراچی)

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لائبریرین اشرف جاوید صاحب (مکتبہ اہل حدیث) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر کے سامنے پانی کا ایک تالاب تھا جس سے عورتیں پانی بھرنے آتی تھیں۔ ایک دن وہاں کسی عورت کو ایک لڑکی نے آواز دی "بھاگ بھری! میں تم سے ملنے آئی ہوں" (حالانکہ آواز دینے والی لڑکی نظر نہیں آرہی تھی) اسی وقت اس عورت کے سر کے بال ایک دوسرے میں سختی سے پیوست ہوگئے اور اس بے چاری کی حالت غیر ہوگئی۔ اس کے گھر والوں نے حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد) کے پاس جاکر اسے دَم کروایا۔ تب کہیں اس کی تکلیف رفع ہوئی۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 382 مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ ناشر: مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ، لاہور)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ بغداد کا ایک شخص شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: حضور! جنات نے میری بیٹی اٹھالی ہے، اس کی واپسی کا کوئی بندوبست فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: فلاں جگہ جاکر اپنے گرد دائرہ کھینچ لو اور یہ الفاظ پڑھو "بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر" اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے سامنے جنات کا بادشاہ آگیا اور پوچھنے لگا کہ تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے اپنا مسئلہ بتایا تو شاہ جنات نے فوراً اس کی بیٹی کو بازیاب کروایا اور اغواء کرنے والے جن کا سر قلم کردیا (بحوالہ کتاب: جمال الاولیاء صفحہ 348 ناشر: ادارہ اسلامیات، کراچی)

عبقری میں شائع ہونے والے ہر دلعزیز کالم "جنات کا پیدائشی دوست" کو اپنی عقل پر پرکھنے والے اپنا عقیدہ درست کریں کہ اولیاء اللہ کی کرامات کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔ جو لوگ خود اس میدان کے شہسوار ہیں ان کیلئے تو ایسے ماورائے عقل واقعات روزمرہ معمول کا حصہ ہیں۔

وظائف اور تعویذ سے علاج کرنا حرام ہے؟؟؟

(قسط98)

موجودہ دور میں کچھ لوگوں نے دین کے انتہائی حسّاس شعبے "فتویٰ دینے" کو معمولی مشغلہ سمجھ لیا ہے اور آئے دن قرآن وسنت اور اجماع اُمت کے خلاف نت نئے فتوے جاری کرتے رہتے ہیں۔ ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے شرک وبدعت سے پاک وظائف کو بھی تختۂ مشق بنا کر غلط اعتراض کیا جاتا ہے کہ عبقری کے وظائف خود ساختہ ہیں۔ حالانکہ انہیں رٹی رٹائی باتیں بیان کرنے سے وقت نکال کر تھوڑا بہت دین کا علم بھی حاصل کرنا چاہئے، تاکہ انہیں معلوم ہوسکے کہ دَم کرنے، وظائف پڑھنے اور تعویذ استعمال کرنے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

زبدۃ المحدثین علامہ سید محمد صدیق حسن خانؒ (مکتبہ اہل حدیث) کا فتویٰ:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لَا بَاس بالرُّقیٰ مالم یکن فیه شرکٌ) ایسا دَم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو (صحیح مسلم) پس جو دَم (وظائف) زمانہ جاہلیت کے ہوں، یا کفار اور مشرکین کے ہوں، وہ ممنوع ہیں۔ ان کے سوا جو دَم (وظائف) اسلام کے ہوں، یا قرآن وحدیث سے ثابت ہوں، یا علمائے اہل توحید سے ماثور ہوں، وہ بلا شک وشبہ جائز ہیں۔ اور سب سے بہتر دم (وظیفہ) سورۃ الفاتحہ، اخلاص اور معوذتین کا ہے۔

(بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ 17 ناشر: مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاہور)

مفتی محمد ایوب نعیمی رضوی مدظلہٗ (مکتبہ بریلویہ) کا فتویٰ:

یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ جس طرح انسانی جسم بیماری کا شکار ہوتا ہے، اسی طرح اس کی روحانی لطافت بھی کچھ غیر محسوس اور غلط قوتوں کی زد میں آ کر مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان علاج کی خاطر بے پناہ وسائل استعمال کر کے بھی ناکام رہتا ہے۔ اس لیے شفاء حاصل کرنے کیلئے نقوش (تعویذات) اور عملیات کا سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔

(بحوالہ کتاب: شمع شبستان رضا، صفحہ 6 ناشر: قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور)

مفتی محمد عبدالغنی مدظلہٗ (مکتبہ دیوبند) کا فتویٰ:

سنن ابی داؤد میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج رکھا ہے، اس لیے تم علاج کرو لیکن حرام چیز سے نہ کرو"۔ اکابر و مشائخ کا ہمیشہ سے یہ عمل رہا ہے کہ وہ قرآنی آیات اور دعاؤں کو لکھ کر اس کا دھویا ہوا پانی مریضوں کو پلاتے ہیں اور اس سے شفاء بھی ہو جاتی ہے۔ مُلاّ علی قاریؒ کا بھی یہی فرمان ہے کہ قرآنی آیات، اسمائے حسنیٰ یا ماثورہ دعاؤں سے علاج کرنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ افضل ہے۔ چاہے یہ علاج تعویذ کی شکل میں ہو، یا دم اور منتر کی صورت میں۔

بحوالہ کتاب: مستند علاج نبوی ﷺ صفحہ 13 تالیف: الشیخ احمد بن محمود الدیب، ترجمہ: مفتی محمد عبدالغنی فاضل بنوری ٹاؤن، ناشر: درخواستی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

اکابر پر اعتماد

ایک بادشاہ نے دوسرے بادشاہ کو کیسے بخشوایا؟

(قسط 99)

ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے ہردلعزیز کالم" جنات کا پیدائشی دوست" میں حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کے متعلق کشف القبور کے سچے واقعات پڑھ کر کچھ لوگ" کیا، کیوں اور کیسے" کی الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ انہی احباب کے شرح صدر کیلئے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، کہ کشف القبور کوئی نئی چیز نہیں، جس کا ہمارے اکابرواسلافؒ میں وجود ہی نہیں تھا، بلکہ یہ حقائق روحانی دنیا کے شہسواروں میں صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ اگر کسی کو اپنے اکابر واسلافؒ کی باتوں پر یقین نہیں آتا، تو خود گناہوں اور مشکوک رزق سے بچنا اور شریعت پر سو فیصد چلنا شروع کردے۔ ان شاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اسے بھی کشف ہونے لگے گا۔ پھر آنکھوں دیکھی حقیقت تو نہیں جھٹلائی جائے گی۔

مولانا غلام رسول مہر رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں: مولانا سید عبدالجبار شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مولانا ولایت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مکتبۂ دیوبند) کی وفات کے بعد ایک صاحب مجھے ملنے کیلئے آئے، جنہیں کشفِ قبور میں مہارت حاصل تھی۔ میں انہیں مجاہدین کے قبرستان میں لے گیا اور مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس بٹھا کر

کہا کہ فرمایئے: یہ کون صاحب ہیں اور ان کا حلیہ کیا ہے؟ وہ تقریباً آدھا گھنٹہ مراقب رہے' پھر اٹھے تو مجھے فرمایا کہ آؤ چلیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ صاحبِ قبر نے ان کے دل پر گہرا اثر ڈالا۔ راستے میں مجھے بتایا کہ یہ بزرگ سرحد کے نہیں' ہندوستان کے ہیں اور ان کا درجہ بہت اونچا ہے۔ میں نے حلیہ پوچھا تو کہا: رنگ سانولا ہے اور ڈاڑھی کے بال رخساروں پر کم ہیں' تھوڑی پر زیادہ۔ غرض جو حلیہ بتایا، وہ مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندان ارجمند مولانا عبداللہ اور مولانا عبدالکریم رحمہا اللہ سے خاصا مشابہ تھا۔ لہٰذا مجھے یقین ہوگیا کہ صاحبِ کشف کا بیان درست ہے۔

(بحوالہ کتاب: سرگزشت مجاہدین' صفحہ: 344 مصنف: مولانا غلام رسول مہر رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مکتبۃ الحق، ماڈرن ڈیری، ممبئی)

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں:
امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبیلہ کے امام و محدث شیخ احمد حرار شبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا: جب میں مصر کی مسجدوں میں رات گزارتا تھا تو رات کے وقت جبانہ کے قبرستان میں نکل جاتا۔ اللہ کریم نے میرے سامنے قبر والوں کے احوال کھول دیے تھے۔ میں نعمت والوں کو بھی دیکھتا اور عذاب والوں پر بھی نظر ڈالتا۔ فتح کی طرف قبرستان کا جو حصہ تھا، ان قبر والوں کے حالات بہت اچھے تھے۔

(بحوالہ کتاب: جامع کرامات اولیاء صفحہ 687 ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور)

علامہ وحید الزماں حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ دلّی کا بادشاہ بہت گنہگار تھا، جب فوت ہونے لگا تو اس نے وصیت کی کہ مجھے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے پاس دفن کر دینا۔ چنانچہ اسے وہیں دفن کیا گیا۔ کچھ دن بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر عرض کر رہے ہیں" یا اللہ! یہ بادشاہ میرے پاس اس امید سے آیا ہے کہ تُو اسے بخش دے" پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

(بحوالہ کتاب: تیسیر الباری، ترجمہ صحیح بخاری، ناشر: نعمانی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور)

اکابر پر اعتماد

وظیفہ تو ہوتا ہی "خودساختہ" ہے

(قسط100)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میگزین کے خودساختہ وظائف کی کیا سند ہے؟ جبکہ اس میگزین میں وظائف لکھنے والے سب لوگ عالم دین نہیں ہوتے، بلکہ عام قارئین بھی اپنے روحانی عملیات اس میں بھیجتے رہتے ہیں۔ تو کیا یہ تمام وظائف پڑھنا جائز ہیں؟ اس سوال کا جواب چند آسان مثالوں کے ذریعے درج ذیل ہے۔

محترم قارئین! سب سے پہلے تو یہ سمجھیں کہ وظائف کُلی طور پر خود ساختہ ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن میں آیات اور احادیث میں مسنون دعائیں تو موجود ہیں، لیکن ان کا طریقۂ استعمال علماء و محدثین اور روحانی عاملین خود طے کرتے ہیں۔ جس طرح ادویات کے اجزاء تو موجود ہوتے ہیں، مگر ان کو آپس میں ملا کر خاص مقصد کیلئے دوائی خود تیار کی جاتی ہے۔ اسی طرح عملیات کے شعبے میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ہمارے اکابر و اسلافؒ نے کس وظیفے کو کس مقصد کیلئے پڑھا اور اس سے مزید کیا کیا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ شریعت میں بس اتنا حکم ہے کہ صرف وہ وظیفہ پڑھنا یا وہ دم کرنا حرام ہے، جس میں شرکیہ الفاظ ہوں۔ اس کے سوا باقی تمام اذکار جائز ہیں۔ جیسا کہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے متعلق کئی کتابوں میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ اپنے پاس آنے والے لوگوں کے مسائل سنتے تھے، پھر ان مسائل سے ملتی جلتی آیات یا ماثورہ دعاؤں کا وظیفہ پڑھنے کیلئے بتا دیتے تھے۔ وہ شخص جا کر جب اس

آیت کی تکرار کرتا، تو اس کا مسئلہ حل ہو جاتا اور کوئی یہ اعتراض بھی نہ کرتا کہ تمہیں یہ خود ساختہ وظیفہ کس نے بتایا ہے؟

مکتبہ اہل حدیث کے معروف روحانی عامل مولانا محمد اقبال سلفینے بیری کے پتوں سے نہانے کو جنات سے جان چھڑوانے کا کامیاب علاج بتایا تو کسی شخص نے ان سے اس عمل کی دلیل مانگی۔ فرمانے لگے کہ عملیات کی دنیا میں جو بات مشاہدات کے ذریعے سامنے آتی ہو، وہ زیادہ قوی (مضبوط) ہوتی ہے۔ البتہ اس کی شرط یہ ہے کہ وہ چیز حدیث سے نہ ٹکراتی ہو۔ بیری کے پتوں سے نہانے میں چونکہ کوئی غیر شرعی چیز نہیں، اس لیے اس میں کوئی قباحت نہیں (بحوالہ: یہ بیان انٹر نیٹ سے لیا گیا ہے)

صاحبزادہ حضرت شیخ محمود الحسن صدیقی (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ تعویذات اور عملیات بے اثر نہیں ہوتے کیونکہ ہر تعویذ اور ہر عمل کا تعلق علم سے ہے اور جو تعویذات اور عملیات اس علم کے عاملوں نے تحریر کیے ہیں، وہ تجربے اور عمل کے بعد ہی درج کیے جاتے ہیں (بحوالہ کتاب: مجربات تعویذات و عملیاتِ روحانی، صفحہ 23 ناشر: کتب خانہ شان اسلام، راحت مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

مولانا انظر شاہ کاشمیریؒ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ: اس نادر کتاب (اسماء الحسنیٰ کی برکات) میں ایسے وظائف درج کیے جا رہے ہیں، جن کو اکثر مشائخ عظام اور اولیاء اللہ نے اپنے معمولات میں داخل رکھا

ہے۔ اور ان کے ذریعے بہت سے طالبانِ حق کے نفوس کی منجھائی اور قلوب کی صفائی کر چکے ہیں (قارئین! اس کے بعد پوری کتاب میں ایسے تمام عملیات، تعویذات، وظائف اور نقش درج کیے گئے ہیں، جن کی نہ تعداد قرآن سے ثابت ہے، نہ ہی پڑھنے اور لکھنے کا طریقہ حدیث میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے باوجود پورے دیوبند مکتبۂ فکر کے ہاں اس کتاب کو معتبر حیثیت حاصل ہے: از: مرتب)

(دیکھیں کتاب: اسماء الحسنٰی کی برکات: ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

اکابر پر اعتماد

بیوی کو اپنے خاوند سے نفرت کیوں ہوتی ہے؟

(قسط101)

محترم قارئین! جنّات کا انسانوں کو مختلف قسم کے روگ میں مبتلاء کرنا اور ماہنامہ عبقری کا ان واقعات کو بیان کرنا کوئی نئی بات نہیں، بلکہ یہ ایسا نکتہ ہے، جس پر شیعہ، بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث، سبھی علماء کا اتفاق ہے۔ وہ تو بھلا ہو، جنات کے پیدائشی دوست، حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کا، جنہوں نے ایسے واقعات نہ صرف واضح کر کے لوگوں کو بتائے، بلکہ ان کا سدِ باب بھی کیا، یعنی انسانوں کو جنّات کی شرارتوں سے بچنے کے ایسے نایاب وظائف عطا کیے، جو آج تک سینہ بہ سینہ چلے آ رہے تھے، مگر علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم نے ان صدری رازوں کو عام انسانوں کی خیر وفلاح کیلئے ماہنامہ عبقری کے ذریعے گھر گھر تک پہنچا دیا۔

فجزاھم اللہ عنا وعن جمیع المومنین خیرالجزاء۔

سید زوار حسین شاہؒ نے ایک دفعہ بتایا کہ ریاست بہاولپور کے ایک حکیم مولا بخشؒ کے ہاں دو برقعہ پوش خواتین آ کر کہنے لگیں کہ آپ پہلے دوسرے مریضوں کو دیکھ لیں، سب سے آخر میں ہماری بات سنیں۔ جب ان کی باری آئی تو انہوں نے اپنے چہرے کھول دیے اور بتایا کہ ہم قومِ جنّات میں سے ہیں اور ہندوستان سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں ہندو، مسلم آبادی کا انتقال ہوا ہے، اسی طرح قومِ جنات میں بھی مسلمانوں اور

کافروں کا انتقال ہوا تھا۔ ہم نے علاج نہیں کروانا، بس ہم یہاں سے گزر رہے تھے تو سوچا آپ سے ملتے ہوئے جائیں (بحوالہ کتاب: مقاماتِ زواریہ، صفحہ 143 مصنف: محمد اعلیٰ قریشی، ناشر: ادارہ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی)

مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: جنات انسانوں کو اغواء بھی کرتے ہیں، اور یہ بات انتہائی تشویش ناک ہے کہ ان سے حفاظت کیلئے دنیاوی اسلحہ بھی کام نہیں آسکتا، بلکہ اس کے لیے مدنی ہتھیار (یعنی وِرد و ظیفے) درکار ہیں (بحوالہ کتاب: فیضانِ سنت، صفحہ 161 ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی)

مولانا پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی مدظلہٗ کے پیر بھائی مولانا احمد علی پنجگوری (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں: بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی خبیث جن انسان کے بستر پر آکر انسان کے کسی عضو پر بیٹھ جاتا ہے، جس سے کافی وزن محسوس ہوتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ سینے پر بیٹھ کر منہ کو دبانا شروع کر دیتا ہے، تاکہ سونے والا کچھ بول نہ سکے۔ (بحوالہ کتاب: خزینۃ الاسرار، صفحہ 604 ناشر: کتب خانہ مجیدیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان)

شیخ وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ میاں بیوی کے درمیان نفرت اور دشمنی کی ایک وجہ جنّات بھی ہیں۔ بیوی اپنے خاوند سے بددِل ہو کر سخت نفرت کرنے لگ جاتی ہے اور اسے اپنے خاوند کو دیکھنا بھی اچھا نہیں لگتا۔ وہ یوں سمجھے لگتی ہے کہ میرے سامنے انسان نہیں، بھیڑیا کھڑا ہوا ہے۔ اس قسم کے جنّات کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں (بحوالہ کتاب: جادو کا علاج، قرآن وسنت کی روشنی میں، صفحہ 74 ناشر: مکتبہ دارالتقویٰ، کراچی)

جنات کے پیدائشی دوست کی کہانی

اکابر پر اعتماد

16 اولیاء اللہ کی زبانی

(قسط102)

جنات سے ملاقات کرنے والی عظیم ہستیوں میں صرف علامہ لاہوتی صاحب ہی کا نام نہیں ملتا' بلکہ تاریخ، حدیث اور سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے اولیائے کرامؒ گزرے ہیں' جن کی ملاقاتیں جنات کے ساتھ ہوا کرتی تھیں۔ دراصل اہل اللہ ہستیوں کی ترتیبِ زندگی ہماری طرح نہیں ہوتی' نہ ہی یہ ہر شخص کی عقل میں سما سکتی ہے۔

کیونکہ جس طرح ایک انجینئر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی میڈیکل کا ماہر نہیں ہوتا اور جس طرح ایک حافظِ قرآن' ضروری نہیں کہ عالمِ دین بھی ہو۔ اسی طرح اولیاء اللہ بظاہر تو انسان ہی ہیں' مگر ان کے ساتھ روحانی دنیا کا انوکھا نظام چل رہا ہوتا ہے' جو عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا وقت نکال کر مطالعہ کرنے کی عادت ڈال لیں اور درج ذیل کتب پڑھیں تو ان میں ''جنات کا پیدائشی دوست'' جیسے ہزاروں واقعات آپ کا استقبال کریں گے ان شاء اللہ!

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اخبار الاخیار (مکتبہ دیوبند) شیخ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نفحات الانس (مکتبہ دیوبند) شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اسرارالاولیاء (بریلوی مکتبہ) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرۃ الاولیاء (مکتبہ دیوبند) شیخ ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی حلیۃ الاولیاء (مکتبہ بریلویہ) شیخ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی **کشف المحجوب** (مکتبہ بریلویہ) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فیوض الحرمین اور انفاس العارفین (مکتبہ اہل حدیث) علامہ محمد یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع کرامات الاولیاء (مکتبہ بریلوی)' شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی **عوارف المعارف** (مکتبہ دیوبند) علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی **الطبقات الکبریٰ** اور **الطبقات الصغریٰ** (مکتبہ اہل حدیث) حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی **عقلِ بیدار**، نورالھدیٰ اور مفتاح العارفین (مکتبہ بریلویہ) شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کی **قوت القلوب** (دیوبند مکتبہ) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی لقط المرجان فی احکام الجانّ (مکتبہ اہل حدیث) شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف متالا کی کرامات و کمالات اولیاء (مکتبہ دیوبند) مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات اہل حدیث (مکتبہ اہل حدیث) مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ اور تذکرہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث)

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

(قسط 103)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند گرامی مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جگر گوشۂ بتول رضی اللہ عنہا، نورِ نظر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا حسین سلام اللہ ورضوانہٗ علیہ لولوے لالہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ صالح، عابد، باکمال، منکسر المزاج، متواضع، شب زندہ دار، تہجد میں اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرنے والے، عاجزی کے طویل سجدے کرنے والے، قیام میں ایک یا دو پارے نہیں، بلکہ پوری سورۃ بقرہ پڑھنے والے تھے۔ انہوں نے بچپن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کی بہاروں کو لوٹا ہے، ان کی گود میں کھیلے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ ریحانۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

بحوالہ: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان، صفحہ 20 زیرِ نگرانی: مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ۔ بفیضانِ نظر: حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، پاکستان

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا دعا قبول کروانے کا خاص طریقہ

(قسط104)

عملیات کی دنیا میں بہت سے وظائف ایسے ہیں، جو پڑھنے کے بعد بزرگان دین کے وسیلے سے دعا کرنی ہوتی ہے۔ ماہنامہ عبقری میں بھی ایسے کئی اعمال شائع ہو چکے ہیں، کیونکہ صالحین کے وسیلے سے دعا مانگنا ہمارے تمام اکابر و اسلافؒ سے ثابت ہے۔

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد فرید رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں: تمام اکابرینِ دیوبند توسل بالصالحین کے قائل ہیں۔ مثلاً حضرت گنگوہی اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہما کی عبارتیں پڑھنے کیلئے ملاحظہ کریں: المھند علی المفند (بحوالہ کتاب: فتاویٰ فریدیہ، جلد1، ص348 اشاعت: مولانا حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی پاکستان)

حضرت مولانا جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) اپنی کتاب میں 12 مشائخ سے وسیلہ کو ثابت کر کے لکھتے ہیں کہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کا یہی عقیدہ ہے کہ بزرگوں کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔

(بحوالہ کتاب: بزرگوں کے عقیدے
ص301، ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور)

مشہور محدث اور صحیح ابن حبان کے مصنف امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) فرماتے ہیں کہ: میں نے شیخ علی بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی کئی مرتبہ زیارت کی۔ مجھے جب بھی کوئی مصیبت پیش آئی تو ان کی قبر پر جا کر اللہ سے دعا مانگی تو وہ دعا قبول ہوئی اور پریشانی ٹل گئی۔ قد جربتہ مرارا فوجدتہ (یعنی میں نے اس کا تجربہ کئی بار کیا اور اس کو پُرتاثیر پایا) (بحوالہ کتاب الثقات ج8 ص407 ناشر: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، ہند)

[illegible]

اکابر کے پاس جنات کیسے تعلیم حاصل کرتے تھے؟

موجودہ دور میں جس طرح ماہنامہ عبقری میں جنات کی رہائش، غذا اور تعلیم کا تذکرہ کیا جاتا ہے، اسی طرح ہمارے اکابر و اسلاف ؒ کے ہاں بھی یہی تذکرے ہوا کرتے تھے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بھلا جنات کسی کو کیسے نظر آسکتے ہیں اور علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کی جنات تک رسائی کیسے ممکن ہے؟! انہی سوالوں کے جواب پانے کیلئے اکابر کی زندگی میں سے درج ذیل چند مثالوں پر غور کریں۔

مولانا حضور بخش چشتی صاحب (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: حضرت ابوالحسن بن کیسان ؒ نے فرمایا کہ میں ایک رات سبق یاد کرنے کیلئے جاگتا رہا، پھر سو گیا تو خواب میں جنات کی ایک جماعت دیکھی، جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر و شاعری میں مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم میں بھی علماء ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا! پھر تم نحو کے مسائل میں کن علماء کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: امام سیبویہ ؒ کے پاس (تاریخ بغدادی بحوالہ کتاب: جنوں کی دنیا، ناشر مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور)

مؤرخ اہل حدیث ملک عبدالرشید عراقی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی ؒ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ دور دراز سے لوگ آپ ؒ کے پاس آکر اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ ایک دفعہ آپ ؒ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ مسجد کیلئے فلاں جگہ سے شہتیر اٹھا کر لاؤ۔ اگلی صبح دیکھا تو شہتیر مسجد میں پڑا تھا، مگر سبھی شاگردوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ البتہ ایک شاگرد نے ادب سے کہا: کہ اس شہتیر کو میں اکیلا ہی اٹھا لایا ہوں۔ حضرت صاحب ؒ سمجھ گئے کہ یہ قوم جنات میں سے ہے۔ اسے علیحدگی میں لے جاکر فرمایا کہ اپنی قوم میں جاکر تبلیغ دین کر نا مگر کبھی کسی کو تنگ نہ کرنا۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ، صفحہ 142 ناشر: مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی ؒ کے شاگردوں نے کتب خانے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ اندر سے بند تھا۔ بہت کوشش کی، مگر دروازہ نہ کھل سکا۔ حضرت شیخ الحدیث ؒ کو بتایا گیا تو مسکرا دیے۔ پھر خود دروازے کے پاس جاکر فرمایا: "اب کھول" اسی وقت دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد حضرت ؒ نے فرمایا: میرے کچھ خدام جنات یہاں کتب خانے میں بھی رہتے ہیں (بحوالہ کتاب: سوانح قطب الاقطاب مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی، صفحہ 213 مصنف: مولانا محمد یوسف متالا، ناشر: دار العلوم العربیہ الاسلامیہ، انگلینڈ)

زمین کے بل میں پیشاب کرنا کیوں منع ہے؟

اکابر پر اعتماد

قسط نمبر 106

(تمام مکاتب فکر کے علماء کا متفق فیصلہ)

جب سے ماہنامہ عبقری کے معروف کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ نے جنات کی دنیا سے پردہ کشائی فرمائی ہے، کچھ لوگ ان کے کالم میں بیان کردہ باتوں کو صرف افسانہ سمجھ کر رد کر دیتے ہیں۔ حالانکہ تمام مکاتب فکر کے علماء و مجتہدین، اور اکابر و اسلاف ؒ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ احادیث کی روشنی میں **درج ذیل جگہوں پر جنات کا رہنا ثابت ہے**۔ اسی لیے بل کے اندر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، تاکہ جنات کو تکلیف نہ پہنچے، ورنہ وہ انسان کو مختلف حادثات میں مبتلاء کر کے اپنا انتقام لیتے ہیں۔
(1) بیابان، جنگل، وادیاں، گھاٹیاں وغیرہ (2) کوڑا کرکٹ اور لید وغیرہ پھینکنے کی جگہوں پر اور ایسی جگہوں پر جہاں انہیں اپنا مخصوص کھانا (ہڈی، گوبر اور کوئلہ) میسر ہو (3) غسل خانوں اور بیت الخلاؤں میں (4) زمین کی دراڑوں، بلوں، غاروں، سرنگوں اور متروکہ مکانوں میں (5) انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں، ایسے جنوں کو عامر کہا جاتا ہے (6) اونٹوں کے باڑے میں (7) کھنڈرات اور پرانی عمارتوں میں (8) قبرستانوں میں (9) بازاروں میں۔

تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب: جناتی اور شیطانی اور چالوں کا توڑ، مصنف: شیخ عبداللہ محمد بن احمد الطیار، شیخ سامی بن سلمان المبارک، نظر ثانی شیخ حافظ صلاح الدین یوسف، ابوالحسن مبشر احمد ربانی، ناشر دار الابلاغ لاہور (مکتبہ اہل حدیث)

دوسری کتاب: جن ہی جن، مصنف: حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری ؒ ناشر: سیرانی کتب خانہ نزد سیرانی مسجد بہاول پور (مکتبہ بریلویہ)

تیسری کتاب: تاریخ جنات و شیاطین، مترجم: حضرت مولانا امداد اللہ انور صاحب، ناشر: دار المعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیر والا، ملتان (مکتبہ دیوبند)

اندھیروں میں اللہ تعالیٰ سے دل لگانے کا فائدہ

فائدہ نمبر ۱۷۱

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سری سقطیؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن سفر پر نکلا تو ایک پہاڑ کے دامن میں اندھیری رات نے گھیر لیا۔ وہاں میرا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ اچانک کسی نے آواز دی کہ: اندھیروں میں دل نہیں پگھلنے چاہئیں بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو پگھلنا چاہیے یہ سن کر میں گھبرا گیا۔ اسی وقت آواز آئی کہ ہم اللہ پر ایمان رکھنے والے مومن جنات ہیں۔ یہاں اور بھی بہت مومن جنات موجود ہیں اور ان جنات کے پاس مجھ سے بھی زیادہ ایمان ہے۔ دوسرے جن نے مجھے نصیحت کی: خدا کا غیر اس وقت نہیں نکلتا جب تک کہ دائمی طور پر بے گھر نہ رہا جائے۔ تیسرے جن نے مجھے کہا: جو اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس رہتا ہے، اس کو کسی قسم کا فکر نہیں ہوتا۔ شیخ فرماتے ہیں: میں نے ان جنات سے کہا: مجھے کوئی نصیحت کرو۔ وہ تمام جنات کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والے دلوں کو ہی جلا بخشتا ہے، جو غیر خدا کی طمع کرے گا اس نے ایسی جگہ کی لالچ کی جو لالچ کے قابل نہ تھی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے۔ میں اس کلام کی برکت ہمیشہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔

صفۃ الصفوۃ ابن جوزیؒ بحوالہ کتاب لقط المرجان فی احکام الجان ترجمہ مولانا امداد اللہ انور، ص 305 ناشر: دار المعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا، ملتان

محترم قارئین! ہمارے اکابرؒ کی جنات سے ملاقاتوں کی طرح جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کے واقعات بھی سو فیصد حقیقت پر مبنی ہیں۔ اب جو لوگ ماہنامہ عبقری میں بیان کردہ ایسی باتوں کو صرف عقل کی ترازو میں تولتے ہیں، وہ اپنے اکابرؒ کے واقعات کو کیا کہیں گے۔۔۔!

بیدار آنکھوں سے حضور ﷺ کی زیارت کیسے ہوتی ہے؟

ماہنامہ عبقری میں جب علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کے ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں، جن میں جاگتی آنکھوں سے حضور سرورِ کونین ﷺ کی یا بعض دیگر انبیاءؑ و صلحاء کی زیارت کا ذکر ہوتا ہے تو کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ آئیے اس کا جواب اپنے اکابرؒ کی زندگی میں تلاش کرتے ہیں۔

علامہ وحید الزمان حیدر آبادی رحمہ اللہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں: اب بھی بعض خدا کے بندے ایسے موجود ہیں جو آنکھ بند کرتے ہی آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور انہیں حالتِ بیداری میں آپ ﷺ کا جمال مبارک نظر آ جاتا ہے۔ یہ دولت اس کو ملتی ہے جو کثرت سے درود و سلام پڑھنے والا ہوتا ہے (بحوالہ کتاب: لغات الحدیث، ج2 ص223 ناشر: نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: حضرت سید کبیر احمد رفاعی رحمہ اللہ جب 555ھ میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں پر آپ نے محبت بھرے چند اشعار پڑھے، جس کے بعد روضہ اقدس ﷺ سے دست مبارک ظاہر ہوا اور آپؒ نے اس کو بوسہ دیا۔ اس وقت کئی ہزار لوگوں کا مجمع موجود تھا اور اس میں پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔

(بحوالہ کتاب: بزرگوں کے عقیدے ص330 ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور)

مرکزِ اہلسنت دارالعلوم دیوبند کے ابتدائی بزرگ حضرت حاجی محمد عابد قدس سرہ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے فرمایا کہ ایک بات کہتا ہوں جسے میری زندگی میں ظاہر نہ کرنا۔ میں نے حالت بیداری میں حرم مکہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے، یہ جو میری موجودہ حالت دیکھتے ہو، یہ انہی انبیاء علیہم السلام کی نظر کا اثر ہے (مشائخ دیوبند ص189 بحوالہ کتاب: عاشقان رسول ﷺ کو خواب میں زیارتِ نبی ﷺ صفحہ 222 ناشر: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

آیۃ اللہ سید عبد الحسین دستغیب شیرازی (مکتبہ اثنا عشریہ) لکھتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام کو کئی مرتبہ جاگتی آنکھوں سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

(بحوالہ کتاب: [illegible] صفحہ 233 ناشر: اے ون آفسٹ پرنٹرز دہلی۔ سن اشاعت: 1993ء)

محترم قارئین! اب اگر علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں بیداری کی حالت میں زیارت کے واقعات سامنے آئیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ مولانا سید محمد داؤد غزنوی (صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان) فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شخص اتنا نیک ہو جائے کہ اسے کشف ہونے لگے تو ہمیں کیا اعتراض ہے؟

(دیکھئے کتاب: نقوشِ عظمتِ رفتہ مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی، ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اکابر پر اعتماد

جنات، عامل کی بات مانتے ہیں یا اولیاء کی؟

(قسط109)

محترم قارئین! جس طرح جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کے شب و روز مسلسل جنات کی ہمراہی میں گزر رہے ہیں، اسی طرح ہمارے اکابر و اسلافؒ میں کئی جلیل القدر ہستیاں اپنے اپنے زمانے میں جنّات کی مخدوم تھیں۔ جن لوگوں کا مطالعہ ایسی باتوں کی طرف نہیں ہوتا، وہ ماہنامہ عبقری کے اس کالم پر بے بنیاد اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ جنات سے دوستی ہوجانا، یا ان کا مخدوم بن جانا کوئی ایسی چیز نہیں، جو ناممکنات میں سے ہو۔ آیئے! قارئین عبقری کی طرف سے بھیجی گئی چند مزید مستند، معتبر اور باحوالہ مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جنات غلام تھے۔ ایک مرتبہ اصفہان کا رہائشی ایک شخص آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے غریب نواز! میری بیوی کو آسیب کا مسئلہ ہے اور اسے بہت کثرت سے دورے پڑتے ہیں۔ تمام عامل اس کے علاج سے عاجز آگئے ہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ نے فرمایا: یہ سراندیپ کے بیابان کا جن ہے، جس کا نام خانس ہے۔ اب جس وقت تمہاری بیوی

کو اس کی شکایت ہو تو کہنا: اے خانس! بغداد کے عبدالقادر کہتے ہیں، سرکشی نہ کر! اگر آج کے بعد تو نے ایسا کیا تو ہلاک کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اس کی بیوی کو کبھی شکایت نہ ہوئی۔

(دیکھیں کتاب: بہجۃ الاسرار صفحہ 72، تحفۂ قادریہ صفحہ 68، بحوالہ کتاب: جن ہی جن صفحہ 154 ناشر: سیرانی کتب خانہ، نزد سیرانی مسجد بہاولپور)

علامہ مولانا محمد یوسف خان کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) کی خطابت میں ایسا جادو تھا کہ کوئی شخص بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ مدرسہ غزنویہ میں کچھ جنّات آپ کے باقاعدہ طور پر شاگرد بن چکے تھے۔ ایک دن جنّات نے آپ سے گزارش کی کہ آپؒ ہمارے قبیلے میں تشریف لے چلیں اور وہاں دین کی تبلیغ فرمائیں۔ آپؒ کی تبلیغ سے ہمارے بہت سے بھائی راہِ راست پہ آجائیں گے۔ چنانچہ جنّات علامہ صاحبؒ کو اٹھا کر اپنی بستی میں لے گئے اور پورا ایک ہفتہ آپؒ سے وعظ و نصیحت سنتے رہے۔ علامہ صاحبؒ کے گھر والوں اور مدرسے کے ناظمین کو کوئی خبر نہ تھی کہ آپؒ کہاں ہیں۔ بالآخر ایک ہفتے بعد اچانک خود تشریف لائے اور آ کر سارا واقعہ سنایا؛ یہ بھی فرمایا کہ جنات نے مجھے ایک خاص وظیفہ دیا ہے کہ مجھے جب کبھی ان کی ضرورت پڑے، تو میں انہیں اسی وقت حاضر کر لیا کروں (بحوالہ کتاب: سوانح علامہ یوسف خان کلکتویؒ صفحہ 162 ترتیب: مولانا شفیق الرحمان فرخ حفظہ اللہ، ناشر: ھدیٰ اکیڈمی، گلدیپ کالونی، سمن آباد لاہور)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ خواجہ محمد غوث گوالیاریؒ نے ایک مرتبہ اپنے خادم جِنّات کو بھیجا کہ جا کر شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کو یہاں لے آئیں۔ جِنّات ان کی مسجد میں پہنچے، مگر شیخؒ کے پاس جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے خود ہی محسوس کیا تو فرمایا: کدھر آئے ہو؟ جنات نے جواب دیا کہ خواجہ محمد غوثؒ آپ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ کا حکم ہو تو ہم آپؒ کو ایسے طریقے سے لے جائیں گے کہ آپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ شیخ عبدالقدوسؒ نے فرمایا: میں حکم دیتا ہوں کہ محمد غوث کو میرے پاس لے آؤ۔ یہ سنتے ہی جنات واپس گئے اور خواجہ محمد غوث کو اٹھا لیا۔ انہوں نے پوچھا: بھئی تم تو میرے مطیع تھے، اب مجھے ہی کیوں اٹھانے لگے؟ جنات نے کہا: جناب! ہم آپ کی بات ہر کسی کے مقابلے میں مان سکتے ہیں، لیکن شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مقابلے میں نہیں مان سکتے۔ چنانچہ خواجہ محمد غوث گوالیاریؒ، شیخ عبدالقدس گنگوہیؒ کی خدمت میں پہنچے، معافی مانگی اور ان کی بیعت میں شامل ہو گئے۔

(بحوالہ کتاب: قصص الاکابرؒ، صفحہ 24 ناشر: ادارہ تالیفات اِشرفیہ، فوارہ چوک، ملتان)

نارمل ڈیلیوری کیلئے اکابر کا مجرّب عمل

(قسط110)

سالہاسال سے ماہنامہ عبقری مخلوقِ خدا کو اکابرینِ امت کے اعمال میں ڈھالنے کی خدمت کررہا ہے۔ اس میں دیے جانے والے تمام وظائف (خواہ وہ کسی بھی مقصد کیلئے ہوں) سوفیصد اکابرو اسلاف کی ترتیب کے مطابق ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے قارئین عبقری کو ڈیلیوری میں آسانی کیلئے سورہ انشقاق کا عمل دیا گیا تو اس پر جہاں ہزاروں لوگوں کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار ہوا، وہاں کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ عبقری نئے سے نئے وظائف بناتا ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ماہنامہ عبقری وظائف بناتا نہیں، بتاتا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ سورۃ الانشقاق کی ابتدائی چار اور سورۃ زلزال کی ابتدائی دو آیات لکھ کر پہلے حاملہ خاتون کو تین مرتبہ دکھائیں، پھر اس کی بائیں ران پر باندھ دیں (بحوالہ کتاب: شفاء المریض کامل صفحہ 36 ناشر: ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن، شیرانوالہ گیٹ لاہور)

مولانا محمد ولی اللہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ: بچے کی پیدائش سے پہلے جو درد ہو، اسے ختم کرنے اور پیدائش میں آسانی کیلئے ان آیات کو لکھ کر عورت کی دائیں ران پر باندھ دیا جائے تو ان شاء اللہ آسانی ہوگی اور انجام بخیر ہوگا۔ پیدائش کے فوراً بعد یہ تعویذ اتار دینا چاہئے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ إِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ(1) وَأَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ(2) وَإِذَا الۡأَرۡضُ مُدَّتۡ(3) وَأَلۡقَتۡ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتۡ(4) (بحوالہ کتاب: تحفۃ العالمین صفحہ 7 ناشر: رشید بک ڈپو، کچہری بازار، جڑانوالہ)

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: سورۃ الانشقاق کی ابتدائی 4 آیات لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کے عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔ ان شاءاللہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا۔

(جنتی زیور صفحہ 608 بحوالہ کتاب: مدنی پنج سورہ صفحہ 242 ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی)

سرکار علامہ رشید ترابی (مکتبہ اثناء عشریہ) لکھتے ہیں کہ جس آدمی کی جورو، دردزہ میں مبتلاء ہو، اسے چاہئے کہ ایک قرطاس پر کالی سیاہی والے قلم سے یہ آیات لکھے اور اپنی جورو کی داہنی طرف ران پر بندھوا دے۔ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ۔ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔ مگر خیال رہے کہ یہ تعویذ اسی وقت باندھا جائے، جب ولادت کے آثار پیدا ہوجائیں۔ ورنہ بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ جونہی ان آیات کا تعویذ باندھا گیا، اسی وقت پیدائش ہوگئی۔ لہٰذا قبل از وقت پیدائش نومولود کی صحت کیلئے مضر ہے۔

(بحوالہ کتاب: طبّ معصومین صفحہ 47 ناشر: حیدری کتب خانہ، مرزا علی روڈ، امام باڑہ بمبئی)

محترم قارئین! اب آپ خود سوچیں کہ اگر عبقری کے وظائف من گھڑت ہوتے تو تمام مکاتب فکر کے اکابر و اسلاف کی سالوں پہلے لکھی گئی کتب میں ان کا ثبوت کیسے ملتا؟

اکابر پر اعتماد

جاؤ! کسی مردے پر فاتحہ پڑھو، زندہ کے پاس کیا لینے آئے ہو؟

(قسط 111)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ حسن افغان رحمۃ اللہ علیہ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے۔ ایک دفعہ دوران سفر کسی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جماعت میں شریک ہوگئے۔ جب نماز مکمل ہوئی اور سب نمازی چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسجد کو فرمایا: اے خواجہ! میں نے دیکھا کہ تم نماز کے دوران پہلے دہلی پہنچے، وہاں سے غلام خرید کر خراسان لے گئے۔ پھر وہاں سے چلتے ہوئے ملتان آگئے اور میں تمہارے پیچھے حیران پھرتا رہا کہ آخر یہ کیسی نماز ہے؟

(بحوالہ کتاب: روحانی حکایات، صفحہ 284 ناشر: الاعظمیہ پبلی کیشنز توحید نگر لاہور)

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ: 1947ء کے فسادات کے دوران ایک بزرگ میاں اللہ دتہ مرحوم کو بازو پر گولی لگی اور وہ گرتے پڑتے پاکستان پہنچ گئے۔ ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اور زخم بگڑتا جا رہا تھا۔ اسی طرح چار ماہ بعد اپنے شیخ طریقت مولانا صوفی محمد سلیمان روہڑی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جہانیاں منڈی پہنچے اور اپنی پریشانی بتائی۔ انہوں نے فرمایا: پٹی کھول دو۔ ان شاء اللہ یہ زخم اب بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن یاد رکھنا کہ تمہاری موت اسی زخم سے ہوگی اور اللہ تمہیں شہادت کی موت عطا فرمائے گا۔ بس ان کے منہ سے یہ بات نکلنے کی دیر

تھی کہ پھر نہ کوئی زخم رہا، نہ درد اور نہ ہی پیپ۔ بازو بالکل صحیح سلامت ہو گیا اور پندرہ سال گزر گئے۔ ایک دن اچانک کسی ظاہری سبب کے بغیر ان کا زخم دوبارہ تازہ ہوا تو بولے: اب میں نہیں بچوں گا، کیونکہ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ چند روز بعد خالقِ حقیقی سے جا ملے (بحوالہ کتاب: قافلہ حدیث، صفحہ 48 ناشر: مکتبہ قدوسیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

مفتی ثناء اللہ محمود صاحب (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ: حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے دیوبند میں خاص مقام حاصل ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک صاحبِ کشف بزرگ جب حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لے گئے تو بعد میں کہنے لگے: بھائی صاحب! یہ بزرگ کون ہیں؟ بڑی دل لگی کرتے ہیں۔ جب میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے: جاؤ کسی مردے پر فاتحہ پڑھو، یہاں زندوں پر کیا پڑھنے آئے ہو؟ (ارواح ثلاثہ صفحہ 203 بحوالہ کتاب: مرنے کے بعد زندہ ہونے والوں کے حیرت انگیز واقعات، صفحہ 183 ناشر: ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن کراچی)

قارئین! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہنامہ عبقری کے سلسلہ وار کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں بیان کیے جانے والے کشف کے واقعات سو فیصد برحق ہیں۔ تمام مکاتبِ فکر کے اکابر و اسلاف رحمہم اللہ میں آپ کو وہ ہستیاں تو کثرت سے ملیں گی، جنہوں نے ایسی باتوں کو سچ جانا، مگر کوئی ایک شخصیت بھی ایسی نہیں ملے گی، جس نے ان باتوں کا انکار کیا ہو۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد کی سندی حیثیت

قسط نمبر
112/1

(عبقری کا مستند وظیفہ احادیث اور تعلیمات اکابرؒ کی روشنی میں)

اکابر پر اعتماد

2018 محرم کے مہینے میں تسبیح خانہ میں اجتماع ہوا جس میں اللھم صل علی محمد وآل محمد اس درود پاک کے کمالات اور برکات بیان کی گئیں بہت سے لوگ اس درود کو ایک خاص طبقہ کے ساتھ منسوب کر کے کہنے لگے کہ یہ تو ان کے ساتھ ہی خاص ہے، ایسے تمام حضرات کی خدمت میں احادیث مبارکہ اور اکابرؒ کی زندگی کے چند حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں: اللہ پاک ہمیں آل واصحاب ﷺ کا سچا عشق عطا فرمائے۔ (1) حضرت بشیر ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ ارشاد فرمایے کہ کس طرح درود پڑھا کریں حضور پاک ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو اللھم صل علی محمد وآل محمد (مسلم وابوداؤد بحوالہ فضائل درود شریف ص 104، مصنف شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ، کتب خانہ فیضی لاہور، مکتبہ دیوبند)

(2) مفتی محمد مزمل سلاوٹ صاحب رفیق دار التصنیف واستاد جامعہ فاروقیہ نے اپنی کتاب البرکات المدنیہ میں ص 37 پر سنن نسائی ج1 ص383 رقم الحدیث 1215، خلاصۃ البدر المنیر ج1 ص140، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی رقم الحدیث 53 کے حوالے سے بھی اس درود پاک کو لکھا ہے۔ اسی طرح مولانا لیاقت لاہوری صاحب نے یہ درود پاک ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول کے حوالے سے لکھا ہے تفصیل کیلئے دیکھیں: (بحوالہ کتاب مجرب اور مبارک درود شریف ص 44، ناشر گابا سنز کراچی، مکتبہ دیوبند)

(3) مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے اپنی کتاب میں اس درود پاک کو لکھا ہے تفصیل کیلئے دیکھیں: (بحوالہ کتاب تحفۃ الاحوذی جلد 2 ص 495، مصنف شیخ العلام حضرت مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ، ناشر کتب العلمیہ بیروت، مکتبہ اہل حدیث)

(4) پروفیسر خورشید احمد صاحب حفظہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں شیخ محمد ابوالمواہب شاذلیؒ کے معمولات کے حوالے سے روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا لکھا ہے۔ (بحوالہ کتاب درود وسلام کا انسائیکلو پیڈیا ص 170 مصنف پروفیسر خورشید احمد، ناشر مشتاق بک کارنر لاہور، مکتبہ بریلویہ)

اب آپ ہی بتائیں کہ عبقری لوگوں کو کتنے خوبصورت انداز سے قرآن وسنت سے جوڑ رہا ہے۔۔۔!

صوفیائے کرامؒ کے بارے میں غلط فہمی

اکابر پر اعتماد

113

آج کے دور میں آٹا دال چینی اور دیگر اجناس مہنگی ہوتی جارہی ہیں اور کفر کا فتویٰ لگانے کی مہر سستی ہوتی جارہی ہے۔

بعض لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر اور بالخصوص صوفیائے کرام کی ان باتوں کو جو کہ ان کی عقل میں نہ آنے والی ہوں تو بغیر سمجھے فتویٰ لگا دیتے ہیں ایسے لوگوں کو صوفیائے کرام کا مقام سمجھانے کیلئے مختلف مکاتب فکر سے صوفیاء کا مقام ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے آج کے اس گئے گزرے دور میں جبکہ بھائی بھائی سے دل برداشتہ ہو چکا ہے تسبیح خانہ سارے عالم میں یہ صدا لگا رہا ہے کہ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

(1) حکیم العصر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ (مکتبہ دیوبند) فرماتے ہیں جو لوگ صوفیائے کرام پر شرک کے فتویٰ لگاتے ہیں وہ بے وقوف اور جاہل ہیں، ورنہ اصل توحید تو ہوتی ہی صوفیاء کے پاس ہے۔ (آگے فرماتے ہیں) جب اللہ تعالیٰ کسی کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا میلان اکابر لوگوں پر طعنہ بازی کی طرف کر دیتا ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ لولاک حکیم العصر ص74 ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

(2) مورخ اہل حدیث مولانا اسحاق بھٹی صاحب رحمہ اللہ (مکتبہ اہل حدیث) فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اسلام میں صوفیائے کرام کی تبلیغ کو نظر انداز کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ صوفیاء کرامؒ نے بہت خدمات انجام دی ہیں۔ لہٰذا انہیں وہی اہمیت دی جائے جس کے وہ مستحق ہیں۔ (بحوالہ رسالہ مجلہ سلفی لاہور جون 2018 ص11)

(3) مولانا جلال الدین احمد امجدی صاحب دامت برکاتہم (مکتبہ بریلویہ) فرماتے ہیں انبیائے کرام اور بزرگان دین ہی کا طریقہ سیدھا راستہ ہے لیکن آج کل بہت سے لوگ بزرگان دین کے عقیدے اور ان کے طریقے سے مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔ دوسرے مقام پر آپ لکھتے ہیں اور جو سب بزرگوں کے عقیدے ہیں وہی ہم اہل سنت و جماعت کے بھی عقیدے ہیں۔ (بحوالہ کتاب بزرگوں کے عقیدے ص5، مصنف مولانا جلال الدین احمد امجدی صاحب دامت برکاتہم، ناشر اکبر بک سیلرز لاہور)

قسط نمبر 114

سخی کی قبر۔۔۔ برکت کا گھر

اکابر پر اعتماد

(تحریر: مولانا دانش رضا خان، فاضل وفاق المدارس العربیہ)

18/10/2018 بعد نماز مغرب تسبیح خانہ جمعرات کے درس میں یہ واقعہ سنایا گیا تو فیس بک پر بعض دوست اس واقعہ کا حوالہ مجھ سے طلب کرنے لگے۔ میں نے ان تمام دوستوں سے عرض کیا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ایڈیٹر عبقری کے درس میں بیان کی جانے والی ہر بات باحوالہ اور اکابرؒ کی زندگی میں موجود ہوتی ہے افادہ عام کیلئے تمام دوستوں کو اس کا حوالہ پیش کیا جا رہا ہے: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر کی زیارت کو گئی۔ دُور کا سفر تھا، رات وہیں ٹھہرے اور سو گئے۔ ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا، جو اس سے کہہ رہا ہے: کیا تُو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلے فروخت کرتا ہے؟ (بختی اونٹ اعلیٰ قسم کے اونٹوں میں شمار ہوتا ہے، جو اس میت نے ترکہ میں چھوڑا تھا) خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحب قبر اٹھا اور اس کے اونٹ کو ذبح کر دیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے بیدار ہوا تو اس کے اونٹ کی گردن سے خون جاری تھا۔ اس نے اٹھ کر اسے مکمل ذبح کر دیا اور گوشت تقسیم کر دیا۔ سب نے پکایا اور کھایا۔ پھر یہ لوگ وہاں سے واپس ہوئے اور جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی اونٹنی پر سوار ملا، جو یہ تحقیق کر رہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں کوئی ہے؟ اس خواب والے شخص نے کہا: یہ میرا ہی نام ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تو نے اُس قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی تھی؟ خواب دیکھنے والے نے اپنا پورا قصہ سنایا۔ جو شخص بختی اونٹنی پر سوار تھا، اس نے کہا: وہ میرے ابا جان کی قبر تھی، یہ ان کی بختی اونٹنی ہے۔ انہوں نے مجھے خواب میں آ کر کہا تھا کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دے دے۔ لہٰذا یہ اونٹ اب تیرے حوالے ہے۔ یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا (بحوالہ: اتحاف السادۃ المتقین شرح احیاء علوم الدین (امام غزالیؒ)، مصنف: علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدیؒ ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، بحوالہ کتاب: فضائل صدقات، حصہ دوم، صفحہ 711 مصنف: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، ناشر: کتب خانہ فیضی لاہور، پاکستان)

www.ubqari.org

واقعہ نمبر
115

موئے مبارک کی برکت کا مبارک وحسین واقعہ

(تحریر: مولانا قاری خلیل الرحمٰن صاحب، فاضل: جامعہ امدادیہ فیصل آباد)

تسبیح خانہ کے درس میں 18/10/2018 بروز جمعرات

بعد مغرب درس میں بیان کیے جانے والے واقعے کا اکابرؒ کی زندگی سے ثبوت

مولانا سید محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دار العلوم میں مدرس بھی رہے ہیں آپ نے ایک کتاب لکھی جس پر شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ جیسی عظیم ہستیوں نے تقاریظ لکھیں۔ اس کتاب کا نام حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے خود "وصب النسیم علی تحیات الصلوٰۃ والتسلیم" رکھا۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۲ پر ایک بہت حسین واقعہ لکھا ہوا ہے کہ بلخ کا رہنے والا ایک تاجر بڑا دولت مند تھا اور علاوہ دولت دنیا کے اس کے پاس حضور علیہ السلام کے تین بال مبارک بھی تھے، تاجر فوت ہو گیا، صرف دو ہی اس کے بیٹے تھے، بڑے نے کہا اس کے دو ٹکڑے کر دیتے ہیں آدھا تو لے لے اور آدھا میں، چھوٹے نے کہا میں ہرگز سرکار علیہ السلام کے موئے مبارک کے ٹکڑے نہیں ہونے دوں گا۔ بڑے بھائی نے کہا اگر تجھے موئے مبارک سے اتنی محبت ہے تو تینوں بال لے لے اور ساری دولت دنیا مجھے دے دے۔ چھوٹے نے خوش ہو کر منظور کر لیا اور اپنا حصہ بھی اس کو دے دیا اور سرکار علیہ السلام کے تینوں موئے مبارک لے لیے۔ اب وہ روزانہ بالوں کی زیارت بھی کرتا اور کثرت سے درود وسلام بھی پڑھتا، قدرت خداوندی سے بڑے کا مال گھٹنا شروع ہو گیا اور چھوٹے کے مال وعظمت میں دن بدن اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد چھوٹا بھائی فوت ہو گیا تو حضور علیہ السلام نے اس زمانے کے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ کوئی بھی حاجت یا مشکل کسی کو ہو تو اس لڑکے کی قبر پہ جا کر اللہ سے دعا کرو مقصد پورا ہو گا چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے کے مزار کی بڑی عظمت ہو گئی۔ مدارج النبوۃ و اشرف التفاسیر ص ۳۸ میں ہے کہ شاہ دھرل کو سر درد رہتا تھا کئی علاج کیے شفا نہ ہوئی، خوش قسمتی سے اس کو حضور علیہ السلام کا ایک بال مبارک مل گیا اس نے ٹوپی میں سی کر ٹوپی پہنی تو درد فوراً ختم ہو گیا۔

محترم قارئین! الحمد للہ تسبیح خانہ میں بیان کیا جانے والا ایک ایک واقعہ اسلاف اور اکابرؒ کی زندگی میں موجود ہے۔

جنّات کو پڑھانے والے اکابر و اسلافؒ

(قسط116)

مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں: میاں امام الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے دادا میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سگے چچا تھے۔ نہایت متقی بزرگ اور کوٹ کپورہ کی مسجد کے امام تھے جسے ''سراجاں والی مسجد '' کہا جاتا تھا۔ مسجد میں بچوں کو قرآن بھی پڑھایا کرتے تھے۔ ان سے بعض ملنے والے لوگ اور ان کے مقتدی بتایا کرتے تھے کہ جنات بھی ان کے شاگردوں میں شامل تھے (بحوالہ کتاب: گزر گئی گزران ص25 ناشر: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: شیخ محمد بن عبد اللہ یمنی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی پختگی نہایت باکمال تھی، آپ جنات کے استاد مشہور تھے اور دُور دراز سے جنات آپ کے پاس حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آیا کرتے تھے (بحوالہ کتاب: جامع کرامات اولیاء ، مترجم پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی صفحہ نمبر346 ناشر: مکتبہ ضیاء القرآن کراچی)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ: زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، میں اپنے کانوں سے سنا ایک واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ شیخ الحدیث مولانا جمشید

صاحب رحمۃ اللہ علیہ (رائے ونڈ والے) کے خادم خاص مجھ سے کہنے لگے کہ ایک مرتبہ میں رات کے تین بجے حضرت کی خدمت کیلئے ان کے حجرے میں گیا تو دیکھا کہ آپ بالکل نئے زرق وبرق لباس میں ملبوس تھے، میں بڑا حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے (کیونکہ آپ کی عام زندگی میں اس طرح کا لباس نہیں تھا) اسی دوران میں نے دوسرے ساتھی سے پوچھا: خیریت تو ہے؟ وہ کہنے لگے کہ حضرت جنات کی شادی میں گئے تھے ' وہاں سے ابھی ابھی آرہے ہیں ۔اسی طرح شیخ الحدیث مولانا یوسف متالا مدظلہ، شیخ الکبیر امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ سے جنات میں بھی تدریس اور تعلیم کا کام لیا اور ان کیلئے مستقل انھوں نے کئی اجزا پر مشتمل کتاب لکھی "کشف القناع والران عن وجہ اسئلۃ الجان" (بحوالہ کتاب: کرامات وکمالاتِ اولیاء ناشر: مکتبہ دارالاشاعت' ایم اے جناح روڈ' اردو بازار' کراچی)

محترم قارئین! اس موضوع کے متعلق اگر آپ کے پاس بھی حوالہ جات ہوں تو ہمیں ضرور بھیجیں تا کہ جو لوگ عبقری میں شائع ہونے والے واقعات کو ٹوپی ڈرامہ اور من گھڑت کہہ کر مخلوق خدا کے دل میں وساوس پیدا کرتے ہیں' ان لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کیلئے محنت اور دعا کی جاسکے۔

عبقری کے من گھڑت وظائف کا راز کھل گیا

(قسط 117)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے راضی ہوجاتا ہے تو اس کے دل میں ایسی باتیں القاء کرتا ہے، جو کتابوں میں بھی نہیں لکھی ہوتیں (بحوالہ کتاب: فتح الباری شرح صحیح البخاری، طابع: مفتی اعظم سعودیہ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ ناشر: دارالحدیث القاہرہ)

احادیث کے سب سے بڑے مجموعے صحاح ستہ (یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی) میں ایک مستند اور صحیح حدیث کا مفہوم ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کسی قبیلے کے سردار کو بچھو کاٹنے پر سورۃ الفاتحہ کا دم کیا، جس سے وہ ٹھیک ہوگیا۔ بعد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ سوال پوچھا کہ: تمہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ سورہ فاتحہ کے ذریعے دَم کیا جاسکتا ہے؟ (رواہ الصحاح ستہ)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی نیک بندے کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ قرآن کی فلاں سورت یا فلاں آیت فلاں فلاں کام کیلئے نفع مند ہے تو واقعی ایسا ہوسکتا ہے، چاہے وہ عمل تلاوتِ قرآن سے ہو، یا نوافل سے یا (وظائف

کی خاص) تعداد سے (بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ 33 مصنف: علامہ نواب سید محمد صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ اہل حدیث) ناشر: مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

غور کریں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی' انہوں نے آج تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۃ فاتحہ کے ذریعے دَم کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا' مگر فراستِ قلبی اور نُورِ باطنی کے ذریعے انہوں نے سورۃ فاتحہ کو چھوٹے بڑے تمام مسائل کیلئے مجرب پایا۔ اب یہاں سوال اٹھتا ہے کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عبقری سے وظائف حاصل کرتے تھے؟ یا عبقری بھی آل واصحاب رضی اللہ عنہم کی طرح لوگوں کو اعمال کے ذریعے زندگی سنوارنے کا پیغام دے رہا ہے؟؟؟

محترم قارئین! اس موضوع کے متعلق اگر آپ کے پاس بھی حوالہ جات ہوں تو ہمیں ضرور بھیجیں تاکہ جو لوگ عبقری میں شائع ہونے والے وظائف کو خودساختہ اور من گھڑت کہہ کر مخلوق خدا کے دل میں وساوس پیدا کرتے ہیں' ان لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کیلئے محنت اور دعا کی جاسکے

اکابر پر اعتماد

جس کو شک ہے، آئے! میں اسے جنات کے نام رقعہ لکھ کر دیتا ہوں

(قسط118)

محترم قارئین! ماہنامہ عبقری کے کالم" جنات کا پیدائشی دوست" میں بیان کیے جانے والے تمام حقائق ہمارے اکابرو اسلاف کی کتب میں صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ جس شخص کا مطالعہ اس موضوع پر نہیں ہوتا وہ اپنی معلومات کے خلاف ہر بات کو خلافِ شریعت کہہ کر رڈ کر دیتا ہے۔ حالانکہ دین عقل کا نام نہیں، نقل کا نام ہے۔ یعنی اکابر سے جو روایات سینہ در سینہ نقل ہوتی چلی آرہی ہوں اور لاکھوں لوگوں کے مشاہدات بھی موجود ہوں تو ان کا انکار کرنا ایسے ہی ہے، جیسے کوئی نابینا شخص روشن دن کو بھی تاریک رات کہہ دے۔ درج ذیل مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

مولانا محمد الیاس قادری (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک دن قاضی محمد بن علاشہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدینہ منورہ کے جنات اور انسان ایک کنویں کا جھگڑا لے کر آئے۔ میں نے ان کی گفتگو سنی۔ قاضی صاحب نے انسانوں کیلئے فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس کنویں سے پانی بھر لیا کریں اور جنات کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک پانی لے لیا کریں۔ چنانچہ اس فیصلے کے بعد اگر کوئی انسان غروب آفتاب کے بعد کنویں سے پانی لیتا تو اسے پتھر مارا جاتا (بحوالہ کتاب: قوم جنات اور امیر اہل سنت صفحہ 82 ناشر: مکتبۃ المدینہ کراچی)

مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ ایک دن مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ جنات بھی

انسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے، جن میں اچھے اور برے دونوں پائے جاتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ شخص نے اسی وقت جنات کے وجود پر تذبذب کا اظہار کیا تو آپؒ نے فرمایا: جب قرآن وحدیث میں جنات کا تذکرہ موجود ہے تو انکار کرنے کی کیا گنجائش ہے؟ اگر آپ اپنی آنکھوں سے جنات کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک رقعہ دے کر فلاں جگہ بھیجتا ہوں، وہاں پانچ ہزار اہل حدیث جنات موجود ہیں، جو آپ کو کھانا بھی کھلائیں گے۔ پھر آپ کو ان کے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں رہے گا (بحوالہ کتاب: کراماتِ اہل حدیث، صفحہ 131 ناشر: مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ)

امام جلال الدین سیوطی (مکتبہ حنفیہ) لکھتے ہیں کہ شیخ ابونصر شعرانیؒ نے حماد بن شعیب سے روایت بیان کی کہ وہ ایک ایسے شخص سے ملے جو جنات سے کلام کیا کرتے تھے۔ جنات نے انہیں بتایا کہ انسانوں میں جو شخص سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ کاربند ہو، وہ قومِ جنات پر زیادہ بھاری ہوتا ہے (بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجانّ، صفحہ 144 ناشر: مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد کراچی)

ملا محسن فیض کاشانی (مکتبہ اثنا عشریہ) لکھتے ہیں: حضرت سعید بن عباس رازیؒ سے روایت ہے کہ یمن کے چند لوگ امام مالکؒ کی خدمت میں گئے اور کہا: ہمارے ہاں ایک جنّ ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہش مند ہوں۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، لیکن اس بات کو پسند بھی نہیں کرتا (بحوالہ کتاب: المحجۃ البیضاء صفحہ 123 ناشر: مکتبہ الصدوق تہران)

اکابر پر اعتماد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون سے جنّ کو امیر بنایا تھا؟

(قسط119)

کچھ لوگ ماہنامہ عبقری کا ہر دلعزیز کالم ''جنات کا پیدائشی دوست'' پڑھ کے اپنے مطالعے کی کمی کے باعث فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم صحابہ کرامؓ سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں؟ کسی صحابیؓ سے تو جنّات کی ملاقات ثابت نہیں۔ جبکہ دیکھا جائے تو تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات ملتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ سے لے کر اولیائے عظامؒ تک ہمارے اکابر و اسلافؒ میں سے بیشتر ہستیوں کی جنّات سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ مثلاً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیرالمومنینؓ! کیا آپ کو نہ بتاؤں کہ میرے اسلام لانے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ فرمایا ضرور بتاؤ۔ انہوں نے کہا: میں ایک مرتبہ اپنے جانوروں کی تلاش میں چلتے چلتے ابرق العزّاف مقام پر پہنچا تو رات ہوگئی۔ میں نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ میں اس وادی کے شاہِ جنّات کی پناہ چاہتا ہوں' اس کی قوم کے بے وقوفوں سے۔ تو کسی نے غیب سے (عربی اشعار کی صورت میں) جواب دیا: تیرا بھلا ہو' تُو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ' جو جلال اور بزرگی والا ہے۔ تمام خیروں کو لے کر آنے والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یثرب میں نجات کی دعوت دے رہے ہیں۔ میں نے کہا: خدا تجھ پر رحم کرے، تُو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اُثال کا بیٹا عمروؓ ہوں اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجد کے جِنّات کا امیر مقرر ہوں۔ تمہارے گھر پہنچنے تک تمہارے اونٹوں کی حفاظت ہوگی۔ اب تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا (دیکھیں کنز العمال بروایت امام شریح رویانی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ مالکیہ) امام ابن عساکرؒ (مکتبہ شافعیہ)

بحوالہ کتاب: حیات الصحابہؓ صفحہ 617 مصنف: مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ (مکتبہ حنفیہ) ناشر: کتب خانہ فیضی لاہور پاکستان)

ایک دن میں دس کتابیں پڑھنا اور سینکڑوں صفحات لکھنا کیسے ممکن ہے؟

(قسط 120)

ماہنامہ عبقری کے سرپرست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم کے کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں یہ بات عام طور پر ملتی ہے کہ وہ کم وقت میں زیادہ کام کرلیتے ہیں، یا چند لمحات میں لمبا فاصلہ طے کرلیتے ہیں۔ ان کے متعلق جو لوگ ایسی باتوں کو صرف عقل کے معیار پر تولتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت تو کہتے ہی اُسے ہیں، جو عام انسان کے بس سے باہر اور عقل سے ماوراء ہو۔ جیسا کہ:

امام ابن قیم علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ میں نے خود شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (مکتبہ اہل حدیث) کے کاموں میں عجیب وغریب برکت دیکھی۔ آپ صرف ایک دن میں اتنی زیادہ تحریر کرلیتے تھے، جتنی ایک کاتب پورے ہفتے میں بھی نہیں کرسکتا۔ صرف تحریر وتصنیف میں ہی نہیں، بلکہ آپ میدان جنگ میں بھی کامل تھے۔ چنانچہ تاتاریوں کے خلاف جہاد میں آپؒ نے وہ کمالات دکھائے، کہ بڑے بڑے بہادروں کے منہ کھلے رہ جاتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: ذکرِ الٰہی صفحہ 203
ناشر: دار السّلفیہ، حفیظ الدین روڈ، بمبئی نمبر 8)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ امام غزالیؒ کی لکھی ہوئی کتابوں کو اگر ان کی پوری زندگی پر تقسیم کیا جائے، تو روزانہ سولہ جز کی تصنیف بنتی ہے، جو کسی طرح سمجھ نہیں آتی۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کتب کے 300 باب ہیں اور یہ مکمل کتاب کئی ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ہر باب کو لکھنے سے پہلے میں نے شیخ اکبر علامہ محی الدین ابن عربیؒ کی کتاب "فتوحات مکیہ" کا مکمل مطالعہ کیا ہے۔ یعنی 300 باب لکھنے سے پہلے 300 مرتبہ فتوحاتِ مکیہ کا مطالعہ کیا۔ پھر سب سے حیرت انگیز بات یہ لکھی کہ میں نے یہ کتاب صرف 30 دن کے اندر لکھی ہے۔ لہٰذا روزانہ فتوحاتِ مکیہ کا مطالعہ بھی دس دفعہ بنتا ہے اور کتاب کے لکھے جانے والے باب بھی روزانہ دس بنتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات، صفحہ 204

مرتب: مولانا ابوالحسن اعظمی، ناشر: مکتبہ مدنیہ، اردو بازار لاہور)

مولانا سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ بن علیؒ ایک دفعہ محرقہ نامی جگہ میں اپنے شاگرد عبداللہ بن محمدؒ کے ساتھ تھے۔ شاگرد نے

کہا کہ ہم یہاں مغرب کی نماز ادا کر لیتے ہیں، پھر سفر پہ روانہ ہو جائیں گے۔ یہ سن کر آپؒ نے فرمایا کہ ہم تو مغرب کی نماز تریم میں جا کر پڑھیں گے۔ حالانکہ محرقہ اور تریم کا فاصلہ 3 کوس کا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں پہنچنا ناممکن تھا۔ چنانچہ آپؒ کے شاگرد نے کہا: ایسا ہونا تو بہت مشکل ہے۔ آپؒ نے فرمایا: ذرا اپنی آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو فرمایا: اب کھول لو۔ جب دیکھا تو وہ تریم میں کھڑے تھے اور سورج ابھی ویسے کا ویسا تھا

(بحوالہ کتاب: جامع کرامات الاولیاء،
صفحہ 235 ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

اکابر پر اعتماد

بڑوں پر اعتراض کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی ضرورت ہے

(قسط121)

خانقاہ عبقری تسبیح خانہ میں جو ذکر بالجہر مخصوص تعداد اور مخصوص طریقے سے کروایا جاتا ہے، اس کی حقیقت علاج معالجہ کی طرح ہے۔ جیسا کہ قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اشغال صوفیاء بطورِ معالجہ کے ہیں اور سب کی اصل، نصوص سے ثابت ہے، جیسا کہ علاج کرنا تو ثابت ہے مگر شربتِ بنفشہ حدیث سے ثابت نہیں۔ ایسے ہی (صوفیائے کرامؒ کے) سب اذکار کی اصل ہیئت ثابت ہے، جیسے توپ بندوق کی اصل ثابت ہے، اگر چہ اس وقت میں موجود نہ تھی، لہٰذا یہ بدعت نہیں۔

(بحوالہ فتاوی رشیدیہ مع تالیفات رشیدیہ ص194
مرتب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ناشر: کتب خانہ دیوبند)

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ کسی خاص طریقے سے کلمہ کا ذکر اپنے مریدین کے لیے تجویز کرتے ہی۔ اس میں ہر دفعہ لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کے پڑھنے کو بھی نہیں بتاتے، بلکہ کچھ تعداد مقرر کرتے ہیں کہ اتنی مرتبہ لاالہ الااللہ پڑھ کر ایک مرتبہ محمد رسول اللہ پڑھو۔ اس تجویز کرنے میں ڈھیروں منافع ہیں، جن کو مشائخ جانتے ہیں اور وہ منافع اس کے

خلاف کرنے سے حاصل نہیں ہوتے۔ لیکن ثواب ہر صورت میں حاصل ہوجاتا ہے اور ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا اس کے عبادت ہونے کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(فتاوی محمودیہ ج6 ص41 ناشر: دارالافتاء فاروقیہ کراچی)

مولانا نثار الحسینی صاحب (مکتبہ دیوبند) نے بھی ذکر بالجہر کی مکمل تفصیل پر ایک کتاب لکھی ہے ("ذکر بالجہر کا شرعی حکم" ناشر: خانقاہ امدادیہ حضرو اٹک پاکستان)

اسی طرح مولانا مفتی رضاالحق صاحب رئیس دارالافتاء جنوبی افریقہ نے بھی ذکر بالجہر کے ثبوت میں پوری کتاب لکھی ہے ("ذکر اجتماعی و جہری، شریعت کے آئینہ میں" ناشر: زمزم پبلشرز کراچی)

محترم قارئین! اگر آپ درج بالا کتابوں کا سرسری سا مطالعہ بھی کرلیں تو ان شاء اللہ اس بات پر مطمئن ہوجائیں گے کہ تسبیح خانے میں ہونے والا ذکر بالجہر سو فیصد اکابر و اسلافؒ کی ترتیب پر ہے۔ لہٰذا ہمیں اکابرین امت پر اعتراض کرنے کی بجائے اپنے عقائد اور اعمال درست کرنے کی ضرورت ہے۔

اکابر پر اعتماد

چور جس طرف بھی جاتا اندھا ہوجاتا

(قسط122)

ماہنامہ عبقری میں مخلوق خدا کے نفع کیلئے ایسے کئی اعمال شائع ہوچکے ہیں، جن کی برکت سے مال واسباب کے چوری ہونے سے حفاظت رہتی ہے، اور اس میں اہم بات یہ کہ عبقری میں دیا جانے والا کوئی بھی عمل شریعت سے نہیں ٹکراتا، یعنی ہر عمل قرآن وسنت، صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم یا اکابر واسلاف رحمہم اللہ کے معمولاتِ زندگی میں موجود ہوتا ہے۔ کچھ لوگ عبقری کے وظائف کے متعلق شک وشبے کا اظہار کرتے ہیں، تو انہیں چاہئے کہ اپنے اکابر واسلافؒ کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنا بھی اپنی مصروفیات میں شامل کرلیں۔ اس سے ناصرف علم میں اضافہ ہوگا، بلکہ اکابرینِ اُمت کی طرح زندگی عافیتوں اور برکتوں کا مجموعہ بھی بن جائے گی۔ ان شاءاللہ!

مفتی محمد فاروق صاحب (مدرس جامعہ فاروقیہ) لکھتے ہیں کہ: حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ جب بھی حرم شریف میں داخل ہوتے تو جوتے دروازے پر ہی چھوڑ جاتے، حالانکہ وہاں جوتے کا محفوظ رہنا بہت مشکل تھا، لیکن حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ کا جوتا کبھی چوری نہ ہوتا۔ لوگوں کو اس بات پر بڑا تعجب تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ آپ کا جوتا چوری نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ میں جس وقت جوتا اتارتا

ہوں، تو یہ نیت کر لیتا ہوں کہ میرا جوتا چور کیلئے حلال ہے۔ پھر چونکہ چور کی قسمت میں حلال نہیں ہے، اس لیے میرا جوتا چوری نہیں ہوتا۔

اسی طرح مولانا محمد یعقوب مہاجر مکیؒ مکہ معظّمہ کے قیام کے دوران کچھ سامان خریدنے بازار تشریف لے گئے۔ اشرفیوں کی تھیلی ہاتھ میں تھی۔ ایک بدو آیا اور اشرفیوں کی تھیلی چھین کر بھاگ گیا۔ مولاناؒ جلدی سے اپنے مکان میں داخل ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے دروازہ بند کر دیا کہ میں نے وہ تھیلی اس چور کیلئے حلال کر دی۔ لیکن چور جس طرف بھی جاتا، راستے بند پاتا۔ تھک ہار کر اسی جگہ آیا اور معافی مانگتے ہوئے تھیلی واپس کر دی۔

(بحوالہ کتاب ملفوظات مفتی محمود حسن گنگوہیؒ ص 134، 252، ناشر: دارالھدیٰ کراچی)

محترم قارئین! حضرت شاہ محمد اسحاق علیہ الرحمہ وہ جلیل القدر محدث ہیں، جنہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسندِ حدیث کا وارث بنایا۔ جو لوگ اپنے اکابر و اسلافؒ کی ترتیبِ زندگی سے غافل ہو کر عبقری میں شائع کیے جانے والے حقائق پر اعتراض کرتے ہیں، کیا وہ اتنے بڑے محدث کے درج بالا اعمال پر بھی خود ساختہ اور من گھڑت ہونے کی مہر لگا سکتے ہیں؟

قسط نمبر 123 (حصہ اول)

شرعی تعویذ کے جائز ہونے کا فتویٰ

ماہنامہ عبقری کا بنیادی مقصد لوگوں کے دکھوں کا مداوا اور پریشانیوں کا حل ہے اور ہمارے اکابرؒ نے دکھوں اور بیماریوں کے حل کیلئے جہاں دیگر اسباب اختیار کیے، وہاں ایک سبب تعویذات کا بھی استعمال کیا۔ کچھ لوگ اپنی کم علمی یا لاعلمی کی بناء پر ان تعویذات کو شرک کہتے ہیں۔ کراچی کے نہایت معتمد علمی ادارے (جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری" ٹاؤن) کا تعویذات کی تائید میں فتویٰ پیش خدمت ہے۔ اُمید ہے یہ فتویٰ علمی ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے تسلی کا باعث بنے گا۔ اللہ پاک اکابر و اسلافؒ کا علمی دفاع کرنے والے ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

سوال: (کسی نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوریؒ ٹاؤن کی ویب سائٹ پر سوال پوچھا کہ) تعویذ کے جواز کے دلائل کیا ہیں؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کی قدرت و کبریائی پر مشتمل کلماتِ تعوذ اپنے سمجھدار بچوں کو یاد کراتے تھے اور جو بچہ سمجھدار نہ ہوتا، اُس کے گلے میں وہ کلمات لکھ کر تعویذ کی شکل میں ڈال دیتے تھے"۔ یہی تعویذ کی حقیقت ہے۔ اُن کے اس عمل سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر مشتمل پُراثر کلمات کا تعویذ جائز ہے۔ باقی حدیث میں جن تعویذات کے استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذ ہیں، جن میں شرکیہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہوں یا اس کے مؤثر بالذات ہونے کا عقیدہ رکھا جاتا ہو یا کلماتِ مجہولہ یا نامعلوم منتر اس میں ہوں۔

فقہاء کرام نے نصوص میں غور و فکر کر کے تعویذات اور عملیات کے ذریعے علاج کرنے اور اس پر معقول معاوضہ لینے کو چند شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے:

(۱) ان کا معنی و مفہوم معلوم ہو (۲) ان میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو، (۳) ان کے مؤثر بالذات ہونے کا اعتقاد نہ ہو (۴) عملیات کرنے والا علاج سے واقف اور ماہر ہو، فریب نہ کرتا ہو۔ لہٰذا ایسے تعویذ اور عملیات جو آیاتِ قرآنیہ، ادعیہ ماثورہ یا کلماتِ صحیحہ پر مشتمل ہوں ان کو لکھنا، استعمال کرنا اور ان سے علاج کرنا شرعاً درست ہے؛ کیوں کہ اس کی حقیقت ایک

جائز تدبیر سے زیادہ کچھ نہیں اور اس پر معقول معاوضہ لینا بھی جائز ہے، اور جن تعویذوں میں کلماتِ شرکیہ یا کلماتِ مجہولہ یا نامعلوم قسم کے منتر لکھے جائیں یا انہیں مؤثر حقیقی سمجھا جائے تو ان کا استعمال اور اس پر اجرت لینا شرعاً جائز نہیں ہے۔

مصنف ابن أبي شيبة (5/ 44)"عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إذا فزع أحدكم في نومه فليقل: »بسم الله، أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وسوء عقابه، ومن شر عباده، ومن شر الشياطين وأن يحضرون«. فكان عبد الله يعلمها ولده من أدرك منهم، ومن لم يدرك كتبها وعلقها عليه".

صحیح مسلم میں ہے:" عن عوف بن مالك الأشجعي، قال: كنا نرقي في الجاهلية، فقلنا: يا رسول الله! كيف ترى في ذلك؟ فقال: »اعرضوا علي رقاكم، لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك«".(4/ 1727، رقم الحديث: 2200، باب لا باس بالرقى مالم يكن فيه شرک، ط:دار احیاء التراث العربی)

سنن الترمذی میں ہے:"عن أبي سعيد الخدري قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فنزلنا بقوم، فسألناهم القرى فلم يقرونا، فلدغ سيدهم، فأتونا فقالوا: هل فيكم من يرقي من العقرب؟ قلت: نعم أنا، ولكن لا أرقيه حتى تعطونا غنما، قالوا: فإنا نعطيكم ثلاثين شاة، فقبلنا فقرأت عليه: الحمد لله سبع مرات، فبرأ وقبضنا الغنم، قال: فعرض في أنفسنا منها شيء، فقلنا: لا تعجلوا حتى تأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: فلما قدمنا عليه ذكرت له الذي صنعت، قال: »وما علمت أنها رقية؟ اقبضوا الغنم واضربوا لي معكم بسهم« : هذا حديث حسن صحيح".(26/2 باب ما جاء فی اخذ الاجر علی التعویذ، ط: قدیمی)

وفيه أيضاً:۔"عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين يقول: »أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة، ومن كل عين لامة« ، ويقول: »هكذا كان إبراهيم يعوذ إسحاق وإسماعيل«. حدثنا الحسن بن علي الخلال قال: حدثنا يزيد بن هارون، وعبد الرزاق، عن سفيان، عن منصور، نحوه بمعناه: هذا حديث حسن صحيح". (26/2 باب ما جاء فی الرقیۃ من العین، ط: قدیمی)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے:"وأما ما كان من الآيات القرآنية، والأسماء والصفات الربانية، والدعوات المأثورة النبوية، فلا بأس، بل يستحب سواء كان تعويذاً أو رقية أو نشرة، وأما على لغة العبرانية ونحوها، فيمتنع؛ لاحتمال الشرك فيها".(7 / 2880، رقم الحديث:4553، الفصل الثانی، کتاب الطب والرقی، ط: دار الفکر بیروت)

www.banuri.org

وفيه ايضاً:"(أو تعلقت تميمة) : أي: أخذتها علاقة، والمراد من التميمة ما كان من تمائم الجاهلية ورقاها، فإن القسم الذي اختص بأسماء الله تعالى وكلماته غير داخل في جملته، بل هو مستحب مرجو البركة، عرف ذلك من أصل السنة، وقيل: يمنع إذا كان هناك نوع قدح في التوكل، ويؤيده صنيع ابن مسعود -رضي الله عنه - على ما تقدم، والله أعلم".(7 / 2881، رقم الحديث:4553، الفصل الثانی، کتاب الطب والرقی، ط: دارالفكر بيروت)

فتاویٰ شامی میں ہے:"[فرع] في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير العربية.(قوله: التميمة المكروهة) أقول: الذي رأيته في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير القرآن، وقيل: هي الخرزة التي تعلقها الجاهلية اهـ فلتراجع نسخة أخرى. وفي المغرب: وبعضهم يتوهم أن المعاذات هي التمائم، وليس كذلك! إنما التميمة الخرزة، ولا بأس بالمعاذات إذا كتب فيها القرآن، أو أسماء الله تعالى، ويقال: رقاه الراقي رقياً ورقيةً: إذا عوذه ونفث في عوذته، قالوا: إنما تكره العوذة إذا كانت بغير لسان العرب، ولا يدرى ما هو، ولعله يدخله سحر أو كفر أو غير ذلك، وأما ما كان من القرآن أو شيء من الدعوات فلا بأس به اهـ قال الزيلعي: ثم الرتيمة قد تشتبه بالتميمة على بعض الناس: وهي خيط كان يربط في العنق أو في اليد في الجاهلية لدفع المضرة عن أنفسهم على زعمهم، وهو منهي عنه، وذكر في حدود الإيمان أنه كفر اهـ. وفي الشلبي عن ابن الأثير: التمائم جمع تميمة، وهي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها العين في زعمهم، فأبطلها الإسلام، والحديث الآخر: «من علق تميمة فلا أتم الله له»؛ لأنهم يعتقدون أنه تمام الدواء والشفاء، بل جعلوها شركاء؛ لأنهم أرادوا بها دفع المقادير المكتوبة عليهم وطلبوا دفع الأذى من غير الله تعالى الذي هو دافعه اهـ ط وفي المجتبى: اختلف في الاستشفاء بالقرآن بأن يقرأ على المريض أو الملدوغ الفاتحة، أو يكتب في ورق ويعلق عليه أو في طست ويغسل ويسقى.وعن «النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يعوذ نفسه». قال - رضي الله عنه -: وعلى الجواز عمل الناس اليوم، وبه وردت الآثار". (6 / 363، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد) فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:143909201338

اکابر پر اعتماد

اولاد اور کاروبار پر کبھی زوال نہیں آئے گا

(قسط124)

ماہنامہ عبقری میں اکثر ایک عمل بتایا جاتا ہے کہ آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے "بِسمِ اللہِ مَاشَاءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ " پڑھنے سے انسان کو لگی ہوئی نظر بد ٹوٹ جاتی ہے، جادو بڑی آسانی سے دُھل جاتا ہے اور جنات پیچھا چھوڑ دیتے ہیں۔ جن مرد و خواتین کو عجیب و غریب امراض لاحق ہوں، ان کیلئے یہ عمل اتنا کارگر ثابت ہوا ہے کہ سینکڑوں لوگوں کے مشاہدات تحریری طور پر سامنے آئے۔ اگر یہی کلمات اپنی اولاد کو دیکھتے ہوئے پڑھے جائیں تو اولاد بیماریوں، حادثات اور گناہوں سے محفوظ رہتی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میں دیا جانے والا عمل مستند نہیں ہوتا۔ حالانکہ انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ عبقری میں ایسا کوئی بھی عمل نہیں دیا جاتا ،جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے، آل و اصحاب سے یا اکابر و اسلاف سے نہ ملتا ہو۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ لاتعداد لوگوں کو فیض پہنچانے والے اس عمل کے پیچھے کن ہستیوں کا فرمان پوشیدہ ہے۔

> زبدۃ المحدثین علامہ سید صدیق حسن خان بھوپالیؒ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے گھر کے دروازے پر یہ آیت لکھوائی ہوئی تھی '' ما شاء اللہ لاقوۃ الا باللہ'' کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: سورۃ کہف میں ارشاد ہے کہ آدمی کو اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت یہ

آیت پڑھ لینی چاہئے۔ پس میرا گھر میرا باغ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنے اہل (بیوی، بچوں میں) اور مال (کاروبار، زمینداری، تجارت) میں ہمیشہ خوشی دیکھے، تو اسے چاہئے کہ انہیں دیکھتے ہوئے یہ آیت پڑھ لیا کرے۔ کیونکہ اس کی برکت سے ان پر موت کے سوا کوئی آفت نہیں آئے گی **(ذکرہ الشرجی بلا تخریج)**

نواب سید محمد صدیق حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ اس سے آگے لکھتے ہیں کہ میں نے اس عمل کا تجربہ کیا تو اسے صحیح پایا۔

(بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ 54 ناشر: اسلامی کتب خانہ، فضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

محترم قارئین! اس موضوع کے متعلق اگر آپ کے پاس بھی حوالہ جات ہوں تو ہمیں ضرور بھیجیں، تاکہ جو لوگ عبقری میں شائع ہونے والے وظائف کو خود ساختہ اور من گھڑت کہہ کر مخلوق خدا کے دل میں وساوس پیدا کرتے ہیں، ان لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کیلئے محنت اور دعا کی جا سکے۔

اکابر پر اعتماد

اولیاء کو علم لدُنی کیسے حاصل ہوتا ہے؟

(قسط125)

محترم قارئین! بعض خاص الخاص اولیائے کرام کے دلوں پر انوارات ِ الٰہیہ کا نزول ہر وقت ہوتا رہتا ہے، جس کی برکت سے ان پر کائنات کے ایسے علوم کھلتے ہیں، جن تک عام انسان کی رسائی نہیں ہوتی۔ ماضی میں ایسے علوم کی حامل کئی ہستیاں گزری ہیں، مثلاً شیخ اکبر علامہ محی الدین ابن عربیؒ، حضرت پیر علی ہجویریؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شاہ نعمت اللہ المعروف شاہ مینا لکھنویؒ، حضرت سلطان باہوؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ مجذوبؒ وغیرہم۔ ان ہستیوں کی کتابوں میں ابھی تک کائنات کے سربستہ راز اور غیبی علوم بکھرے ہوئے ہیں۔ موجودہ دور میں انہی لدُنی اور وہبی علوم واسرار کی حامل جلیل القدر ہستی حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جن کا سلسلہ وار مضمون "جنات کا پیدائشی دوست" کے عنوان سے ماہنامہ عبقری میں شائع ہوتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر واسلافؒ کے ہاں ان غیبی علوم کی کیا حقیقت تھی؟

حجۃ الاسلام حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: انسان کے علمی ذرائع تین ہیں۔ محسوسات سے معلومات کا اخذ کرنا، یہ پہلا طریقہ ہے۔ دوسرا طریقہ وہ ہے جس میں ان چیزوں کا علم ان معلومات سے حاصل کیا جاتا ہے، جو مجہول اور نامعلوم ہیں۔ اور تیسرا

طریقہ وہ ہے جسے علم بالغیب کہتے ہیں، یعنی غیب سے یہ علم پایا جاتا ہے۔ غیب سے علم پانے کا جو طریقہ ہے، اس کے ذیل میں وحی، تحدیث، تفہیم، ذوق، معرفت، علم لدُنّی، مشاہدہ، وجدان، تجلیات، کشف، عالم مثال کے ساتھ اتصال و ربط صوری تجلیات جیسی چیزیں داخل ہیں۔ ذوق سے جو چیزیں حاصل ہوتی ہیں، انہی کی تفصیل کا نام حکمت ہے اور معرفت کی راہ سے حاصل شدہ امور کی تفصیل کا نام فن حقائق ہے۔ جن اصطلاحات کا تذکرہ غیبی علوم کے سلسلے میں کیا گیا ہے، ان کے معانی اور مطالب کا تذکرہ عنقریب آئندہ کیا جائے گا، ابھی اس کا انتظار کرو۔ بعض دفعہ وحی کے سوا سارے علوم جو غیب سے حاصل کیے جاتے ہیں، ان سب کی تعبیر کشف اور الہام سے لوگ کرتے ہیں۔ معصوم کے خبر دینے سے جو علم حاصل ہوتا ہے، یعنی عموماً جسے علوم نقلیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، دراصل علم کی یہ قسم نظریات ہی کے سلسلے میں داخل ہے۔ کیونکہ معلومات جو معصوم کے ذریعے سے حاصل ہوتے ہیں، ان پر اعتماد کرنے اور ان کو ماننے کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ آدمی کی عقل اپنے اندر مقدمات کو گویا اس طریقے سے مرتب کرتی ہے۔ یعنی یوں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ ایسی بات ہے، جس کی خبر معصوم نے دی ہے۔

(بحوالہ کتاب: العبقات، صفحہ 7 ناشر: ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور)

اکابر پر اعتماد

بات ابھی دل میں ہی تھی کہ درویش چل پڑا

(قسط126)

محترم قارئین! ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے ہردلعزیز کالم" جنات کا پیدائشی دوست" کے متعلق کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کی کشفی کیفیات سمجھ سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کائنات صرف ہماری محدود عقل کے مطابق نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہوئی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اکابر واسلافؒ میں حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم جیسا کشف کس کس کو حاصل تھا؟

شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ :مشہور عارف باللہ شیخ عبداللہ دینوریؒ نے فرمایا: ایک دن میرے پاس ایک خستہ حال درویش آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے دل ہی دل میں ارادہ کیا کہ اپنے جوتے کسی کے پاس رہن رکھ کر اس درویش کے کھانے کی کوئی چیز لے آؤں، لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ ننگے پاؤں رہ کر صفائی کس طرح برقرار رکھ سکو گے؟ پھر سوچا کہ اپنی چادر گروی رکھ دوں، لیکن خیال آیا کہ پھر ننگے سر رہ جاؤ گے۔ ابھی اسی تردد میں تھا کہ وہ درویش اٹھ کر چل پڑا اور کہنے لگا: اے کم ہمت! اپنی چادر اپنے پاس ہی رکھ! میں جا رہا ہوں۔ مولانا محمد موسیٰ خان

روحانی بازیؒ مزید لکھتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ وہ درویش صاحبِ کشف و الہام تھے، اسی لیے انہیں شیخ عبداللہ دینوریؒ کے قلبی ارادوں کا کشف ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: رزق اولیاء کے غیبی اسباب، صفحہ 134 ناشر: ادارہ تصنیف وادب، جامعہ محمد موسیٰ روحانی البازیؒ، نزد اجتماع گاہ، رائے ونڈ لاہور)

> مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحبؒ (بانی ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی) فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے دل میں کسی شخص (بزرگ) سے ملنے کا خیال پیدا ہوا اور میں نے چاہا کہ ان کے پاس جا کر کچھ دن قیام کر کے فیض حاصل کروں۔ ابھی یہ بات میرے جی میں ہی تھی کہ میرے والد مولانا صوفی محمد سلیمان صاحبؒ فرمانے لگے: ذرا سوچ سمجھ کر جانا، آج کل اللہ والے کم ہیں اور دکانداریاں بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ وہ شخص واقعی دکاندار تھے۔

(بحوالہ کتاب: بسوانح عمری، صفحہ 73 مصنف: مولانا احمد الدین حنیف، ناشر: محمدی اکیڈمی، محلہ توحید گنج، منڈی بہاؤالدین)

اکابر پر اعتماد

ارے! تم سب کے سروں پر مٹی پڑی ہوئی ہے

(قسط127)

ہمارے اکابر واسلاف ؒ کا یہ معمول تھا کہ وہ قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کرکے مخلوقِ خدا کی خیر خواہی کے لیے وظائف اخذ کرتے تھے۔ مثلاً قرآن مجید کی سورۂ مریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے کہ جس وقت انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل دیکھے تو اسی وقت استنباط کرتے ہوئے سوچا کہ جو رب اس باعصمت خاتون کو بے موسم پھل دے سکتا ہے، کیا وہ مجھے بڑھاپے میں اولاد نہیں دے سکتا؟ لہٰذا اسی وقت دعا مانگنے پر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں صالح بیٹا مل گیا۔

ماہنامہ عبقری میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے مضمون میں اکثر ایسے واقعات ملتے ہیں، جن میں وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہ کر دور دراز کا سفر فرماتے ہیں۔ اس پر کچھ لوگ اپنے اکابر واسلاف ؒ کی ترتیبِ زندگی سے غفلت کی بناء پر کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم دنیا میں رہتے ہوئے بھی کسی کو نظر ہی نہ آئیں؟ حالانکہ جب ہم صحیح احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہجرتِ مدینہ کا واقعہ سامنے آتا ہے کہ جب حضور سرورِ کونین ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کے گھر

www.ubqari.org

کے باہر مشرکین کا پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن آپ ﷺ سورۃ یاسین اور خاص طور پر یہ آیت (وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ) پڑھتے ہوئے پہرہ دینے والے مشرکین کے سروں پر خاک ڈال کر تشریف لے گئے اور کسی کو نظر بھی نہ آئے۔ بعد میں کسی نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ تو ابھی ابھی تمہارے سروں پر مٹی ڈال کر یہاں سے رخصت ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا تو واقعی ان سب کے سر خاک آلود تھے۔ اسی واقعے سے استنباط کرتے ہوئے ہمارے اکابرؒ نے خطرے کی حالت میں حجاب الابصار کا عمل اپنے معمولات میں شامل رکھا اور انہی اکابر واسلافؒ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم بوقتِ ضرورت اس عمل کو مخصوص تعداد اور مخصوص طریقے کے ذریعے اپنے استعمال میں لے آتے ہیں۔

ہمارے اکابرؒ جسمانی علاج بھی روحانی طریقے سے کرتے

(قسط128)

مولانا حکیم خلیل احمد صدیقی صاحب (حال مقیم مدینہ منورہ) لکھتے ہیں کہ: جامعہ خیرالمدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم باعمل اور متبع سنت ہونے کے ساتھ ساتھ عامل کامل اور روحانی معالج بھی تھے۔ ان کو جادو، جنات کے خاتمے میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ بڑی جرأت سے علاج کرتے اور کامیاب ہوتے۔ حتیٰ کہ جسمانی امراض کا علاج بھی روحانی علاج سے کرتے۔ شیخ محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ان کے بعض تعویذات بہت مجرب تھے۔

(بحوالہ: ماہنامہ الخیر ملتان، اکتوبر 2018ء۔ صفحہ 16 ایڈیٹر: مولانا محمد حنیف جالندھری، ناشر: جامعہ خیرالمدارس، ملتان)

محترم قارئین! درج بالا واقعے میں بیان کردہ ثبوت کی طرح ہمارے تمام اکابر و اسلافؒ ہی روحانی دنیا سے وابستہ تھے۔ اب اگر انہی اکابر و اسلافؒ کی نقل کرتے ہوئے ماہنامہ عبقری اپنے قارئین کو مشکلات سے نجات کے وظیفے بتا دے تو اس پر من گھڑت اور خودساختہ ٹوپی ڈرامے کی مہر لگا دی جاتی ہے۔ حالانکہ انہی وظائف کے ذریعے ہمارے اکابرؒ نے اپنے اپنے زمانے میں مخلوق خدا کو خیر و برکت کی راہوں پر لگایا اور انہیں مشکلات سے نکلنے کا رستہ دکھایا۔ کچھ لوگ جو عبقری کے متعلق شک وشبے کا شکار ہیں، وہ یہ تو دیکھیں کہ اگر ہم عبقری کے متعلق ایسا غلط نظریہ رکھتے ہیں تو پھر ان تمام اکابر و اسلافؒ پر بھی نعوذ باللہ من گھڑت اور خودساختہ ٹوپی ڈرامہ وظائف بیان کرنے کا الزام لگ جائے گا!!!

عبقری میں شائع ہونیوالے تہدیدی نامہ مبارک کی علمی اور سندی حیثیت

(قسط129)

ماہنامہ عبقری میں شائع کردہ اور ہزاروں لوگوں کو جنات سے نجات دلانے والا" تہدیدی نامہ مبارک" یعنی حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا وہ خط" جو انہیں حضور ﷺ کی طرف سے جنات کے نام ملا تھا اور جب انہوں نے وہ خط (تعویذ) اپنے تکیے میں رکھا تو ان کے گھر سے جنات بھاگ گئے۔ ہمارے اکابر واسلافؒ میں ایسی بے شمار ہستیاں گزری ہیں، جنہوں نے اس نبویﷺ تعویذ کے ذریعے مخلوقِ خدا کو فیض پہنچایا۔ مثلاً شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی کتاب" گنجینۂ اسرار" ناشر: ادارہ اسلامیات میں بیان کیا ہے۔ مولانا محمد اسحاق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب" مجرباتِ اکابر" ناشر: تالیفاتِ اشرفیہ میں لکھا ہے۔ مولانا ابوالمظفر ظفر احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب" شرعی علاج" ناشر: سیف اللہ اختر آف بلوکی میں بیان کیا ہے۔ مولانا لیاقت علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب" دعائیں" ناشر: گابا سنز کراچی میں بیان کیا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نے بہشتی زیور میں لکھا ہے۔ مولانا محمد قطب الدین دہلویؒ نے ظفر جلیل شرح حصن حصین میں حرزِ ابی دجانہؓ کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجلیاتِ صفدر میں نقل کیا ہے۔

حضرت تھانویؒ نے اسے نہایت مجرب فرمایا ہے۔ آئیں اب دیکھتے ہیں کہ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جاری کردہ ماہنامہ "بینات" میں اس تعویذ کی کیا سند بیان کی گئی ہے۔ حوالے کیلئے دیکھیں" ماہنامہ بینات کراچی نومبر 2018 صفحہ 35 تا 47 ناشر: جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی)

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں ''حرزِ ابی دجانہؓ'' کے نام سے ایک روایت نقل کی ہے کہ: حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنات کی طرف سے ایذاء رسانی کی شکایت کی، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنات کے نام ایک خط لکھوا کر انہیں دیا۔ وہ رات کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو گئے اور جنات کی عجیب وغریب حالت دیکھی۔ جس کا ذکر اس روایت میں موجود ہے۔ اس طرح وہ جنات کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ اب بھی لوگ جنات کے شر سے حفاظت کی غرض سے اس خط کو اپنے گھروں، دکانوں وغیرہ میں رکھتے ہیں۔

ذیل میں اس روایت تحقیق درج ہے کہ کیا ''دلائل النبوۃ'' والی مذکورہ روایت (حرزِ ابی دجانہؓ) من گھڑت ہے؟ یا ''دلائل النبوۃ'' والی روایت کے علاوہ دیگر کتب میں دوسری سند سے مروی روایت موضوع ہے؟ واضح رہے کہ روایتِ حرز ابی دجانہؓ دو مختلف سندوں سے مروی ہے: ایک کو علامہ سیوطی نے ''اللآلی المصنوعۃ'' میں موسیٰ نامی راوی کے طریق سے نقل کر کے اسے موضوع قرار دیا ہے، اور وہ تقریباً بالاتفاق

موضوع ہے، اس روایت سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ آخر میں بمع سند کے ذکر کردی جائے گی، چنانچہ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

''موضوع وإسنادہٗ مقطوع وأکثر رجالہ مجہولون ولیس فی الصحابۃؓ من اسمہٗ موسیٰ أصلاً''(۱)

جبکہ دوسری سند سے مروی روایت کو علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں ذکر کرنے کے بعد اس کا تابع بھی بتایا ہے، اور موضوع روایت کی طرف اشارہ بھی فرمایا ہے۔ یہ روایت پہلی روایت سے سنداً تو مکمل مختلف ہے، متناً بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ''دلائل النبوۃ'' میں روایتِ حرزِ ابی دجانہؓ کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''تابعہٗ أبوبکر الإسماعیلی، عن أبی بکر محمد بن عمیر الرازی الحافظ عن أبی دجانۃ محمد بن أحمد ہٰذا، وقد روی فی حرز أبی دجانۃؓ حدیث طویل، وہو موضوع لاتحل روایتہٗ۔''(۲) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی اسی روایت کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الخصائص الکبریٰ'' میں ذکر کرنے کے بعد اس پر کوئی کلام اور تبصرہ نہیں کیا، جبکہ یہ صراحت بھی کی ہے کہ اس کی تخریج امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے، اگر یہ روایت ان کے ہاں موضوع ہوتی، تو ضرور اس کی تصریح کرتے، جیسا کہ ''اللآلی المصنوعۃ'' میں درج روایت کو نقل کرنے کے بعد اُسے واضح الفاظ میں موضوع قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بیہقی کی روایت ان کے نزدیک موضوع نہیں ہے، چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''باب فیہ ذکر حرز

الجن المعروف بحرز أبی دجانۃ: أخرج البیہقی عن أبی دجانۃ قال: شکوت إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' (۳) ''دلائل النبوۃ'' والی روایت ذکر کرتے ہوئے، اور اُسے ضعیف قرار دیتے ہوئے ائمہ نے اس بات کی صراحت بھی کی ہے کہ یہ روایت جس کو علامہ بیہقیؒ نے ذکر کیا ہے، اس روایت کے علاوہ ہے جسے علامہ سیوطیؒ نے ''اللآلی المصنوعۃ'' میں ذکر کیا ہے، جو کہ موضوع ہے، چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں: سماک بن خرشۃ ــــــــ وإسناد حدیثہ فی الحرز المنسوب إلیہ ضعیف۔'' (۴)

ابوسعد عبد الملک بن محمد نیسابوری خرکوشیؒ فرماتے ہیں:

"أخرجه البيهقي في الدلائل، وقد اشترط ألا يخرج الموضوع وما لا أصل له. قال البيهقي عقبه: وقد روى في حرز أبي دجانة رضي الله عنه حديث طويل وهو موضوع لا تحل روايته. فدل على أن ما أورده بخلاف ذلك، والله أعلم." (٥)

علامہ ابن الاثیر جزریؒ فرماتے ہیں: "سماك بن خرشة: سماك بن خرشة، وقيل: سماك بن أوس بن خرشة بن لوذان بن عبد ود بن زيد بن ثعلبة بن الخزرج بن ساعدة بن كعب بن الخزرج الأنصاري الساعدي، أبو دجانة رضي الله عنه. وهو مشهور بكنيته وأما الحرز المنسوب إليه فإسناده ضعيف." (٦)

ابن الکتان عراقیؒ فرماتے ہیں:

"(ابن الجوزي) وفي سنده انقطاع إذ ليس في الصحابة رضي الله عنهم من

اسمهٗ موسٰی أصلا وأكثر رجاله مجهولون (تعقب) بأن البيهقي أخرجهٗ في الدلائل (قلت) يعني من طريق آخر بمخالفة لهٰذا بالزيادة والنقص ، ثم قال البيهقي: وقد روى في حرز أبي دجانةؓ حديث طويل وهو موضوع لا تحل روايته، انتهٰى. ونقل القرطبي في المفهم عن ابن عبد البرؒ أنهٗ قال: حديث أبي دجانةؓ في الحرز المنسوب إليه فيه ضعف وكأنهٗ يعني رواية البيهقي، والله تعالى أعلم۔ " (۲)قال المحشي: "بل رواية البيهقي موضوعة أيضاً قطعاً"

محشی عبداللہ محمد صدیق غماری صاحب کا اس روایت کو موضوع قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اول تو انہوں نے کوئی دلیل ذکر نہیں کی، بغیر دلیل کے ان کی بات قابل قبول نہیں۔ اور اگر انہوں نے علی بن محمد الحمادی راوی پر امام حاکم اور دیگر حضرات کے کلام کی وجہ سے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے تو اس کی پوری تفصیل آرہی ہے، یعنی اس راوی پر کلام کی وجہ سے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی "دلائل النبوۃ" والی روایت کو موضوع نہیں کہا جاسکتا۔ اور اگر اس روایت میں مذکورہ مجاہیل روات کی وجہ سے موضوع کہا ہے تو بھی قواعد اور اصول کی رُو سے درست نہیں، کیونکہ کسی مجہول راوی کی وجہ سے حدیث پر وضع کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

"دلائل النبوۃ" والی روایت کی اِسنادی حیثیت:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ نامی راوی کے طریق سے جس روایت کو ذکر کیا ہے، وہ تقریباً سب کے ہاں موضوع ہے۔ البتہ "دلائل

النبوۃ" والی روایت کی سند میں تفصیل یہ ہے کہ ابتدائی دو راویوں کے علاوہ حضرت ابودجانہ صحابی رضی اللہ عنہ تک سلسلۂ سند "روایۃ الآباء عن الأبناء" ہے۔ ابتدائی دو راویوں میں پہلا راوی ثقہ ہے، صحیح بخاری کا راوی ہے، اس پر کوئی کلام نہیں، البتہ دوسرا راوی متکلم فیہ ہے، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اس راوی پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سمعت مسعود بن علي يقول: سألت الحاكم أبا عبد الله عن أبي أحمد الحبيبي، فقال: كان يكذب مثل السكر. فقلت: الحسنوي خير أم الحبيبي؟ فقال الحسنوي أحسن منه حالاً".(٨)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں مذکورہ راوی کی طرف کذب کی نسبت کی ہے، چنانچہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قال الحاکم: یکذب مثل السکر، الحسنوی أحسن حالا منہ۔"(٩)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كذبه أبو عبد الله الحاكم.... وقال الحاكم أيضًا: كان يكذب، وكان الحسنوي أحسن حالا منه."(١٠)

اس کے علاوہ بعض دیگر ائمہ سے بھی اس پر جرح ثابت ہے، مگر ان کی جرح اس درجے کے نہیں جس سے روایت پر وضع کا حکم لگایا جاسکے۔

چنانچہ علامہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وأما الحبيبي، فهو عبد الرحمن بن محمد الحبيبي المروزي، وعلي بن محمد الحبيبي ابن عمه يحدثان بنسخ وأحاديث مناكير."(١١)

سوالات حمزہ بن یوسف سہمیؒ میں ہے: "وسألت أبا زرعة أحمد بن الحسين الرازي بالكوفة عن أبي أحمد علي بن محمد بن حبيب المروزي، فقال: ضعيف جدا۔ "(۱۲)

مذکورہ راوی علی بن محمد المروزی الحمادی کی صحت اور ضعف کا اصل دارومدار امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے، کیونکہ یہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ اور ان کے ہم عصر ہیں، اس لیے اس بارے میں ان کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ باقی جن ائمہ سے اس پر جرح منقول ہے، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ان کے اور اس راوی کے زمانے میں کافی بعد ہے، اور انہوں نے بھی اصل مدار امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ہی قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی پر جرح کرتے ہوئے اسے "کذّاب" کہا ہے، یعنی اس راوی پر ان سے جرح مفسر ثابت ہے، اور اکیلا ان الفاظ سے جرح مفسر کی صورت میں کسی روایت کو موضوع بھی قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن یہاں پر اگر اس اصل کو جاری کیا جائے، تو پھر "المستدرک علی الصحیحین" والی روایت کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ جبکہ اسی راوی کے ہوتے ہوئے اسے "صحیح الإسناد" بھی کہا ہے، صرف وہ نہیں، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے "صحیح غریب" کہا ہے، حالانکہ جس روایت کی سند میں اگر کوئی راوی کذاب ہو، تو اصول وقواعد کی رو سے اسے موضوع قرار دیا جاتا ہے، مگر یہاں پر اس کے برعکس امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو "صحیح الإسناد والمتن" اور "صحیح غریب" کہا ہے، اس لیے

روایتِ حرزِ ابی دجانہؓ کو مذکورہ راوی علی بن محمد الحمادی پر کلام کی وجہ سے موضوع قرار دینا درست نہیں، جبکہ دیگر بعض ائمہ نے بھی اُسے ضعیف یا سندِ ضعیف سے مروی روایت کہا ہے، ورنہ پھر ''المستدرک علی الصحیحین'' والی روایت کو بھی موضوع کہنا پڑے گا، چنانچہ "المستدرك على الصحيحين" میں امام حاکم رحمة الله عليه فرماتے ھیں: "حدثنا علي بن محمد الحمادي بمرو، ثنا أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم السرخسي، ثنا عبد الرحمٰن بن علقمة المروزي، ثنا عبد الله بن المبارك، عن شعبة، ومسعر، عن عمرو بن مرة، عن أبي البختري، عن علي رضي الله عنه، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لجبريل عليه الصلاة والسلام: من يهاجر معي؟ قال: أبو بكر الصديق رضی اللہ عنہ۔ "هذا حديث صحيح الإسناد والمتن ولم يخرجاه۔"(۱۳)

اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کے بارے میں ''صحیح غریب'' کہا ہے۔ اب یہاں پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ حدیث کی سند میں جس راوی کا ذکر ہے واقعۃً وہی راوی ہے، جس پر امام حاکمؒ نے جرح کی ہے یا کوئی اور ہے؟ تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ حمادی نسبت کے دو شخص ہیں: ایک کا نام قاضی ابوالحسن الحمادی ہے، جبکہ دوسرے کا نام علی بن محمد بن عبداللہ الحمادی ہے، یہ دوسرے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں، جن سے مستدرک میں روایت بھی ذکر

کی ہے، اور جن پر جرح بھی کی ہے۔

چنانچہ ابوبکر محمد بن موسی الحازمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "باب الحمادی، والحمادی: الأول من ولد حماد بن زید وهو القاضی أبو الحسن الحمادی...... والثانی ینسب إلی جده وهو علی بن محمد بن عبد الله الحمادی من أهل مرو، سمع محمد بن موسی بن حماد وغیره، روی عنه الحاکم أبو عبد الله الضبی۔ "(۱۴)

محمد بن عبد الغنی ابن نقطۃ الحنبلی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأما الحمادی بفتح الحاء المهملة والمیم المشددة أیضا وبعد الألف دال مهملة مکسورة فهو أبو أحمد علی بن محمد بن عبید الله الحمادی حدث عن محمد بن موسی بن حاتم الباشانی وصالح بن محمد جزرة فی آخرین حدث عنه الحاکم أبو عبد الله فی تاریخ نیسابور۔ "(۱۵)

ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قلت: فاته النسبة إلی حماد بن زید واشتهر بها القاضی أبو الحسن الحمادی روی عن الفتح بن شخرف۔ وفاته أیضًا علی بن محمد بن عبد الله المروزی الحمادی سمع محمد ابن موسی بن حماد وغیره وروی عنه الحاکم أبو عبد الله۔ "(۱۶)

ان دو راویوں کے علاوہ مذکورہ سند میں جتنے راوی ہیں سب مجاہیل ہیں، سوائے ابودجانہ صحابیؓ کے، کافی تلاش کے بعد کہیں پر ان کا ذکر نہیں ملا۔ ان مجاہیل راویوں میں سے ہر ایک راوی مجہول العین ہے۔ واضح

رہے کہ مجہول اور اس کے حکم میں محدثین اور احناف کا اختلاف ہے: احناف کے ہاں مجہول راوی کی روایت کا حکم یہ ہے کہ اگر صدرِ اول یعنی قرونِ ثلاثہ کا راوی ہو، تو اس کی روایت مقبول ہوگی، ورنہ نہیں۔ (۱۷) جبکہ محدثین کے ہاں مجہول کی اقسامِ ثلاثہ (ان کے نزدیک) میں سے مجہول العین راوی کی روایت کے حکم کے بارے میں تین قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ: مجہول العین کی روایت مطلقاً مقبول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ: مطلقاً غیر مقبول ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ نے اکثر اہل علم کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے، بعض کا اس میں بھی اختلاف ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ: اس سے روایت کرنے والا اگر صرف ثقات سے روایت کرنے کا عادی ہو، تو مقبول ہوگی، ورنہ نہیں۔ لہٰذا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مذکورہ روایت احناف کے ہاں مطلقاً اور محدثین کے ایک قول۔ جو کہ محقق ہے۔ کے مطابق غیر مقبول ہے، یعنی اس میں توقف اختیار کیا جائے گا، جب تک مذکورہ مجاہیل روات کی توثیق یا عدم توثیق ظاہر نہ ہو، اس وقت تک یہ روایت غیر مقبول ہوگی۔ (۱۸)

غیر مقبول ہونے کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ وہ موضوع ہے۔ اس لیے مذکورہ مجاہیل راویوں کی وجہ سے روایتِ حرزِ ابی دجانہؓ کو موضوع کہنا درست نہیں ہے۔ اب یہ امر قابل غور ہے کہ قواعد کی رو سے تو یہ روایت احناف اور محدثین کے نزدیک غیر مقبول ثابت ہوئی، مگر ان روات کے ہوتے ہوئے بعض ائمہ حدیث، جن میں حافظ ابن عبد البرؒ، ابن الاثیر الجزریؒ، ابو سعد عبد الملک بن محمد النیسابوریؒ اور ابن الکتانیؒ

جیسے ائمہ حدیث حضرات شامل ہیں، انہوں نے صراحت کے ساتھ ''دلائل النبوۃ'' والی روایت کو ضعیف یا سندِ ضعیف سے مروی روایت تو کہا ہے، موضوع نہیں کہا۔ جو تفصیل اور قواعد آج ہمارے سامنے موجود ہیں، یقیناً یہ سب کچھ ان کے سامنے بھی موجود تھا، مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے ''دلائل النبوۃ'' والی روایت کو موضوع نہیں کہا۔ ''دلائل النبوۃ'' والی روایت کو کسی نے بھی صراحت کے ساتھ موضوع نہیں کہا، جس کسی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا، اس نے یا تو سکوت اختیار کیا ہے یا واضح الفاظ میں اُسے ضعیف یا ضعیف الاسناد کہا ہے، البتہ ''الخصائص الکبریٰ'' والی روایت کو واضح الفاظ میں موضوع قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس باب میں کلام کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے، چنانچہ استاذ نور الدین عتر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"غير أنه لما كان العهد قد بعد برجال الأسانيد فإنه يجب الاحتياط الشديد في هذا الأمر، ولا يظن ظان أنه من السهولة بحيث يكتفي فيه بتقليب كتب في الرجال، كما يتوهم بعض الناس، حتى قد يتجرأ على مخالفة الأئمة فيما حققوه وقرروه، بل يجب أن يوضع في الحسبان كافة احتمالات الوهن والنقد في السند والمتن، ثم لا يكون الحكم جازمًا، بل هو حكم على الظاهر الذي تبدى لنا۔"(١٩)

باقی علامہ ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں یزید بن صالح کے ترجمہ میں غلام خلیل ۔جس کا نام احمد بن محمد بن غالب البغدادی ہے۔ کے

بارے میں جو فرمایا ہے کہ: انہوں نے یزید بن صالح کے طریق سے حرزِ ابی دجانہؓ - جو کہ مکذوب ہے - نقل کیا ہے، جسے حافظ ابن حجرؒ نے بھی من گھڑت قرار دیا ہے۔ سند کے صحیح ہونے کے باوجود بھی علامہ ذہبیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے، کیا اس سے مراد "دلائل النبوۃ" والی روایت ہے یا اس کی وجہ سے "دلائل النبوۃ" والی روایت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

اس کی وجہ سے "دلائل النبوۃ" والی روایت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ اس سے مراد لی جاسکتی ہے دو وجہ سے: پہلی وجہ یہ ہے کہ "دلائل النبوۃ" کی روایت میں احمد بن محمد بن غالب البغدادی المعروف بہ غلامِ خلیل اور شعبہ کے نام کا کوئی راوی موجود نہیں ہے، یعنی وہ غلام خلیل کے طریق سے مروی نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ علامہ ذہبیؒ نے "بسند الصحیح" کہہ کر یہ صراحت کردی کہ غلام خلیل کے طریق سے حرزِ مکذوب صحیح سند سے منقول ہے، جبکہ "دلائل النبوۃ" کی روایت سندِ صحیح سے منقول نہیں ہے، اس لیے یہاں پر حرزِ مکذوب سے مراد "دلائل النبوۃ" کی روایت نہیں لی جاسکتی۔ نیز اگر علامہ ذہبیؒ کی مراد اس سے "دلائل النبوۃ" والی روایت ہوتی، تو اس کی تصریح ضرور فرماتے، مگر انہوں نے اس طرف التفات ہی نہیں فرمایا۔ دونوں حضرات علامہ ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ کے کلاموں کو بالترتیب نقل کیا جاتا ہے، چنانچہ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"یزید بن صالح الذی روی عنه غلام خلیل حرز أبی دجانةؓ، وهو حرز مکذوب، کأنه من صنعة غلام خلیل، یرویه عنه شعبة بقلة حیاء بسند الصحیح۔" (۲۰)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"يزيد بن صالح: الذی روی عنه غلام خليل: حرز أبي دجانةؓ وهو حرز مكذوب كأنه من صنعة غلام خليل، يرويه عن شعبة بقلة حياء بسند الصحيح. انتهى. وهذا إن كان غلام خليل اختلق المتن فلعله دلس الإسناد فأوهم أن شيخه فيه يزيد بن صالح الفراء المذكور بعده." (۲۱)

''دلائل النبوۃ'' کی روایت:

اب اس کے بعد ''دلائل النبوۃ'' والی روایت ملاحظہ ہو، چنانچہ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبو سهل محمد بن نصرويه المروزی، قال: حدثنا أبو أحمد علی ابن محمد بن عبد الله الحبيبی المروزی، قال: أخبرنا أبو دجانةؓ، محمد بن أحمد بن سلمة بن يحيى بن سلمة بن عبد الله بن زيد بن خالد بن أبي دجانةؓ، واسم أبي دجانةؓ سماك بن أوس بن خرشة بن لوزان الأنصاری أملأه علينا بمكة فی مسجد الحرام بباب الصفا سنة خمس وسبعين ومائتين، وكان مخضوب اللحية. قال: حدثني أبي أحمد بن سلمة قال: حدثنا أبي سلمة بن يحيى، قال: حدثنا أبي يحيى بن سلمة، قال: حدثنا أبي سلمة بن عبد الله، قال: حدثنا أبي عبد الله بن زيد بن خالد قال: حدثنا أبي زيد بن خالد قال: حدثنا أبي خالد بن أبي دجانةؓ، قال: سمعت أبي أبا دجانةؓ يقول: شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلت: يا رسول الله! بينما أنا مضطجع فی فراشي

إذ سمعت فی داری صریرًا کصریر الرحی، ودویًا کدوی النحل، ولمعًا کلمع البرق، فرفعت رأسی فزعًا مرعوبًا، فإذا أنا بظل أسود مولی یعلو، ویطول فی صحن داری فأهویت إلیه فمسست جلدهٗ، فإذا جلدهٗ کجلد القنفذ، فرمی فی وجهی مثل شرر النار، فظننت أنهٗ قد أحرقنی، (وأحرق داری) فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: عامرك عامر سوء یا أبا دجانة! ورب الکعبة! ومثلك یؤذی یا أبادجانة! ثم قال: ائتونی بدواة وقرطاس، فأتی بهما فناولهٗ علی بن أبی طالب وقال: اکتب یا أبا الحسن! فقال: وما أکتب؟ قال: اکتب: " بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ هٰذا کتاب من محمد رسول رب العالمین صلی الله علیه وسلم، إلی من طرق الدار من العمار، والزوار، والصالحین، إلا طارقًا یطرق بخیر یا رحمٰن! أما بعد: فإن لنا، ولکم فی الحق سعةٌ، فإن تك عاشقًا مولعًا، أو فاجرًا مقتحمًا أو راغبًا حقًا أو مبطلاً، هٰذا کتاب الله تبارك وتعالی ینطق علینا وعلیکم بالحق، إنا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون، ورسلنا یکتبون ما تمکرون، اترکوا صاحبَ کتابی هذا، وانطلقوا إلی عبدة الأصنام، وإلی من یزعم أن مع الله إلهًا آخر۔ لا إله إلا هو کل شیء هالك إلا وجههٗ له الحکم وإلیه ترجعون۔ یغلبون حٰمٓ لا ینصرون، حٰمٓ عٓسٓقٓ، تفرق أعداء الله، وبلغت حجة الله، ولا حول ولا قوة إلا بالله فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم "۔۔۔ قال أبو دجانةؓ: فأخذت الکتاب فأدرجتهٗ وحملتهٗ إلی داری، وجعلتهٗ تحت رأسی وبت لیلتی فما انتبهت إلا من صراخ صارخ یقول: یا أبادجانة! أحرقتنا، واللات والعزی، الکلمات بحق صاحبك لما رفعت عنا هٰذا

الکتاب، فلا عود لنا فی دارك، وقال غیرہ فی أذاك، ولا فی جوارك، ولا فی موضع یکون فیه هٰذا الکتاب۔ قال أبو دجانة رضی اللہ عنہ: فقلت لا، وحق صاحبی رسول الله صلی الله علیه وسلم لأرفعنه حتی أستأمر رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ قال أبو دجانة رضی اللہ عنہ: فلقد طالت علی لیلتی بما سمعت من أنین الجن وصراخهم وبکائهم، حتی أصبحت فغدوت، فصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وأخبرته بما سمعت من الجن لیلتی، وما قلت لهم۔ فقال لی: یا أبا دجانة! ارفع عن القوم، فو الذی بعثنی بالحق نبیًا إنهم لیجدون ألم العذاب إلی یوم القیامة۔ تابعه أبو بکر الإسماعیلی، عن أبی بکر محمد بن عمیر الرازی الحافظ عن أبی دجانة محمد بن أحمد هٰذا، وقد روی فی حرز أبی دجانة رضی اللہ عنہ حدیث طویل، وهو موضوع لا تحل روایته۔"(۲۲)

"اللآلی المصنوعة" کی روایت:

ذیل میں امام سیوطیؒ کی "اللآلی المصنوعة" والی روایت اور امام بیہقیؒ کی "دلائل النبوة" والی روایت، دونوں مع ان کی سندوں کے ذکر کی جاتی ہیں، چنانچہ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"(أخبرنا) هبة الله بن أحمد الجریری أنبأنا إبراهیم بن عمر البرمکی أنبأنا أبو بکر محمد بن عبد الله بن خلف بن نجیب حدثنا یحیی أبو یعلی عن حمزة بن محمد بن شهاب العکبری حدثنا أبی حدثنا إبراهیم بن مهدی الأیلی حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب أبو محمد الخوارزمی حدثنی محمد بن بکر البصری حدثنا

محمد بن أدهم القرشي عن إبراهيم عن موسى الأنصاري عن أبيه قال: شكى أبو دجانة الأنصاري ﷺ إلى رسول الله فقال: يا رسول الله! بينا أنا البارحة نائم إذ فتحت، فإذا عند رأسي شيطان فجعل يعلوه ويطول. فضربت بيدي إليه فإذا جلده القنفذ. فقال رسول الله: ومثلك يؤذى يا أبا دجانة! عامر دارك عامر سوء ورب الكعبة! ادع لي علي بن أبي طالب فدعاه يا أبا الحسن! اكتب لأبي دجانة الأنصاري كتابًا لا شيء يؤذيه من بعده. فقال: وما أكتب؟ قال: اكتب:

" بسم الله الرحمٰن الرحيم هٰذا كتاب من محمد النبي العربي الأمي التهامي الأبطحي المكي المدني القرشي الهاشمي صاحب التاج والهراوة والقضيب والناقة والقرآن والقبلة صاحب قول لا إله إلا الله إلى من طرق الدار من الزوار والعمار إلا طارقًا يطرق بخير. أما بعد! فإن لنا ولكم في الحق سعةً فإن يكن عاشقًا مولعًا أو مؤذيًا مقتحمًا أو فاجرًا مجتهرًا أو مدعي حق مبطلاً فهٰذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق ورسله لديكم يكتبون ما تمكرون، اتركوا حملة القرآن وانطلقوا إلى عبدة الأوثان إلى من اتخذ مع الله إلهًا آخر. لا إله إلا هو رب العرش العظيم يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فإذا انشقت السماء فكانت وردة كالدهان فيومئذ لا يسأل عن ذنبه إنس ولا جان،

ثم طوى الكتاب. فقال: ضعه عند رأسك فوضعه فإذا هم ينادون النار النار أحرقتنا بالنار والله ما أردناك ولا طلبنا

أذاك ولكن زائر زارنا فطرق فارفع الكتاب عنا. فقال والذى نفس محمد بيده لا أرفعه عنكم حتى أستأذن رسول الله فأخبره فقال: ارفع عنهم. فإن عادوا بالسيئة فعد عليهم بالعذاب. فوالذى نفس محمد بيده ما دخلت هذه الأسماء دارا ولا موضعًا ولا منزلًا إلا هرب إبليس وذريته وجنوده والغاوون۔"

موضوع: وإسناده مقطوع وأكثر رجاله مجاهيل وليس في الصحابة من اسمه موسىٰ أصلا۔" (۲۳)

مذکورہ بالا راویت کی سند میں موسیٰ نامی راوی کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"موسیٰ الأنصاريّ شخص كذّاب، أو اختلقه بعض الكذابين، قال أبو الفرج بن الجوزيّ في الموضوعات- بعد أن ساق حرز أبي دجانة ﷺ، من طريق محمد بن أدهم القرشي، عن إبراهيم بن موسى الأنصاريّ، عن أبيه ... بطوله: هٰذا حديث موضوع، وإسناده منقطع، وليس في الصحابة ﷺ من اسمه موسى، وأكثر رجاله مجاهيل۔" (۲۴)

علامہ محمد طاہر پٹنیؒ فرماتے ہیں:

"حديث حرز أبي دجانة ﷺ فيه مجاهيل. قلت: أخرجه البيهقي في الدلائل۔ الصغاني حرز أبي دجانة ﷺ واسمه سماك بن خرشة موضوع۔ وفي اللآلى عن موسى الأنصارى شكى أبو دجانة

الأنصارى فقال: يا رسول الله! بينا أنا البارحة نائم إذ فتحت عينى، فإذا عند رأسي شيطان فجعل يعلو ويطول فضربت بيدى إليه، فإذا جلده كجلد القنفذ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ومثلك يؤذي يا أبا دجانة ! عامرك عامر سوء ورب الكعبة ادع لى على بن أبي طالب فدعاه، فقال: يا أبا الحسن ! اكتب لأبي دجانةؓ كتابا لا شيء يؤذيه من بعده فقال: وما أكتب؟ قال: اكتب:

"بسم الله الرحمٰن الرحيم هٰذا كتاب من محمد النبى العربي الأمى التهامى الأبطحى المكى المدنى القرشى الهاشمى صاحب التاج والهراوة والقضيب والناقة والقرآن والقبلة صاحب قول لا إله إلا الله إلى من طرق الدار من الزوار والعمار إلا طارقًا يطرق بخير، أما بعد فإن لنا ولكم فى الحق سعةً، فإن يكن عاشقًا مولعًا أو مؤذيًا مقتحمًا أو فاجراً يجهر أو مدعيًا محقًا أو مبطلاً فهٰذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق، ورسلنا لدينا يكتبون ما تمكرون، اتركوا حملة القرآن وانطلقوا إلى عبدة الأوثان إلى من اتخذ مع الله إلها آخر لا إله إلا هو رب العرش العظيم يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فإذا انشقت السماء فكانت وردة كالدهان فيومئذ لا يسأل عن ذنبه إنس ولا جان ثم طوى الكتاب فقال: ضعه عند رأسك فوضعه فإذا هم ينادون النار النار أحرقتنا بالنار والله ما

أردناك ولا طلبنا أذاك ولكن زائر زارنا وطرق فارفع عنا الكتاب. فقال: والذی نفس محمد بيده لا أرفعهٔ عنكم حتی أستأذنه صلی الله عليه وسلم. فلما أصبح أخبرهٔ صلی الله عليه وسلم فقال: ارفع عنهم. فإن عادوا بالسيئة فعد إليهم بالعذاب. فوالذی نفس محمد بيده ما دخلت هٰذه الأسماء دارًا ولا موضعًا ولا منزلًا إلا هرب إبليس وجنودهٔ وذريتهٔ والغاوون. "موضوع وإسنادهٔ مقطوع وأكثر رجاله مجهولون وليس فی الصحابة رضی الله عنه من يسمی بموسٰی أصلا۔ "(۲۵)

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ ثابت ہوگیا کہ ''دلائل النبوۃ'' کی روایت کو جس طرح مطلقاً صحیح کہنا درست نہیں، اسی طرح اسے مطلقاً موضوع کہنا بھی درست نہیں، البتہ حرزِ ابی دجانہؓ سے متعلق ''اللآلی المصنوعۃ'' میں موسیٰ نامی راوی سے منقول روایت کو ائمہ نے واضح الفاظ میں موضوع قرار دیا ہے، جبکہ ''دلائل النبوۃ'' والی روایت کے بارے میں یہ صراحت نہیں ملتی۔ مجاہیل راویوں کے ہوتے ہوئے اُسے ضعیف قرار دیا گیا ہے، اس لیے ائمہ کی تصریح کے بعد ہم اسے موضوع نہیں کہہ سکتے۔ یہ ساری تفصیل جو آج ہمارے سامنے ہے، یقیناً ان کے سامنے بھی موجود تھی، مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے اسے موضوع نہیں کہا، بلکہ ضعیف کہا ہے، اس لیے کسی حدیث مبارکہ پر کلام کرنے میں غایت درجہ کی احتیاط کی ضرورت ہے۔ حضرت تھانویؒ نے اسے نہایت مجرب فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

تنگ کرنے والے خود چوکیدار بن گئے

قارئین! جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کا مضمون پڑھ کر کچھ لوگ اپنی عقل کے شکستہ پیمانے پر اسے تولتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ ایسے من گھڑت واقعات ہیں، جو اولین و آخرین میں کسی کے ساتھ رونما نہیں ہوئے تو آج کس طرح یہ سب ہو سکتا ہے؟! ایسے تمام حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں اور ان میں چھپے ہوئے قیمتی موتی اپنے دامن میں سمیٹ کر اپنے عقائد کی اصلاح کریں۔ ہمارے اکابر و اسلاف ؒ نے جنات سے ملاقات کرنے کے واقعات اتنی کثرت سے بیان کیے ہیں، جن کا انکار کرنا ایک صحیح العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ مثلاً

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں حمص سے چلا تو راستے میں رات کے وقت ایک جگہ وہاں کے جنات میرے پاس آگئے۔ میں نے اسی وقت سورۃ اعراف کی یہ آیت پڑھی: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہ سنتے ہی جنات نے ایک دوسرے سے کہا: اب تو صبح تک اس کا پہرہ دینا پڑے گا۔ چنانچہ انہوں نے ساری رات (مجھے تنگ کرنے اور ڈرانے دھمکانے کی بجائے) میرا پہرہ دیا، صبح کو میں سواری پر بیٹھا اور آگے چل پڑا۔

(اخرجہ الطبرانی بحوالہ کتاب: حیاۃ الصحابہ صفحہ ۵۹ حصہ سوم ناشر: زمزم پبلشرز کراچی)

علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ واپس لوٹے تو راستے میں مقام جحفہ پر قیام کیا اور فرمایا: تم میں سے کون ہمت ہے جو فلاں کنویں سے پانی لے آئے، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ایک صحابی ؓ نے عرض کی کہ میں جاتا ہوں۔ حضرت سلمہ بن اکوع ؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کنویں کے قریب پہنچے تو وہاں کے درختوں سے عجیب و غریب آوازیں آرہی تھیں اور ان سے آگ کے شعلے بلند ہورہے تھے۔ ہم ڈر کے واپس آگئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جنات تھے، اگر تم میرے کہنے کے مطابق چلے جاتے تو وہ تمہیں کچھ نہ کہتے۔ پھر ایک اور جماعت بھیجی، وہ بھی ڈر کر واپس لوٹ آئی۔ بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر پانی لینے بھیجا۔ ان کے ساتھ بھی ایک جماعت تھی جو ایسا خوفناک منظر دیکھتے ہی ڈر گئی، حتیٰ کہ ان خوفناک درختوں سے کٹے ہوئے سر ظاہر ہونے لگے۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ڈرو نہیں، یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور "اعوذ بالرحمان" پڑھتے ہوئے کنویں کے قریب پہنچ گئے۔ کنویں میں سے پانی نکالنا شروع کیا تو وہاں سے بھی قہقہوں کی خوفناک آوازیں آتی رہیں۔ مگر انہوں نے اطمینان سے پانی بھرا اور واپس آگئے۔ راستے میں ہاتف غیبی کی آواز آئی جو حضور ﷺ کی نعت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں منقبت پڑھ رہا تھا۔ جب حضور ﷺ کے پاس پہنچ کر ماجرا سنایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہاتف "عبداللہ جن" تھا جس نے جنوں کے شیطان مسعر کو کوہ صفا میں قتل کیا تھا۔ (بحوالہ کتاب: جن ہی جن صفحہ ۱۱۸ ناشر: میرانی کتب خانہ دربار میرانی مسجد بہاول پور)

محترم قارئین! بھلا ایسی بدقسمتی کس پر غالب ہوگی جو حضور سرور کونین ﷺ کی احادیث میں بیان کردہ حقائق کو خود ساختہ کہانیاں کہہ کر رد کرتا پھرے۔

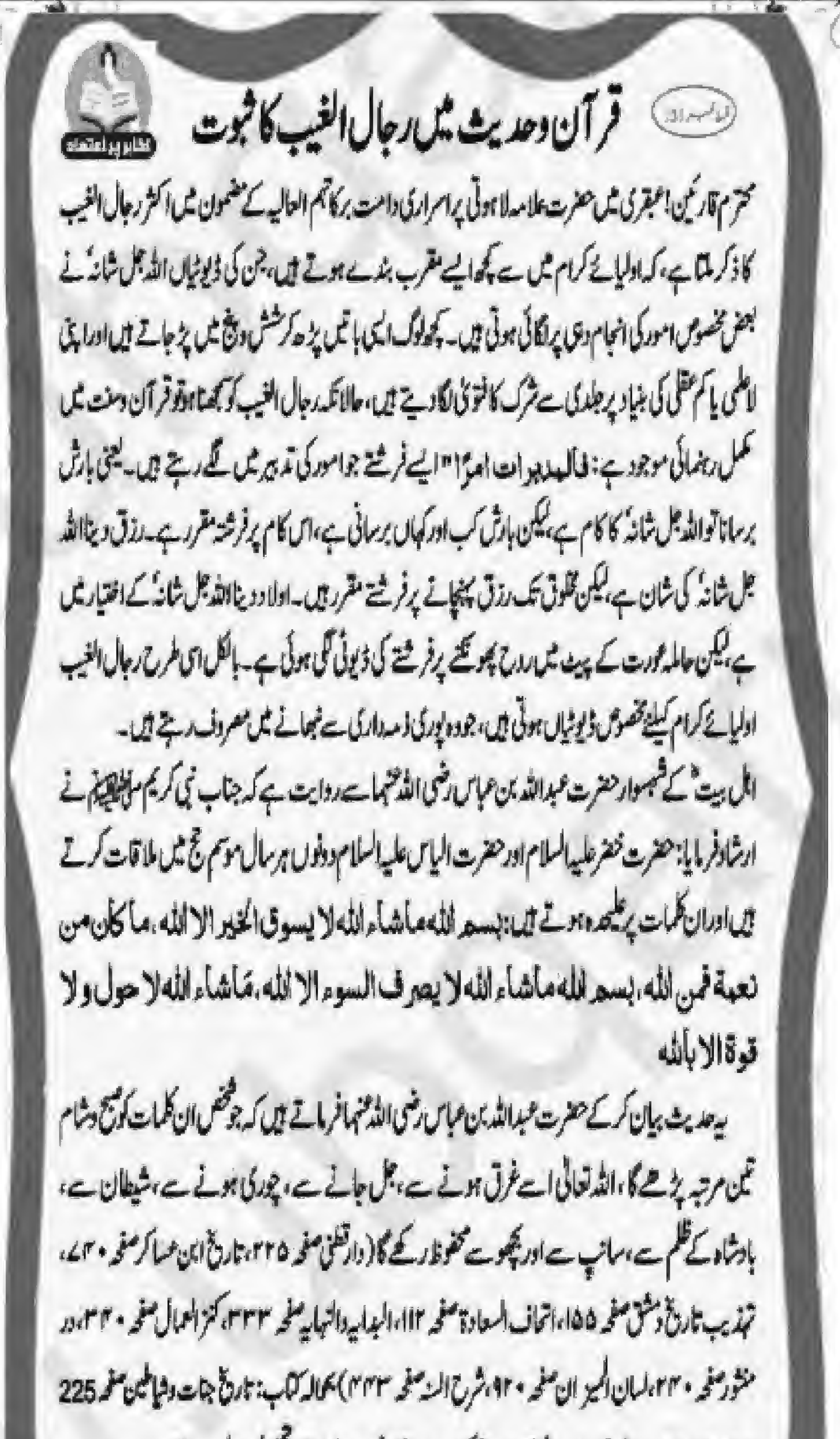

قرآن وحدیث میں رجال الغیب کا ثبوت

محترم قارئین! عبقری میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کے مضمون میں اکثر رجال الغیب کا ذکر ملتا ہے، کہ اولیائے کرام میں سے کچھ ایسے مقرب بندے ہوتے ہیں، جن کی ڈیوٹیاں اللہ جل شانہٗ نے بعض مخصوص امور کی انجام دہی پر لگائی ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسی باتیں پڑھ کر شش وپنج میں پڑ جاتے ہیں اور اپنی لاعلمی یا کم عقلی کی بنیاد پر جلدی سے شرک کا فتویٰ لگا دیتے ہیں، حالانکہ رجال الغیب کو سمجھنا ہو تو قرآن وسنت میں مکمل رہنمائی موجود ہے: فالمدبرات امراً ایسے فرشتے جو امور کی تدبیر میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی بارش برسانا تو اللہ جل شانہٗ کا کام ہے، لیکن بارش کب اور کہاں برسانی ہے، اس کام پر فرشتہ مقرر ہے۔ رزق دینا اللہ جل شانہٗ کی شان ہے، لیکن مخلوق تک رزق پہنچانے پر فرشتے مقرر ہیں۔ اولاد دینا اللہ جل شانہٗ کے اختیار میں ہے، لیکن حاملہ عورت کے پیٹ میں روح پھونکنے پر فرشتے کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔ بالکل اسی طرح رجال الغیب اولیائے کرام کیلئے مخصوص ڈیوٹیاں ہوتی ہیں، جو وہ پوری ذمہ داری سے نبھانے میں مصروف رہتے ہیں۔

اہل بیتؓ کے شہسوار حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں ہر سال موسم حج میں ملاقات کرتے ہیں اور ان کلمات پر علیحدہ ہوتے ہیں: بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ، ما کان من نعمۃ فمن اللہ، بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ، ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

یہ حدیث بیان کر کے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے غرق ہونے سے، جل جانے سے، چوری ہونے سے، شیطان سے، بادشاہ کے ظلم سے، سانپ سے اور بچھو سے محفوظ رکھے گا (دارقطنی صفحہ ۲۲۵، تاریخ ابن عساکر صفحہ ۷۰، تہذیب تاریخ دمشق صفحہ ۱۵۵، اتحاف السادۃ صفحہ ۱۱۲، البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۳۳، کنزالعمال صفحہ ۳۲۰، در منثور صفحہ ۲۳۰، لسان المیزان صفحہ ۹۲۰، شرح السنہ صفحہ ۳۴۳) بحوالہ کتاب: تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 225 مصنف: مولانا امداد اللہ انور جامعہ اشرفیہ لاہور (مکتبہ دیوبند) ناشر: دارالمعارف، تحصیل جلال پور، ملتان

مکان اور دریا کی رُوح سے ملاقات

[illegible]

جنتری میں مسلسل اور واضح ہونے والے کالم "جنات کا پیدائشی دوست" کے متعلق کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سراسر دیومالائی کہانیاں ہیں، کبھی جنات سے ملاقات ہونے کو ناممکن کہا جاتا ہے اور کبھی ارواح سے ملنے پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ تو ابھی صرف اولیائے کرام رحمہم اللہ کی ارواح سے ملاقات کی روداد بیان فرماتے ہیں، ہمارے "اکابر و اسلاف" میں ایسے کئی شہسوار گزرے ہیں، جنہوں نے نہ صرف مخلوقات کی روح سے ملاقات کرنے کو بھی راز میں نہ رکھا بلکہ اس نیت سے منظر عام پر لے آئے تاکہ لوگوں کے عقائد قیامت تک آنے والے ہر زمانے میں درست رہیں۔ جیسا کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حج کے سفر کی روداد اپنے مرشد حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہوئے کن روحوں سے ملاقات کا تذکرہ فرمایا؟ آئیے دیکھتے ہیں!

الحمد للہ فقیر بخیر و عافیت مکہ معظمہ میں مقیم ہے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کا ارادہ ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ اس بابرکت اور مسعود سفر میں جو بشارتیں اور اسی دورے کی سعادات محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس فقیر کو میسر ہوئی ہیں ان میں سے کچھ تحریر کی جاتی ہیں۔ جب میں وطن سے سامان روانگی کی تیاری میں تھا، انہی دنوں ایک رات میرے مکان کی روحانیت نمودار ہوئی جو میرے روبرو بہت غمگین شکل میں کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی: اے ہمارے معزز آقا! کل آپ ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ وہ اتنی آبدیدہ ہوئی کہ اس کے رنج سے میں بھی رو پڑا۔ اس اولوالعزم (یعنی سید احمد خود) نے مالک حقیقی کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس مکان روحانیت کی محبت اور اس کے بدلے اس کی تسکین کے لیے کچھ فرمائیے۔ مجھے حکم ہوا کہ اسے کہو کہ تجھے جنت میں لے جائیں گے۔ لہٰذا میں نے حکم بجا لایا اور اس کو یہ بشارت سنا دی۔ یہ سن کر مکان کی روحانیت بہت مسرور ہوئی۔

دریا کی روح سے ملاقات: جس وقت کلکتہ سے روانہ ہو کر دریائے شور میں پہنچے تو دریائے شور کی روح بڑی شان و شوکت اور دبدبہ کے ساتھ ظاہر ہوئی اور فقیر سے ملاقات کی اور مقابلہ اور جھگڑے کے لیے تیار ہوئی اس کی گفتگو کے الفاظ یاد نہیں رہے لیکن اتنا محفوظ ہے کہ اپنا رعب و داب ظاہر کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کی جائے اور اس کی ہیبت مانی جائے۔ جب اس کی ہیبت دیکھی اور اس کی درخواست معلوم ہوئی تو اس کے رعب اور ڈر سے میرے نفس پر ذرا بھی اثر نہ ہوا اور میں نے پرواہ نہیں کی۔ بلکہ جواب میں کہا کہ میں اور تو دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ مجھے تیری خوشامد کرنے کا کیا مطلب؟ تجھ سے ہرگز التجا نہ کروں گا۔ دریا کی روح یہ بات سننے کے بعد جھگڑا کرنے سے باز آئی اور خوش ہوگئی۔ جب جہاز بمقام قطب رقری پہنچا، یہ جگہ مشہور ہے یہاں جہاز ڈگمگاتے ہیں۔ ہمارا جہاز بھی ڈگمگانے لگا اور بوجہ سر چکرانے کے لوگوں میں اضطراب اور واویلا مچ گیا۔ اس وقت ایک تجلی نمودار ہوئی جو ایک طرف سے جاری تھی اور باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا: اگر ہم تجھے ڈبو دیں تو کیا کرے گا اور کس کو مدد کے لیے بلائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اے خداوندا! اگر میرا ڈوبنا تجھے پسند ہے اور تمام دنیا چاہے کہ مجھے بچائے اور باہر لائے تو میں ہرگز باہر آنے کے لیے راضی نہیں ہوں اور نہ کسی کو اپنا معاون بناؤں گا۔ ایک تبسم بھری کیفیت نمودار ہوئی اور فرمایا کہ تجھے ڈبویا نہ جائے گا۔ (بحوالہ کتاب: تحریک مجاہدین، جلد 6 صفحہ 58 مصنف: ڈاکٹر صادق حسین ایم اے ایل ایل بی)

وظائف کی خاص تعداد میں چھپا توحید کا راز

مولانا امیر حمزہ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ وتر (اکیلا/طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا اے اہل قرآن! وتر ادا کیا کرو (ترمذی 453 حدیث صحیح) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! میں رات کی نماز کو کس طرح طاق کروں؟ فرمایا: رات (تہجد) کی نماز دو دو رکعت کر کے ادا کرو۔ آخر میں ایک رکعت پڑھ لیا کرو، اس سے ساری نماز طاق ہو جائے گی (مسلم) مغرب کی نماز کی تین رکعتیں سارے دن کی نمازوں کو طاق بنا دیتی ہیں۔ دن اور رات میں 5 نمازیں طاق ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عبادت بھی طاق اور جس کی عبادت کی جا رہی ہے وہ بھی طاق۔ یعنی نماز کی ہر رکعت توحید کا اعلان کرتی ہے۔ حضور ﷺ کے ہر عمل میں توحید کی خوشبو ہے۔ جب آنکھوں میں سرمہ لگاتے تو سلائیاں بھی طاق عدد میں (3) ڈالتے۔ کھجوریں تناول فرماتے تو طاق تعداد (3 / 5 یا 7) تناول فرماتے، ہر عمل میں توحید کی خوشبو۔ نماز میں پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کی آیات بھی طاق (7) ہیں (بحوالہ کتاب: قرآن کا تحفہ، تحدیثی کا نسخہ، صفحہ ۳۲ تا ۳۴، ناشر: مکتبہ دارالاندلس، چوبرجی لاہور)

محترم قارئین! کبھی غور کریں کہ عبقری میں بتائے جانے والے تمام وظائف کی ایک خاص تعداد مقرر ہوتی ہے۔ مثلاً گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھیں۔ 11 مرتبہ یا حفیظ یا سلام پڑھیں۔ اولاد کو اللہ کی پناہ میں دینے کیلئے 3 یا 7 مرتبہ بسم اللہ علی دینی ونفسی وولدی واھلی ومالی پڑھیں۔ جادو جنات سے بچنے کیلئے 21 مرتبہ دعائے حضرت کعبؓ پڑھیں۔ ہر طرح کی جسمانی و روحانی شفاء پانے کیلئے فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان 41 مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ لاعلاج بیماریوں سے بچنے کیلئے بارش کے پانی پر 70 / 70 مرتبہ آیۃ الکرسی، سورۃ فاتحہ، آیت کریمہ اور چاروں قل پڑھیں۔ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنے کیلئے مسلسل 3 سال صبح و شام 101 مرتبہ تیسرا کلمہ، درود شریف اور استغفار پڑھیں۔ جادو، جنات، نظر بد اور تمام نئی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے 313 مرتبہ حٰم لا ینصرون پڑھیں۔ یعنی ہر تعداد طاق، ہر عمل میں توحید کے راز۔ قارئین! عبقری اور تسبیح خانہ تو مخلوق خدا کو ہر پل، ہر سانس توحید پر لگا رہا ہے۔ ایسی توحید جس میں عقیدہ بھی یہ ہو کہ ہم صرف اعمال سے پلیں گے، اعمال سے بنیں گے، اعمال ہی سے بچیں گے اور عملی طور پر بھی زبان پر اللہ وحدہٗ لاشریک کا نام ہو۔ لہٰذا جو لوگ عبقری اور تسبیح خانے کے متعلق لوگوں کے دلوں میں وساوس پیدا کرتے ہیں، انہیں سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے کہ وہ توحید والے اعمال سے بلاوجہ بدگمان ہیں اور توحید ہی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے غلط جذبے رکھتے ہیں۔ جبکہ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی توحید کی غیرت میں باقی سب گناہ تو معاف کر سکتا ہے، لیکن شرک کبھی معاف نہیں کرے گا۔

قسط نمبر 134

اکابرؒ سے جڑنے کا فائدہ کیا ہوگا؟

اکابر پر اعتماد

مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں کہ اپنے اندر اسلاف (اکابر) پر اعتماد پیدا کرو، کیونکہ اچھا عالم بننے کیلئے اچھی صفات کا ہونا ضروری ہے۔ ہر نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے "اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم کہ اے اللہ ہمیں ان لوگوں والے سیدھے رستے پر چلا، جن پر تو نے انعام فرمایا۔ اسی طرح حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ" برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے (کنز العمال) یاد رکھنا چاہئے کہ فرقہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے اکابر سے کٹ چکا ہو۔ اور فرقہ واریت یہ ہے کہ اپنے کابر سے ہٹ کر کوئی نیا عمل یا عقیدہ ایجاد کر لیا جائے۔ مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام ہمارے اکابر کے ذریعے ہم تک سلسلہ وار پہنچا ہے۔ مثلاً ریل گاڑی میں اصل چیز تو انجن ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ جڑے ہوئے ڈبے بھی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہوئے اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جو شخص بھی جڑا رہے گا، وہ منزل (جنت) تک ضرور پہنچے گا (ماہنامہ الخیر، بحوالہ کتاب: اسلاف پر اعتماد کی ضرورت، صفحہ ۱۱۶ ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، فوارہ چوک ملتان)

لہٰذا محترم قارئین! الحمد للہ عبقری اور تسبیح خانے میں صرف زبانی کلامی نہیں، بلکہ عملی طور پر اکابرین امت (آل رسولؐ اصحابؓ رسولؐ، فقہاء، اولیاء صالحین) کے ساتھ جڑے رہنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے اور ان کے اعمال/ وظائف بھی بتائے جاتے ہیں تاکہ آج قرب قیامت کے دور میں بھی ہم اپنے اکابر و اسلافؒ کی طرح اللہ جل شانہٗ کی رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے والے بن جائیں اور آخرت میں ہمارے درجات بلند کرنے کیلئے جونہی کوئی آزمائش آئے، ہم اپنے اکابر و اسلافؒ کے طریقے کے مطابق فوراً کسی وظیفے کے ذریعے اللہ جل شانہٗ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

(فراڈ نمبر-135) جونہی آنکھیں بند کرتا، تلواریں چلتی ہوئی نظر آتیں

"جنات کا پیدائشی دوست" پڑھ کر کچھ لوگ اس وہم کا شکار ہو جاتے ہیں کہ جو کشفی کیفیات حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کو حاصل ہیں، ان کا تذکرہ کہیں نہیں ملتا۔ حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ اگر ہم اپنے اکابر و اسلاف کی سوانح حیات سے تھوڑی سی بھی واقفیت حاصل کر لیں تو علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کی مکمل ترتیب زندگی کھل کر ہمارے سامنے آ سکتی ہے اور عبقری میں ایسی کوئی ایک چیز بھی نہیں ملتی جو شریعت، طریقت یا حقیقت کے ذرہ برابر بھی خلاف ہو۔ مثلاً

صاحب کشف درویش کی سچی پیشین گوئی:

مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ جن دنوں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر جھوٹا مقدمہ بنا ہوا تھا، کسی نے حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: حضرت! اس مقدمے میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی ہو سکتی ہے۔ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے جلال سے فرمایا: اجی کون شاہ صاحب کو پھانسی دے سکتا ہے؟ انہیں پھانسی کی سزا نہیں ہو سکتی۔

فیصلے کروانا میرے لیے ایک رات کا کام تھا:

اسی مقدمے کے دوران مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف والے کو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کیلئے پیغام بھیجا تو انہوں نے کیس میں فتح کیلئے ایک وظیفہ لکھ کر بھیجا اور ساتھ ہی فرمایا: اگر میری صحت ٹھیک ہوتی تو میرے لیے فتح کے فیصلے کروانا صرف ایک رات کا کام تھا۔ بہرحال آپ اسے مسلسل 3 دن پڑھیں، پھر قدرت کا تماشا دیکھیں" لہٰذا پھر واقعی تماشا ہوا کہ سرکاری رپورٹر لدھارام نے خود ہی جعلی کیس کا بھانڈا پھوڑ دیا اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ باعزت بری ہو گئے۔ بعد میں فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت میں بیٹھ کر وہ وظیفہ پڑھتے ہوئے آنکھیں بند کرتا تو یوں محسوس ہوتا تھا، جیسے تلواریں چل رہی ہیں۔

اکابر کی استعمال شدہ چیزوں سے تبرک حاصل کرنا:

حضرت مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحفے میں انہیں لکڑی کی ایک ایسی صندوقچی بھیجی، جس کے اندر چائے دانی اور دودھ دان بنے ہوئے تھے۔ اگر چائے بنا کر اس میں رکھ دی جاتی تو کئی گھنٹے گرم رہتی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت عرصہ وہ صندوقچی تبرک سمجھ کر اپنے پاس رکھی (بحوالہ کتاب: سیدی وابی، اضافہ شدہ ایڈیشن، صفحہ ۱۲۰ مصنف: سیدہ ام کفیل بنت سید عطاء اللہ شاہ بخاری"۔ ناشر: بخاری اکیڈمی مہربان کالونی، ملتان)

قصہ نمبر (۱۳)

انہوں نے جو فرمایا۔ وہی اولاد پیدا ہوئی

عبقری میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم کے ایسے واقعات، جن میں کشف یا کسی کے متعلق پیشین گوئی موجود ہو، پڑھ کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ساری من گھڑت کہانی ہے۔ قارئین: اگر خدانخواستہ یہ من گھڑت کہانی ہوتی تو گزشتہ تمام اکابر واسلاف ؒ میں اس کہانی کا تذکرہ کہیں نہ ملتا۔ مثلاً

مولانا عبدالمجتبیٰ رضویؒ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: جعفر بن صالحؒ کا بیان ہے کہ میری بیوی حاملہ تھی۔ انہی دنوں اہل بیتؓ کے شہسوار حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: حضور! دعا کیجئے کہ رب قدیر میری بیوی کو لڑکا عطا فرمائے۔ آپؒ نے فرمایا: تیری بیوی دو بچوں کی حاملہ ہے۔ یہ سن کر میں بہت خوش ہوا اور واپس چل پڑا۔ دل میں سوچنے لگا کہ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام علی رکھوں گا۔ یہ خیال آتے ہی آپؒ نے پیچھے سے آواز دی اور فرمایا: ایک بچے کا نام علی اور دوسرے کا نام اُمّ عمر رکھنا۔ چنانچہ جب ولادت ہوئی تو ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی۔ لہٰذا میں نے نصیحت کے مطابق وہی نام رکھے (بحوالہ کتاب: تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۱۷۲ ناشر: کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز، اردو بازار لاہور)

مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ (مکتبہ اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ ۱۳۲۸ھ میں حج کیلئے تشریف لے گئے۔ ان کے چھوٹے بھائی قاضی عبدالرحمان صاحبؒ انہیں کراچی بندرگاہ تک چھوڑنے گئے۔ جب قاضی محمد سلیمان صاحبؒ جہاز کے عرشے پر گئے تو عبدالرحمان صاحبؒ سے فرمایا: میرے بیٹے عبدالعزیز کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوگا، اس کا نام معزالدین رکھنا۔ چنانچہ اسی حج سے واپسی پر قاضی صاحبؒ کا انتقال ہوگیا اور تقریباً 7 ماہ بعد عبدالعزیز صاحبؒ کے گھر بیٹا پیدا ہوا، جس کا نام معزالدین حسن رکھا گیا۔ (بحوالہ کتاب: تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ، صفحہ ۱۵۹ ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

اکابر پر اعتماد

عبقری اور تسبیح خانہ وظیفے

(قسط137)

کیوں بتاتا ہے؟

کیونکہ عبقری اور تسبیح خانے کے پاس معتبر، مستند اور مضبوط شرعی دلائل ہیں کہ جب کوئی شخص کسی پریشانی یا مصیبت میں مبتلاء ہوا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پڑھنے کیلئے وظیفہ سکھایا" لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم ، سبحان اللہ رب العرش العظیم ، والحمدللہ رب العالمین ، اسئلک موجبات رحمتک۔۔۔۔ (الیٰ آخر)

(بحوالہ: مشکوۃ باب التطوع فصل دوم)

جب کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دب گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی ہر وقت پڑھنے کیلئے وظیفہ دیا: اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن۔۔۔ (بحوالہ: مشکوۃ باب الدعوات) جب ایک صحابیہ خاتون ؓ بیوہ ہوگئیں تو اس موقع پر بھی انہیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالی سے پڑھنے کیلئے وظیفہ ملا: اللھم اَجرنی فی مصیبتی۔۔۔ (بحوالہ: صحیح مسلم) جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک شخص نے آکر قرض کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے وظیفہ پڑھنے پر لگایا: اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک۔۔

(بحوالہ: مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مغفرت کیلئے یہ وظیفہ پڑھا کرتے تھے: اللھم

صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون (بحوالہ: حکومت اور علمائے ربانی، مصنف: حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، ناشر: مکتبہ تنظیم اہل حدیث، چوک دالگراں، لاہور) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان 40 مرتبہ یہ وظیفہ پڑھا کرتے: یا حی یا قیوم لا الہ الا انت برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ (بحوالہ: سوانح مولانا محمد داؤد غزنویؒ، صفحہ 210 ناشر: مکتبہ غزنویہ، اردو بازار لاہور) حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر جب انوارات کا بوجھ بڑھ جاتا تو یہ وظیفہ پڑھتے: فان مع العسر یسراً، ان مع العسر یسراً (بحوالہ: فیوض یزدانی، ترجمہ الفتح الربانی، مصنف: مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، ناشر: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی) شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا وظیفہ پڑھتے تھے (بحوالہ کتاب: عمدۃ السلوک، مصنف: سید زوار حسین شاہ ناشر: ادارہ مجددیہ، ناظم آباد کراچی)

ان کے علاوہ مکتبہ دیوبند میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری، مولانا عبیداللہ سندھی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری، علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ اجمعین و دیگر تمام اکابرؒ اپنے پاس آنے والے لوگوں کو وظائف بتاتے تھے۔ مکتبہ اہل حدیث میں عارف باللہ حضرت عبداللہ غزنوی، مولانا غلام رسول قلعوی، حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا حکیم عبداللہ صاحب جہانیاں منڈی، امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ، مولانا سید محمد داؤد غزنوی

رحمہم اللہ اجمعین ودیگر تمام اسلافؒ اپنے پاس آنے والوں کو وظیفے دیتے تھے۔ مکتبہ بریلویہ میں حضرت پیر علی ہجویری، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، حضرت شاہ رکن عالم، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، صوفی برکت علی رحمہم اللہ اجمعین ودیگر لاتعداد اولیاء کرامؒ اپنے پاس آنے والوں کو وظیفے بتاتے تھے۔ مکتبہ اثناء عشریہ میں حضرت امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری رحمہم اللہ اجمعین ودیگر تمام علماء و مجتہدین اپنے پاس آنے والوں کو وظیفے بتاتے تھے۔

یعنی ہر دور میں آنے والے اولیائے کرامؒ کا یہی مشن رہا ہے کہ مخلوق خدا کو ہر مشکل اور پریشانی میں اللہ جل شانہٗ کے در سے براہِ راست مانگنے اور لینے کا طریقہ سکھا دیا جائے۔ موجودہ دور میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی مشن عبقری اور تسبیح خانہ انجام دے رہا ہے۔ لہٰذا اگر ایسا کرنا شرعی گناہ یا دنیاوی جرم ہے تو پھر ان تمام اکابر و اسلافؒ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

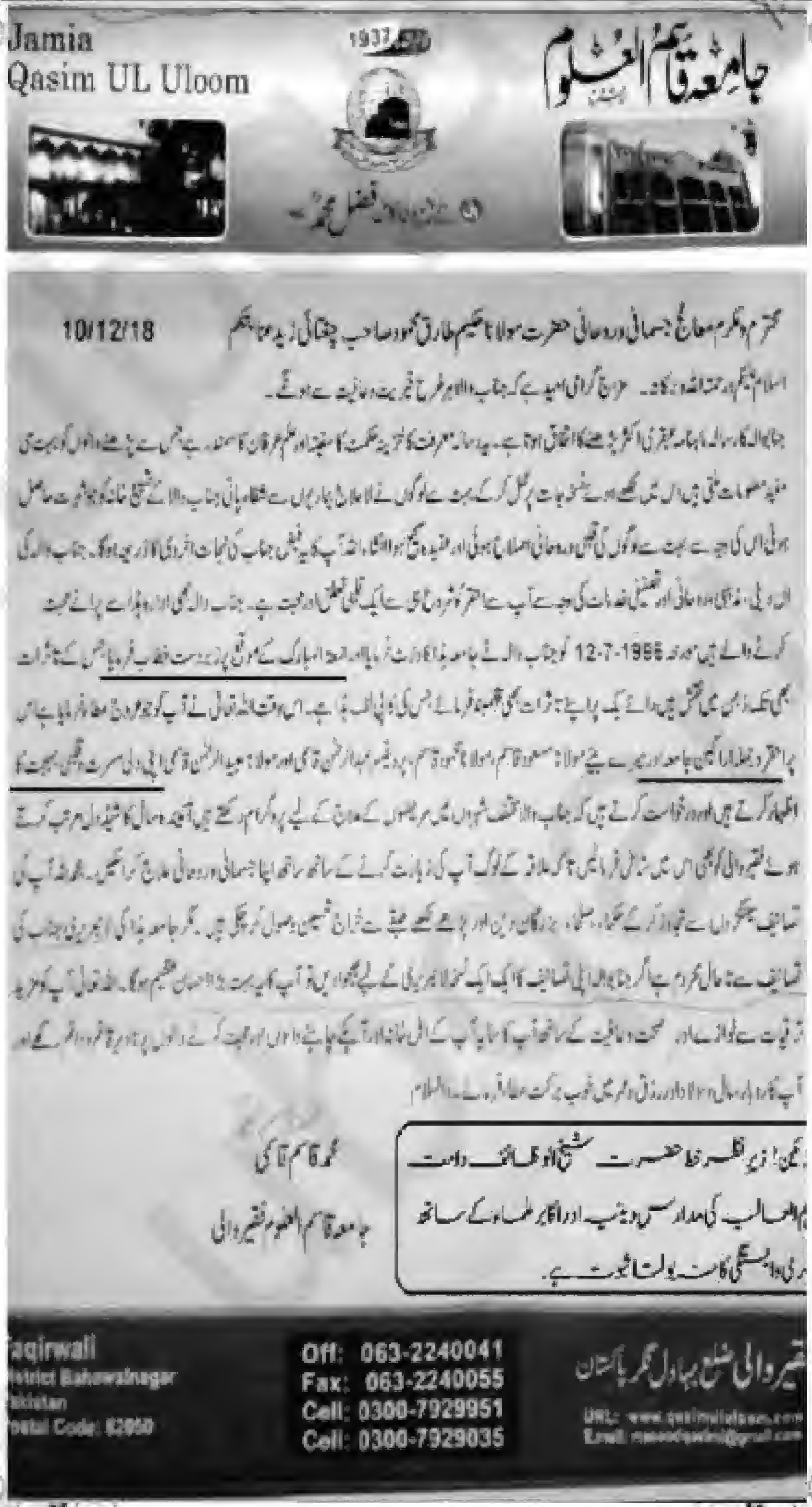

Jamia
Qasim UL Uloom
1937
جامعہ قاسم العلوم

محترم ومکرم معالج جسمانی وروحانی حضرت مولانا حکیم طارق محمود صاحب چغتائی زید مجدہم 10/12/18

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی امید ہے کہ جناب والا ہر طرح خیریت وعافیت سے ہونگے۔

جناب والا کا رسالہ ماہنامہ عبقری اکثر پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ یہ رسالہ معرفت کا خزینہ حکمت کا سفینہ اور علم وعرفان کا سمندر ہے جس سے پڑھنے والوں کو بہت ہی مفید معلومات ملتی ہیں اس میں لکھے ہوئے نسخہ جات پر عمل کرکے بہت سے لوگوں نے لاعلاج بیماریوں سے شفا پائی جناب والا کے شفاخانہ کو جو شہرت حاصل ہوئی اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی جسمانی وروحانی اصلاح ہوئی اور عقیدہ صحیح ہوا انشاء اللہ آپ کو یہ فیض جناب کی نجات اخروی کا ذریعہ ہوگا۔ جناب والا کی ان دینی، مذہبی، روحانی اور تصنیفی خدمات کی وجہ سے آپ سے احقر کو شروع ہی سے ایک قلبی تعلق اور محبت ہے۔ جناب والا بھی اکابر واولیاء سے محبت کرنے والے ہیں مورخہ 12-7-1995 کو جناب والا نے جامعہ ہذا کی زیارت فرمائی اور جمعۃ المبارک کے موقع پر زبردست خطاب فرمایا جس کے اثرات ابھی تک ذہن میں نقش ہیں والد کے ایک پرچے پر دستخط بھی فرمائے جس کی فوٹو کاپی لف ہذا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو عروج عطا فرمایا ہے اس پر احقر دعا گو ہے اراکین جامعہ اور میرے بیٹے مولانا مسعود قاسم مولانا محمود قاسم پروفیسر عبدالرحمن قاسمی اور مولانا عبید الرحمن قاسمی ایم اے دلی مسرت وخوشی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جناب والا مختلف شہروں میں ہر مہینے کے مطب کے لیے پروگرام رکھتے ہیں آئندہ سال کا شیڈول مرتب کرتے ہوئے فقیر والی کو بھی اس میں شامل فرمالیں تاکہ علاقہ کے لوگ آپ کی زیارت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا جسمانی وروحانی علاج کراسکیں۔ الحمد للہ آپ کی تصانیف سینکڑوں سے تجاوز کرگئی ہیں۔ علماء، طلباء، بزرگان دین اور پڑھے لکھے طبقے سے خراج تحسین وصول کرچکی ہیں۔ مگر جامعہ ہذا کی لائبریری جناب کی تصانیف سے خالی ہے اگر جناب والا اپنی تصانیف کا ایک ایک نسخہ لائبریری کے لیے بھجوا دیں تو آپ کا بہت بڑا احسان عظیم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات سے نوازے اور صحت وعافیت کے ساتھ آپ کا سایہ آپ کے اہل خانہ اور آپ کے چاہنے والوں اور محبت کرنے والوں پر تادیر قائم ودائم رکھے اور آپ کو اور ادارہ عبقری کو رزق وعمر میں خوب برکت عطا فرمائے۔ والسلام

محمد قاسم قاسمی
جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

کیں! زیر نظر خط حضرت شیخ الوظائف دامت
ہم العالیہ کی مدارس دینیہ اور اکابر علماء کے ساتھ
ری وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

aqirwali
istrict Bahawalnagar
akistan
ostal Code: 62050
Off: 063-2240041
Fax: 063-2240055
Cell: 0300-7929951
Cell: 0300-7929035
فقیروالی ضلع بہاولنگر پاکستان

حضرت امام اعظمؒ کی نظر میں

نجات کا وظیفہ

(قسط139)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ رب العزت کی ۹۹ مرتبہ خواب میں زیارت کی۔ ایک دن میں نے دل میں سوچا کہ اگر آئندہ زیارت ہوئی تو سوال کروں گا کہ وہ کون سا ایسا عمل ہے، جس کی برکت سے آپ کی مخلوق کو قیامت کے دن آپ کے عذاب سے نجات ملے گی۔ پس جب اگلی مرتبہ زیارت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا جو بھی بندہ صبح وشام یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے گا، وہ میرے عذاب سے نجات پا گیا۔

سبحان الابد ی الابد۔ سبحان الواحد الاحد۔ سبحان الفرد الصمد۔ سبحان رافع السماء بغیر عمد۔ سبحان من بسط الارض علیٰ ماء جمد۔ سبحان من خلق الخلق فاحصاھم عدد۔ سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد۔ سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد۔ سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد

(بحوالہ کتاب: ہفت گوہر، صفحہ 10 مصنف: مولانا محمد یوسف فقیر دہلویؒ، ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نزد سبیلہ چوک، کراچی)

قارئین! غور فرمائیں کہ درج بالا تحریر میں وقت کی پابندی کے ساتھ ایک ایسا وظیفہ بتایا گیا ہے، جس کا نہ

قرآن میں ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی احادیث میں۔ لیکن اس کے باوجود ہم اس وظیفے کو عبقری کا خود ساختہ اور من گھڑت نہیں کہہ سکتے۔ کیوں؟؟؟ کیونکہ یہ اور اس جیسے دیگر تمام وظائف عبقری نے صرف بتائے ہیں، بنائے نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ عبقری کے متعلق بلاوجہ بدگمان ہونے کی بجائے اپنے اکابر واسلافؒ سے شناسائی حاصل کریں، جو ہر دور میں اور ہر مشکل کیلئے وہی وظائف بتایا کرتے تھے، جن پر آج ہم طرح طرح کے خود ساختہ فتوے لگاتے ہیں۔

اکسیری عمل قرآنی
اللہ
اکسیری عمل قرآنی

محترم قارئین! درج بالا کتابچہ جس کا ترجمہ مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہٗ نے کیا، اس میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب نے واضح طور پر مولانا محمد طاہر قاسمی صاحبؒ کے الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ ہر مشکل میں ان آیات کا پڑھنا اکسیر ہے اور مجھے یہ عمل 120 سالہ بزرگ عامل سے ملا تھا۔ میں نے خود بھی تجربہ کیا تو اس عمل سے بڑی راہیں کھلتی ہیں۔ اب انصاف کریں کہ جب ایسے ہی وظائف جو نیک بزرگوں یا روحانی عاملوں کے تجربہ شدہ ہوں، اور وہ عبقری میں شائع ہو جائیں تو انہی وظائف پر خود ساختہ اور من گھڑت ہونے کے فیصلے صادر کر دیے جاتے ہیں، جبکہ تمام اکابر واسلاف نے ساری عمر انہی وظائف پر عمل کرتے ہوئے اعمال سے پلنے، اعمال سے بننے اور اعمال سے بچنے کا پیغام دیا تھا۔ انہیں کیا خبر تھی کہ کل کو آنے والی نسلیں ہمارے مسنون و ماثور وظائف و عملیات پر بدعت کے فتوے لگانے لگ جائیں گے۔ افسوس۔۔۔ صد افسوس۔۔۔ ہم اپنے اکابر کی ترتیب زندگی سے کتنے ناواقف ہو گئے۔

قسط نمبر 140

اکابر پر اعتماد

جامعہ بنوری ٹاؤن میں جنات کی شرارت

(قسط 141

شیخ الحدیث حضرت مولانا جلیل احمد اخون صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نماز پڑھ کر نیوٹاؤن مسجد میں سو گیا۔ اس وقت مسجد بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ کچھ دیر بعد مجھے محسوس ہوا کہ کوئی میرے پاؤں ہلا رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ مدرسے کا کوئی ساتھی مجھے فٹ بال کھیلنے کیلئے اٹھا رہا ہوگا۔ لیکن کچھ دیر بعد کسی نے میری دونوں ٹانگیں پکڑ لیں اور مجھے گھسیٹتے ہوئے ایک دو صفیں پیچھے لے گیا۔ میں بیدار ہو کر دیکھنے لگا، لیکن گھسیٹنے والا کوئی بھی نظر نہ آیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ جنات ہیں۔ پس میں نے آواز لگائی کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کی جگہ خالی کر دیتا ہوں۔ اس نے جونہی میری ٹانگیں چھوڑیں، تو میں ایسے بھاگا کہ مڑ کر پیچھے تک نہ دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی مسجد میں اکیلا سویا۔

اسی طرح شیخ الحدیث مولانا حبیب احمد صاحب نے بتایا کہ جب والد صاحبؒ حج پر گئے تو پیچھے کسی جنّی نے ہماری والدہ کی گود سے چھوٹی بہن کو چھینا اور بہت اوپر لے جا کر پھینک دیا۔ جس سے گرتے ہی وہ فوت ہو گئی۔

(بحوالہ کتاب: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے لمحات۔ صفحہ 82 تقریظ: مولانا عبدالرزاق سکندر صاحب مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی)

محترم قارئین! ماہنامہ عبقری میں بھی جنات سے متعلق یہی سچے واقعات سالہا سال سے شائع ہو رہے ہیں۔ جن لوگوں کو شرح صدر حاصل ہے، وہ جانتے ہیں کہ جنات کے وجود کا انکار یا ان سے پہنچنے والے فائدے اور نقصانات کو من گھڑت کہانیاں کہہ کر ردّ کر دینا کسی بھی عقل مند مومن کی نشانی نہیں ہے۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جنات کی دنیا کو ہم نہیں جانتے۔ ہمارا ان کے متعلق وہی عقیدہ ہے، جو ہمارے اکابر و اسلاف کا تھا۔

جامعہ بنوری ٹاؤن کے طلباء پر
جنات کا حملہ

(قسط142

شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری کلاس میں مردان کے ایک نئے طالب علم حبیب احمد داخل ہوئے۔ ان کے والد مرحوم عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ عامل بھی تھے اور روحانی عملیات میں مشہور تھے۔ چونکہ ان کے والد مرحوم جنات کے علاج میں بہت ماہر تھے، اس لیے جنات انتقامی کارروائی کے طور پہ ہمارے کمرے پر حملہ کرتے رہتے تھے۔ مولانا حبیب احمد کے پاس تو خاص قسم کے تعویذ تھے، جن سے ان کی حفاظت رہتی تھی، لیکن وہ جنات کمرے کے دوسرے ساتھیوں کو اکثر تنگ کرتے رہتے تھے۔

(بحوالہ کتاب: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے ہوئے دن۔ صفحہ 81 ناشر: مکتبہ حکیم الامت، عیدگاہ بہاول نگر)

جامعہ میں مجذوب کی آمد:

جامعہ بنوری ٹاؤن میں بعض اوقات ایک مجذوب آیا کرتے۔ ہمارے استاد صاحب ان کی آمد پر بہت خوش ہوتے اور سبق روک کر ان کی بات سنتے۔ وہ مجذوب حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں تقریر کرتے، پھر ہمارے استاد صاحب سے پیسے مانگتے۔ اگر ان کے پاس ہوتے تو وہ خود دے دیتے اور اگر نہ ہوتے تو

کسی طالب علم سے دلوا دیتے۔ اس مجذوب کی عادت تھی کہ ہر بار واپس جاتے ہوئے جامعہ کے مین گیٹ پر جو بھی طالب علم ملتا، وہ پیسے اس کو دے کر چلا جاتا۔

(بحوالہ کتاب: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے ہوئے دن۔ صفحہ ۱۲۱ ناشر: مکتبہ حکیم الامت، عیدگاہ بہاول نگر)

محترم قارئین! جو لوگ کہتے ہیں کہ عبقری اور تسبیح خانے میں من گھڑت واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔ شریعت میں جنات کے تنگ کرنے کا کوئی ثبوت نہیں اور اکابر و اسلاف میں رجال الغیب اور مجذوب کا کوئی وجود نہیں، انہیں چاہئے کہ درج بالا دونوں واقعات غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ کیا یہ واقعات بھی عبقری کے شائع کردہ ہیں اور کیا ان کے مصنف بھی جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری ہیں؟ ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک سے اپنے لیے شرح صدر مانگیں اور اپنے اکابر پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے زندگی گزاریں۔

پلیز یہ میسج زیادہ سے زیادہ شیئر کریں۔

کھانے پر مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو کیا کریں؟

پانچ لاکھ سے زائد لوگوں کے کلمہ پڑھنے کا ذریعہ بننے والے عالمی مبلغ مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ بنارس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے قرآن پاک کا سنسکرت زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے قرآن کے بہت سے عجائبات کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً انہوں نے ایک آیت پڑھی (وَاَنبَتنَا عَلَیهِ شَجَرَةً مِّن یَّقطِین) کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر کنارے پر ڈالا گیا تو ہم نے ان کے پاس کدو کی بیل اگا دی۔ وہ کہنے لگے کہ میں اس ریسرچ میں پڑ گیا کہ صرف کدو ہی کی بیل کیوں اگائی گئی؟ بالآخر ایک جگہ یہ جواب ملا کہ کدو کی بیل میں خاصیت ہے کہ اس کے اردگرد مکھیاں، مچھر اور پتنگے نہیں آسکتے۔ چونکہ حضرت یونس علیہ السلام کا جسم پانی میں رہنے کی وجہ سے نرم ہو گیا تھا، اس لیے انہیں مکھیوں سے بچانے کا بھی انتظام فرمایا گیا۔ وہ پروفیسر صاحب مزید کہتے ہیں کہ یہ پڑھ کر میرے دل میں بات آئی کہ یہ آیت تو مکھیوں اور مچھروں کو بھگانے کیلئے بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک دن میں نے اپنے دوستوں کی دعوت کی تو کھانے پر بہت زیادہ مکھیاں آگئیں۔ میں نے تجوید کے ساتھ اس آیت کا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ساری مکھیاں غائب ہو گئیں اور میرے سب دوستوں نے بھی دیکھ لیا کہ اس آیت کا وظیفہ پڑھنے سے ہی یہ حفاظت مل رہی ہے قسط نمبر 143

(بحوالہ: یہ بیان انٹرنیٹ کے اس لنک سے لیا گیا ہے)

id=100002329821185&m.facebook.com/story.php?story_fbid=1569354523152189//:https

محترم قارئین! عبقری کے پیغام "اعمال سے بچنے کا یقین" کا یہی مفہوم ہے کہ ہم پر جب بھی کسی قسم کی پریشانی یا آزمائش آئے تو ہم فوراً اعمال کی طرف متوجہ ہو جائیں اور یہ دیکھیں کہ اب ہم اپنے رب کو کس آیت یا کس دعا کے ذریعے راضی کریں گے تو ہمارا کام بن جائے گا۔ یہی پیغام اور یہی ریت روایت صدیوں سے ہمارے اکابر واسلاف کے ذریعے ہم تک چلی آرہی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان کے مکان پر جنات کا قبضہ ایک روحانی عامل کی فوری مدد

(قسط 144)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ روحانی عملیات سب ٹوپی ڈرامہ ہے۔ حقیقت میں "جن" نہیں ہوتا، بلکہ عاملوں کے من گھڑت قصے ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف جب ہم اپنے اکابر و اسلافؒ کے واقعات پڑھتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جادو اور جنات کائنات کے ایسے حقائق ہیں، جن کے سامنے بعض اوقات انسان بے بس ہوجاتا ہے اور جب تک وظائف /روحانی عملیات کے ذریعے خدائی مدد حاصل نہ کرلے، تب تک گھر میں سکون نہیں آتا، کاروبار میں برکت نہیں ہوتی، عہدے میں ترقی نہیں ملتی، صحت تندرستی برقرار نہیں رہتی، حتی کہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بنتی۔

شیخ الحدیث مولانا شاہ جلیل احمد اخون صاحب لکھتے ہیں کہ فقیہ العصر، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے قریب ایک فلیٹ میں تھی۔ بعد میں انہوں نے پٹیل پاڑہ میں کوٹھی نما مکان بنالیا اور کچھ عرصے کیلئے وہ مکان خالی پڑا رہا، جس پر جنات نے قبضہ کرلیا۔ حضرت مفتی صاحبؒ اس سلسلے میں لالوکھیت کے ایک عامل کے پاس تشریف لے گئے جو حضرتؒ کے دیرینہ دوست تھے۔ انہوں نے معاملے کی تفصیل سنی اور اگلے دن حضرتؒ کے ہاں آکر کچھ تعویذات دیتے ہوئے

کہا کہ یہ تعویذات اس مکان کے ہر کمرے میں پورے سات دن تک جلانے ہیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے تعویذات جلانے کی ڈیوٹی میرے ذمے لگائی۔ چنانچہ میں روزانہ رات کو دس بجے اس مکان میں جاتا اور ہر کمرے میں تعویذ جلاتا۔ سات دن کے بعد اس عامل نے دوبارہ آکر مکان کا جائزہ لیا اور تصدیق کی کہ اب یہ مکان بالکل ٹھیک ہے۔ لہٰذا حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنا سامان اس مکان میں شفٹ کرلیا۔

(بحوالہ کتاب: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بیتے ہوئے دن، صفحہ 174 ناشر: مکتبہ حکیم الامتؒ، عیدگاہ بہاول نگر)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شیطان سے مکالمہ

قسط145

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ رات کو لیٹے اور شیطان نے کچھ اثرات پھیلا کر قلب اور دماغ میں پہنچائے۔ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھل سکی اور تہجد چھوٹ گیا حالانکہ ترک تہجد کوئی معصیت نہیں اس لئے کہ امتی کے اوپر نہ فرض ہے نہ واجب۔ مگر جو اہل اللہ تہجد کے عادی ہوتے ہیں ان کا اگر ایک تہجد بھی قضا ہو جائے تو سمجھتے ہیں کہ ساری عمر اکارت ہوگئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سر پر آپڑا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس تہجد کے قضا ہونے پر تمام دن روئے استغفار کیا۔ دعائیں مانگیں اور کہا کہ یہ پہلی بار قضا ہوا ہے۔

غرض اگلے دن جب سوئے ہیں تو عین تہجد کے وقت ایک شخص نے انگوٹھا ہلایا کہ حضرت تہجد کا وقت ہوگیا ہے اٹھئے تہجد پڑھ لیجئے۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اجنبی آواز محسوس کر کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میری محل سرائے میں تو کون اجنبی ہے جو مجھے میرے زنانہ خانے میں تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں شیطان ہوں۔ تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔

فرمایا کہ کم بخت تو اور تہجد کے لئے اٹھائے۔ اس نے کہا جی ہاں خیر خواہی اک جذبہ ابھرا اور مجھے گوارا نہ ہوا کہ آپ کا تہجد قضا ہو۔ فرمایا کہ تو اور خیر خواہی کرے۔ اللہ نے فرمایا ان الشیطان لکم عدوفا تخذوہ عدواً شیطان تمہارا دشمن ہے تم

قسط145(پارٹ 2)

اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ کبھی دوست نہیں بن سکتا ہے۔ اس لئے تو اور دوستی کرے یہ ناممکن ہے۔ سچ سچ بتا کہ تو کیوں آیا ہے ورنہ میں بھی صحابی ہوں اور اتنی قوت رکھتا ہوں۔ تیری گردن مروڑوں گا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ تب وہ اصلیت کھلی۔

اس نے کہا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ کل میں نے ہی ایسی حرکت کی تھی کہ آپ کا تہجد قضا ہو گیا۔ میں نے کچھ ایسے وساوس اور آثار دماغ اور قلب پر ڈالے کہ آپ کو گہری نیند آ گئی۔ اور وقت پر آنکھ نہ کھلی آپ نے سارا دن استغفار کیا تو اتنے درجے بلند ہوئے آپ کے کہ سو برس بھی تہجد پڑھتے تو شاید اتنے درجے بلند نہ ہوتے۔ جتنے اس توبہ سے بلند ہوئے اسی لئے میں نے آپ کو اٹھایا کہ اگر آج قضا ہو گیا پھر توبہ کریں گے پھر درجے بلند ہوں گے تو سو درجوں کے بجائے ایک ہی درجہ بلند ہو یہی اچھا ہے کچھ تو درجات میں کمی ہو گی۔ جب یہ اتنی بات اس نے سچ کہہ دی تب حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑا۔ فرمایا کہ صحیح ہے۔)

یہ خباثت تیرے دل میں چھپی ہوئی تھی بہر حال اولیاء کاملین سے گناہ کے سرزد ہونے کا امکان بھی ہے اور عادۃً بھی ممکن ہے اور وہ تقویٰ کے منافی بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ تقویٰ جڑ پکڑے ہوئے ہے۔ گناہ جڑ پکڑے ہوئے نہیں۔ وہ کچھ بیرونی اثرات سے گھر گھرا کر شاذ و نادر واقع ہو سکتا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام سے یہ چیز ممکن نہیں ہے۔ (خطبات طیب)

علی گڑھ یونیورسٹی کے ناظم کیساتھ جنات کی شرارت

محترم قارئین! جو لوگ ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والے ہردلعزیز کالم "جنات کا پیدائشی دوست" کو محض قصے کہانیاں کہہ کر رد کر دیتے ہیں، انہیں اکابر واسلاف کی ترتیب زندگی پر غور کرنا چاہئے کہ اگر جنات کا پیدائشی دوست میں بیان کیے جانے والے حقائق من گھڑت ہیں تو درج ذیل واقعات کے متعلق آپ کیا کہیں گے؟

معروف مصنف جناب رئیس امروہوی لکھتے ہیں کہ: مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ناظم دینیات مولانا ابوبکر شیث (مکتبہ دیوبند) کے مکان میں جنات رہتے تھے۔ ان کے گھر میں جو بچے پڑھنے جاتے، ایک دن انہوں نے دیکھا کہ مولانا کی شیروانی خودبخود کھونٹی کے اندر گھس گئی، یہ دیکھ کر سب بچے سہم گئے تو مولانا نے فرمایا: کیوں بچوں کو پریشان کرتے ہو، بس کرو۔ ان کے فرماتے ہی یہ سلسلہ بند ہوگیا۔

اسی طرح حضرت شاہ غلام اعظم (مکتبہ بریلویہ) بھی قرآن وحدیث کا درس دیتے تھے۔ ایک دن ان کے طلباء آپس میں کہنے لگے کہ اگر قندھاری انار اور سیب کھانے کو مل جائیں تو مزہ آجائے۔ انہی طلباء میں سے مولا بخش نامی ایک طالب علم نے یوں ہاتھ بلند کیا اور اسی لمحے قندھاری انار اور سیب لاکر رکھ دیے۔ جب شاہ غلام اعظم صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے اسے خوب ڈانٹا اور فرمایا: بچوں کے سامنے ایسی حرکتیں کرتے ہو کل سے درس میں نہ آنا۔ اس کے علاوہ ان کے مدرسے میں رہنے والوں کا بارہا تجربہ تھا کہ چھت پر سے خوش الحانی کے ساتھ قرآن خوانی کی آواز آتی، لیکن کوئی نظر نہ آتا (بحوالہ کتاب: جنات، صفحہ 101 ناشر: فرید پبلشرز، اردو بازار کراچی)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت یحییٰ بن سعیدؒ نے فرمایا کہ جب اماں عروہ بنت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو ان کے پاس بہت سے تابعین جمع ہوگئے۔ ابھی ہم ان کے پاس ہی تھے کہ سب نے چھت پھٹنے کی آواز سنی، پھر ایک کالا سانپ گرا، جو بڑی کھجور کی مانند تھا۔ جونہی وہ اس خاتون کی طرف لپکا تو اچانک ایک سفید کاغذ گرا، جس پر لکھا تھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف! اے عکب تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب اس نے یہ رقعہ دیکھا تو جہاں سے اترا تھا، وہیں واپس چڑھ گیا (بحوالہ: دلائل النبوۃ جلد 7 صفحہ 16 بحوالہ کتاب: جن ہی جن، صفحہ 134 مصنف: مفتی فیض احمد اویسی، ناشر: سیرانی کتب خانہ نزد سیرانی مسجد بہاولپور)

مولانا محمد اسحاق بھٹی لکھتے ہیں کہ ایک دن مولانا معین الدین لکھوی کسی کے گھر جن نکالنے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ میزبان کی اہلیہ پر جن حاضر تھا۔ مولانا معین الدین لکھوی نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آواز آئی کہ میں آپ کے پڑدادے حافظ محمد لکھوی صاحب کا شاگرد ہوں اور ان کے پاس لکھو کے میں پڑھا ہوا ہوں۔ مولانا معین الدین لکھوی نے فرمایا کہ میرے پڑدادا نے کسی کو بھی یہ تعلیم تو نہیں دی کہ لوگوں کو پریشان کرنا چاہئے، لہٰذا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ پس اس جن نے بھاری آواز میں السلام علیکم کہا اور چلا گیا۔

(بحوالہ کتاب: گزر گئی گزران، صفحہ 156 ناشر: مکتبہ نشریات 40 اردو بازار لاہور)

اکابر پر اعتماد

جو مکان نہ بکتا ہو وہاں یہ عمل کریں

(قسط 147)

شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون صاحب لکھتے ہیں کہ مفتی اعظم پاکستان، حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا فلیٹ برائے فروخت رکھا، لیکن وہ بک نہیں رہا تھا۔ حضرتؒ نے مجھے ایک عامل کے پاس بھیجا، کہ ان سے کوئی وظیفہ پوچھ کر آؤں۔ اس عامل نے کہا کہ مکان میں بیٹھ کر 41 ہزار مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا ختم کروائیں تو مکان بک جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کام پر میری ڈیوٹی لگائی۔ میں مدرسے کے چند ساتھیوں کو لے کر وہاں گیا اور ہم نے بیٹھ کر وظیفہ ختم کیا۔ جس کے چند دن بعد مکان بہترین قیمت پر فروخت ہو گیا (بحوالہ کتاب: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے ہوئے دن، صفحہ 174 ناشر: مکتبہ حکیم الامت، عیدگاہ بہاول نگر)

محترم قارئین! اس واقعے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ چھوٹی بڑی ضروریاتِ زندگی میں اعمال کا سہارا لینا صرف تسبیح خانے کی ترتیب نہیں، بلکہ ہمارے تمام اکابرو اسلافؒ کی ترتیب ہے۔ جو جتنا زیادہ اعمال کی طرف راغب ہوتا چلا جائے گا، وہ اتنا ہی زیادہ اللہ جل شانہٗ کا قرب اور آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پاتا چلا جائے گا۔ یہی مقصد ہے عبقری تسبیح خانے کا اور یہی مشن ہے تمام اکابرو اسلافؒ، صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کا۔ جس طرح گزشتہ دور میں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تجدید کا کام اپنے مقرب اولیائے کرامؒ سے لیتا تھا، اسی طرح موجودہ دور میں یہی کام حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ سے لیا جا رہا ہے۔ اللّٰہم زد فزد

حل مشکلات کیلئے اکابرؒ کا آزمودہ نقش

زیرِ نظر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں لکھے ہوئے نقش کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ جس میں واضح طور پر "اصحابِ کہف" کے نام پڑھے جاسکتے ہیں۔ الحمد للہ عبقری میں بھی اکابر کی ترتیب کے عین مطابق "اصحابِ کہف" کے مبارک ناموں کے وسیلے سے دعا کی قبولیت اور جادو سے نجات کے واقعات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جو لوگ عبقری وظائف کے متعلق من گھڑت اور خود ساختہ ٹوپی ڈرامہ جیسے الفاظ ادا کرتے ہیں، وہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

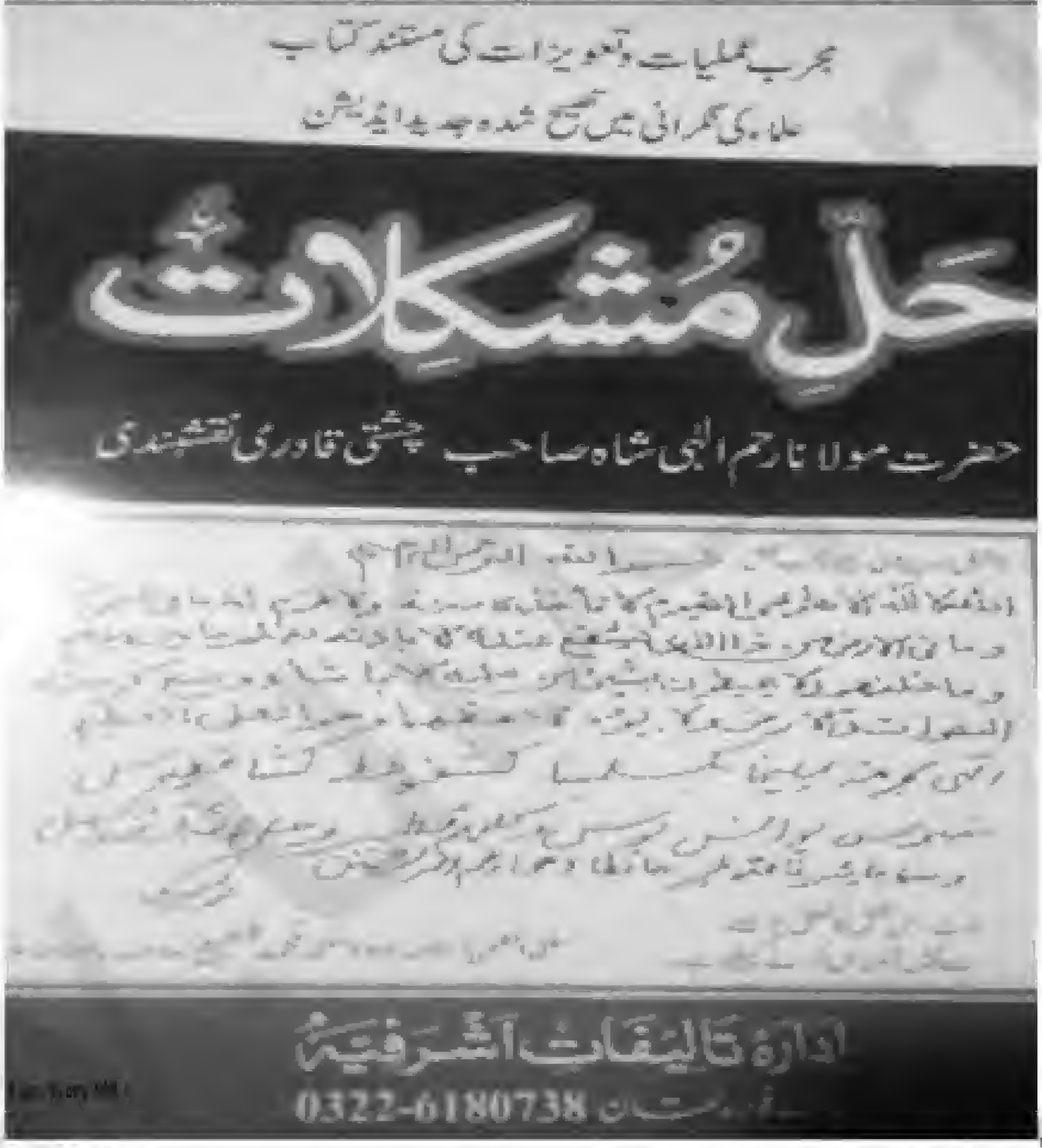

مجرب عملیات وتعویذات کی مستند کتاب
علماء کی نگرانی میں تصحیح شدہ جدید ایڈیشن

حلِ مشکلات

حضرت مولانا رحم الٰہی شاہ صاحب چشتی قادری نقشبندی

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
ملتان 0322-6180738

سامان چرانے میں جنات کا ہاتھ

امام ابن تیمیہ" (مکتب اہل حدیث) لکھتے ہیں کہ جنات شیاطین بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ انسان کو اٹھا کر ہوا میں لے جاتے ہیں۔ کبھی وہ ان سے کوئی چیز طلب کرے تو اس کے سامنے حاضر کر دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں حلاج نامی ایک خوبصورت نوجوان تھا، جس کے پاس کچھ شیاطین جنات تھے۔ وہ اس کی ہر خدمت بجا لاتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اور اس کے ساتھی ابو قبیس نامی پہاڑ پر گئے تو اس کے ساتھیوں نے اس سے مٹھائی مانگی۔ وہ قریب ہی کسی جگہ پر گیا اور وہاں سے مٹھائی کی ایک پلیٹ لے آیا۔ بعد میں تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ مٹھائی یمن کی ایک دکان سے چرائی گئی تھی، اور اس کو چرانے والے اس کے جنات تھے۔ اسی طرح ایک اور شخص کے پاس جنات لوگوں کا غلہ اور روپے چوری کر کے لاتے تھے۔ ایک دن کسی نے اپنے گھر میں انجیر رکھی ہوئی تھی۔ جنات اس کی انجیر چرا کر اس کے پاس لے آئے۔

(حوالہ کتاب: جن اور شیاطین صفحہ 185 ناشر مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

محترم قارئین! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مجلہ میں شائع ہونے والا بہروپیہ کا کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں کوئی ایک بات بھی من گھڑت نہیں ہوتی۔ بلکہ مخلوق خدا ہی کے فائدے کیلئے حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ ایسے انوکھے اور سچے حقائق سے پردہ کشائی فرماتے ہیں۔ پھر مزید احسان یہ کرتے ہیں کہ صرف مسائل بتانے کی بجائے ان مسائل کا حل یعنی اکابر و اسلاف" کے صدیوں سے آزمودہ وظائف و عملیات بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اور ان کی نسلیں تاقیامت مخلوق خدا کیلئے یونہی خیر و برکت کا ذریعہ بنے رہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ حاسدین کے حسد اور شریروں کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

یہ عمل صرف ایک مرتبہ کرنے سے حافظہ مضبوط ہوجائے گا

اکابر پر اعتماد

(قسط150

کچھ عرصہ پہلے تسبیح خانے سے "تیس روزے تیس عبادتیں" نامی ایک قیمتی کتاب شائع ہوئی۔ جس میں لاجواب حافظہ پانے کا ایک مجرب عمل لکھا ہوا تھا۔ بعض لوگوں نے اس کے مزید دلائل مانگے، جو گزشتہ پوسٹوں میں دے دیے گئے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابرؒ کے ہاں حافظہ مضبوط بنانے کیلئے کون کون سے اعمال جاری تھے اور یہ بھی سوچتے ہیں کہ کیا ہمارے اکابرؒ کے ان اعمال پر بھی ایسے ہی اعتراض کیا جاتا تھا، جیسے عبقری کے متعلق کیا جاتا ہے؟

حضرت خواجہ احمد دیربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ اگر تم چاہو کہ پڑھی ہوئی بات کبھی نہ بھولو تو کچھ بھی پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرو: اللھم افتح علی فتوح العارفین بحکمتك وانشر علی رحمتك وذکر فی مانسیت یاذاالجلال والاکرام۔ امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کا بیٹا قرآن مجید میں سے جو یاد کرتا تھا، اسے بھول جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے کیلئے یہ آیات لکھو: الرحمٰن۔ علم القرآن۔ خلق الانسان۔ علمه البیان۔ الشمس والقمر بحسبان۔ ان علینا جمعه وقرآنه۔ فاذا قرانٰاه فاتبع قرآنه۔ ثم ان علینا بیانه۔

بل ھو قرآن مجید۔ فی لوح محفوظ۔ سنقرئك فلا تنسیٰ۔ اقرا وربك الاکرم۔ الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم لکھنے کے بعد ان آیات کو پانی سے دھو کر بچے کو پلا دو۔ یہ عمل بس ایک ہی مرتبہ کرنا کافی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل ایک ہی دفعہ کیا تو میرا بیٹا آسانی سے حافظ قرآن بن گیا۔

(بحوالہ کتاب: مجربات دیربیؒ صفحہ 399 ناشر: مشتاق بک کارنر، اردو بازار لاہور)

صرف 10 روپے میں بیماریوں اور گناہوں سے نجات

(قسط 151

کچھ عرصہ پہلے تسبیح خانے میں صدقات وخیرات کے ذریعے روحانی وجسمانی امراض سے بچنے کا ایک عمل بتایا گیا کہ اپنی روزانہ یا ماہانہ آمدنی کا اڑھائی فیصد حصہ الگ نکال لیا کریں۔ یا ایسا کریں کہ ایک ڈبہ علیحدہ رکھ لیں اور روزانہ چھوٹا یا بڑا نوٹ اپنے پورے جسم پر پھیر کر اس ڈبے میں ڈالتے جائیں۔ جب کافی رقم جمع ہوجائے تو کسی ایسے مستحق تنگ دست رشتہ دار یا اجنبی کو دے دیں، جو مانگنے والا نہ ہو۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابرؒ کے ہاں اس عمل کی کیا حیثیت ہے؟

مولانا حمید الرحمان صاحب (کراچی) لکھتے ہیں کہ گذشتہ سال اکتوبر (2017ء) میں بندہ حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے دفتر میں بغرضِ ملاقات موجود تھا۔ اس دوران ایک صاحب آکر پوچھنے لگے کہ صدقہ کرنے کی بہتر صورت کیا ہے؟ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ بزرگوں کا طریقہ یہ رہا ہے کہ اپنی آمدنی میں سے کچھ حصہ مخصوص کردیا جائے مثلاً ایک فیصد یا دس فیصد، یا جتنی بھی استطاعت ہو، اس حساب سے متعین کرلیا جائے اور پھر وہ پیسہ صدقے کے طور پر دے دیا جائے۔ اسی طرح "ماہنامہ البلاغ مفتیٔ اعظم نمبر" میں بھی اکابرؒ کی مثالیں ملتی ہیں۔ مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے تاثراتی مضمون ''میرے والد میرے شیخ'' میں

رقمطراز ہیں: حضرت والد صاحب (مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ) کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بہت شوق تھا اور اس کیلئے جو طریق کار اپنایا ہوا تھا وہ بڑا سبق آموز اور لائق تقلید ہے۔ آپ کا معمول یہ تھا کہ زکوۃ ادا کرنے کے علاوہ آپ کے پاس جب بھی کوئی رقم آتی تو اس کا ایک متعین حصہ فوراً علیحدہ فرما لیتے اور طے کیا ہوا تھا کہ آمدنی اگر محنت سے حاصل ہوئی ہے تو بیسواں حصہ (پانچ فی صد) اور اگر کسی محنت کے بغیر حاصل ہوئی ہے (مثلاً انعام، ہدیہ، تحفہ وغیرہ) تو اس کا دسواں حصہ فوراً علیحدہ نکال لیا جائے۔ صندوقچی میں ایک تھیلا آپ کے پاس ہمیشہ رہتا تھا، جس پر ''صدقات ومبرات'' لکھا رہتا تھا۔ تنگ دستی کا زمانہ ہو یا فراخی کا، آمدنی کا مذکورہ حصہ آپ فوراً اس تھیلے میں رکھ دیتے تھے، اور جب تک یہ حصہ ''صدقات ومبرات'' کے تھیلے میں نہ چلا جاتا، اس وقت تک اس آمدنی کو استعمال نہیں فرماتے تھے۔ اگر دس روپے بھی کہیں سے آتے تو فوراً اس کے چھوٹے نوٹ بدلوا کر ایک روپیہ اس تھیلے میں رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے (بحوالہ: ماہنامہ البلاغ مفتی اعظم نمبر۔ ج ۱ ص ۴۵۹) اسی طرح البلاغ مفتی اعظم نمبر کی دوسری جلد میں حضرت مفتی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا تھانویؒ اپنی کمائی کا ایک تہائی حصہ خیرات کر دیا کرتے تھے اور مولانا شبیر احمد عثانی صاحبؒ اپنی کمائی کا ایک خمس (یعنی پانچواں حصہ) خیرات کرتے تھے۔ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ کو دیکھا کہ ان کے پاس تین چپاتیاں آتی تھیں، ان میں ڈیڑھ چپاتی خود تناول فرماتے ایک چپاتی خیرات کر دیتے تھے اور آدھی کسی کو ہدیہ کر دیتے تھے (بحوالہ: ماہنامہ البلاغ مفتی اعظم نمبر۔ ج ۲۔ ص ۸۹۱)

بزرگ کی قبر تو موجود تھی، لیکن خود غائب تھے

(قسط 152)

محترم قارئین! عبقری میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے واقعات پڑھ کر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ماوراء العقل باتیں صرف من گھڑت کہانیاں ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کی اپنی معلومات کی کمی ہے، ورنہ ہمارے اکابر و اسلافؒ میں ایسے ہزاروں واقعات ملتے ہیں، جو عام عقل انسانی میں نہیں سما سکتے، بلکہ ان کیلئے دل کی طہارت کا ہونا اشد ضروری ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے واقعاتِ زندگی میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے کتنی مماثلت تھی۔

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مولانا فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک دن ذکر کیلئے کھجور کی اچھی اچھی گٹھلیاں جمع کر رہا تھا۔ ایک گٹھلی جو صاف نہیں تھی، بلکہ کسی قدر پیچ دار تھی، میں نے اس کو علیحدہ کرنے کا ارادہ کیا تو گٹھلی مجھ سے اس طرح مخاطب ہوئی: اے خوبصورت انسان! اگر میں بدصورت ہوں تو اس میں عیب کیوں نکالتا ہے؟ میرے خالق نے مجھے اسی طرح بنایا ہے۔ اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو مجھے خوبصورت بنا دے۔ گٹھلی کا یہ کلام سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔ میں نے اپنے قصور

وار ہونے کا اعتراف کیا اور اس گٹھلی کو بھی باقی گٹھلیوں کے ساتھ شامل کرلیا۔ جب کبھی ذکر کے دوران وہ گٹھلی میرے سامنے آتی تو میں اسے چومتا اور بوسہ دے کر رکھ دیتا۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا جلال الدین بخاری المعروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور مراقبہ فرمایا۔ اس دن خلاف معمول مراقبے میں بہت تاخیر ہوگئی۔ گرمی کا موسم تھا۔ میں بھی پسینے میں شرابور ہوگیا۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے کے بعد مجھے فرمایا: آج عجیب معاملہ ہوا۔ میں جب مراقب ہوا تو صاحبِ مزار بزرگ اپنی تربت میں موجود ہی نہیں تھے۔ قبر مبارک روشن تھی، مگر خالی تھی۔ کافی دیر بعد حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک میں تشریف لائے اور فرمایا: میں تین دن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا ہوا تھا۔ ابھی بھی واپس آنے کا ارادہ نہیں تھا، لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ میری امت کا ایک ولی منتظر ہے۔ اب واپس چلے جاؤ۔

(بحوالہ کتاب: مقاماتِ فضلیہ صفحہ 41 ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی)

مدارس میں جنات کا عمل دخل

(قسط153)

محترم قارئین! حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر سے نوازے، جنہوں نے کئی مرتبہ تسبیح خانہ میں باقاعدہ اس موضوع پر درس کی سیریز چلائی اور قرآن وسنت کے مستند حوالہ جات سے ثابت کیا کہ اگر ہم پرسکون زندگی، کامیاب شادی، اور عزت و برکت والا روزگار چاہتے ہیں تو ہمیں جنات کے مختلف واروں سے بچنے کے طریقے سیکھنا ہوں گے۔ نہیں تو جنات کا ہماری زندگی میں اتنا زیادہ عمل دخل ہے کہ ہمارے گھر اور کاروبار تو کجا، ہمارے سکول اور مدارس بھی ان سے محفوظ نہیں۔ مثلاً

مفتی حبیب اللہ صاحبؒ (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی سوانح میں لکھا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں جنات مختلف انسانی شکلوں میں تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ خاص طور پہ شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے درس حدیث میں جنات کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت مفتی حبیب اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جس سال ہم مشکوٰۃ شریف کے درس میں شریک تھے، دارالعلوم میں مشہور ہوا کہ یہاں ایک طالب علم پر جن آتا ہے۔ مجھے اس جن سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا تو میں اس طالب علم کے کمرے میں چلا گیا اور پوچھا: کیا آپ پر کوئی جن

آتا ہے؟ کہنے لگا: جی ہاں! ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ وہ طالب علم لیٹ گیا اور اس کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو گئیں۔ میں سمجھ گیا کہ اس پر جن کی آمد ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگا میں جنات کے قبیلے سے ہوں۔ یہ طالب علم مجھے اچھا لگتا ہے، اس لیے وقتاً فوقتاً میں اس کے پاس آجاتا ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے؟ کہنے لگا: میں مصر کے ایک مدرسے سے آیا ہوں۔ ہمارے مدرسے میں یہ بات مشہور ہے کہ دار العلوم دیوبند کے مولانا عبدالجلیل صاحبؒ مشکوٰۃ شریف بہت اچھی پڑھاتے ہیں۔ یہ سن کر مجھے بھی ان سے حدیث پڑھنے کا شوق پیدا ہوا تو میں اسی غرض سے یہاں آتا ہوں۔

بحوالہ کتاب: حبیب السوانح، صفحہ 115 جمع و ترتیب: مولانا اخلاق احمد۔ پسند فرمودہ: شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان ناشر: دار الکتاب اردو بازار لاہور

اکابر پر اعتماد

چین کا ایسا گھر جہاں غیبی آواز کے ذریعے راستہ بتایا جاتا ہے

(قسط154

محترم قارئین! عبقری میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہردلعزیز کالم" جنات کا پیدائشی دوست" میں بعض اوقات ایسی قدیم اور پراسرار عمارتوں کا تذکرہ سامنے آتا ہے، جن میں جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ چین میں ایک ایسی ہی پُراسرارعمارت کا انکشاف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی ہوا تھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کو معلوم ہوا کہ چین میں ایک ایسا مکان ہے کہ اگر لوگ راستہ بھول جائیں تو اس مکان میں سے آواز آتی ہے کہ صحیح راستہ اس طرف ہے، جبکہ آواز دینے والا دکھائی نہیں دیتا۔ حجاج بن یوسف نے کچھ لوگ وہاں بھیجے اور کہا کہ تم جان بوجھ کر راستہ بھول جانا اور جب غیبی آواز سنو تو اس پر حملہ کردینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا اور حملہ کردیا۔ اسی وقت غیبی آواز آئی کہ تم لوگ ہم کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے پوچھا: تم کون ہو اور یہاں کتنے عرصے سے آباد ہو؟ آواز آئی: ہم جنات ہیں اور عرصے کے متعلق تو بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ ملک چین 8 مرتبہ تباہ ہوکر پھر آباد ہوا، ہم تب سے یہاں مقیم ہیں۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا جنات پر بھی موت آتی ہے؟ فرمایا: ہاں ابلیس کے علاوہ باقی جنات پر موت آتی ہے اور یہ جو تم سانپوں کی ایک قسم" الجان" دیکھتے ہو، یہ چھوٹے جن ہوتے ہیں (رواہ ابوالشیخ فی کتاب العظمۃ)

کشف کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے

(قسط155)

امام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ

حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ایسے واقعات، جن میں جنات کو دیکھنے، ان سے ملاقات کرنے، کشف القبور اور کشف الارواح کا ذکر ہو، یا ایسے واقعات جن میں تھوڑے وقت میں زیادہ سفر کرنا، ایک ہی وقت میں کئی جگہ نظر آنا وغیرہ کا بیان ہو، کچھ لوگوں کی عقل میں نہیں سماتے اور وہ فوراً فتویٰ لگا دیتے ہیں کہ ایسے تمام علوم غیر شرعی ہوتے ہیں۔ حالانکہ امام ابن تیمیہؒ کا فرمان ہے کہ

کشف اور تصرفات کی طرح بعض خرق عادت امور بھی ہوتے ہیں۔ کشف کا تعلق علم سے ہے اور تصرفات کا تعلق قدرت سے ہے۔ تو اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضیات حاصل کرنے کیلئے کشف اور تصرفات سے مدد لے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا درجہ مزید بڑھ جاتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: مجموعۃ الفتاویٰ لابن تیمیہؒ جلد 11 صفحہ 299
ناشر: الناشر: مجمع الملک فہد المدینۃ المنورۃ)

سفید مرغ 16 گھروں کی حفاظت کرتا ہے

(قسط156)

کچھ عرصہ پہلے تسبیح خانے میں درس کے دوران سفید مرغ کے کمالات بتائے گئے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ بھلا مرغ کا سکھ اور سلامتی سے کیا رشتہ؟ حالانکہ ایسے حضرات کو سوچنا چاہئے تھا کہ بھلا دینی امور کے ساتھ کم عقلی کا کیا رشتہ؟ 1400 سال پہلے نازل ہونے والی شریعت میں آقائے دو جہاں ﷺ نے جن باتوں کو کائنات پر بسنے والے انسانوں اور جنات کے سامنے پیش کر دیا، بھلا آج ایسی کون سی تبدیلی آ گئی ہے کہ ان باتوں سے انکار کر دیا جائے؟ کیا آج کا انسان روٹی کی بجائے چارہ کھانا شروع ہو گیا ہے؟ کیا آج کا انسان لباس کی بجائے چیتے کی کھال سے جسم ڈھانپنا شروع ہو گیا ہے؟ کیا آج کا انسان زمین کی بجائے جنت الفردوس کا باسی بن گیا ہے؟ اگر ایسا کچھ نہیں ہوا تو پھر جان لیں کہ ہمیں بھی انہی احتیاطوں کی ضرورت ہے جو آج سے 1400 برس پہلے بتائی گئی تھیں۔ الحمدللہ! عبقری اور تسبیح خانے کا عالمی مقصد یہی ہے کہ مخلوق خدا کو ایسے آزمودہ وظائف اور آسان ٹوٹکے بتائے جائیں، جن کی برکت سے ان کی دنیاوی زندگی بھی خوش حال ہو جائے اور آخرت بھی بہترین۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ رکھا کرو، کیونکہ جس گھر میں سفید مرغ ہو، وہاں نہ تو شیطان اس گھر کے قریب ہوگا، نہ جادوگر اور نہ کوئی درندہ ان

گھروں کے قریب آئے گا جو اس گھر کے اردگرد ہیں (رواہ فی الاوسط)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کیلئے اذان دیتا ہے اور جو شخص سفید مرغ رکھے گا، اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔ 1: شیطان کے شر سے۔ 2: جادوگر کے شر سے۔ 3: کاہن کے شر سے (رواہ فی شعب الایمان)

امام حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے۔ یہ اپنے مالک کے گھر کی نگہبانی بھی کرتا ہے اور اس کے اردگرد کے سات گھروں کی نگہبانی بھی (مسند حارث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاخ دار کلغی والا سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبریل علیہ السلام کا بھی دوست ہے۔ یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے 16 گھروں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ 4 دائیں طرف سے، 4 بائیں طرف سے، 4 سامنے سے اور 4 پیچھے سے (راوہ ابوالشیخ فی کتاب العظمۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو، اس لیے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔ جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے، یہ جنات کو دفع کرتا ہے (رواہ ابن حبان)

اکابر پر اعتماد

سات صدیاں

پرانا جُبہ

(قسط157)

جولوگ کہتے ہیں کہ جنات سے ملاقات من گھڑت قصے کہانیاں ہیں، اب تک ان کے سامنے اکابرین امت کے درجنوں دلائل پیش کیے جا چکے ہیں، جن میں جنات سے ملاقات کا ثبوت موجود ہے۔ اس کے برعکس اعتراض کرنے والوں کے پاس اس بات کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ "یہ بات ہماری عقل قبول نہیں کرتی" آیئے ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی نے حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت بیان کی کہ انہوں نے کسی مقام پر ایک بوڑھے جن کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جس نے اون کا جُبہ پہنا ہوا تھا اور اس پر بڑی رونق معلوم ہو رہی تھی۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز سے فارغ ہونے پر میں نے انہیں سلام کیا تو وہ جواب دے کر بولے: تم اس جبے کی رونق سے تعجب کر رہے ہو؟ یہ جُبہ 700 سال سے میرے بدن پر ہے۔ اسی جبے سے میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی اور اسی جبے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ کیونکہ میں ان جنات میں سے ہوں، جن کے متعلق سورۃ الجن نازل ہوئی تھی (دیکھیے تفسیر مظہری بحوالہ کتاب: سنہرے قصے، صفحہ 191 مصنف: مولانا مفتی محمد عاصم عبداللہ، رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ، ناشر: جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی)

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنات نظر آتے تھے؟

(قسط 158

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات بھر تشریف نہ لائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت پریشان تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں؟ بعض کے ذہن میں آیا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی حملہ تو نہیں کر دیا گیا؟ صبح سویرے ہم نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی تشویش کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک جن مجھے بلانے آیا تھا۔ میں نے اس کے ساتھ جا کر جنات کے ایک گروہ کو قرآن سنایا (ترمذی۔ ابوداؤد)

محترم قارئین! حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کا کالم "جنات کا پیدائشی دوست" پڑھ کے کچھ لوگ دن رات اسی تشویش میں مبتلاء رہتے ہیں کہ بھلا ایک خاکی مخلوق انسان کو ناری مخلوق جنات کیسے نظر آ سکتے ہیں؟ ہمارے پیج "اکابر پر اعتماد" میں جہاں لاتعداد اکابر و اسلاف کے واقعات بیان کیے جا چکے ہیں، وہاں ایسے کئی صحابہ اور انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ بھی موجود ہے، جس میں جنات سے ملاقات کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا ہر چیز کو عقل کے شکستہ پیمانے پر تولنے سے گریز کرنا چاہئے اور کائنات کے ان حقائق کو بعض اوقات بغیر سمجھے بھی مان لینا چاہئے کیونکہ شریعت کے انہی ان دیکھے حقائق پر ایمان لانے والے کو "مومن" کہتے ہیں۔

عبقری حویلی میں ہونے والی محفل مشاعرہ

روحانیت وادب کا ہمارے اکابر میں ثبوت

ڈاکٹر اسلم فرخی لکھتے ہیں کہ دلی میں ایک شاعر تھے "خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ" ان کے یہاں ہر مہینے مشاعرہ ہوتا تھا، جسے زبانِ اردو کے پرانے نام "ریختہ" کی مناسب سے "مراختہ" کہا جاتا تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر رضا حیدر لکھتے ہیں: ہر مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو آپ اپنے گھر میں شعر وشاعری کی محفل منعقد فرماتے اور اعلیٰ درجے کے شاعروں کو بلا کر درد اور معرفت سے بھرا ہوا کلام صوفیاء کو سنواتے (بحوالہ کتاب: خواجہ میر درد، حیات وخدمات، مکتبہ دار الشعور)

معروف اہل حدیث مؤرخ مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "فقہائے ہند" میں لکھتے ہیں: خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی آل میں سے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ میں تصوف وطریقت کے بلند مرتبہ پر فائز تھے اور شعر وشاعری میں بھی بے حد شہرت رکھتے تھے۔ ان کے ہاں ہر قمری مہینے کی دوسری اور چوبیسویں تاریخ کو محفل مشاعرہ منعقد ہوتی تھی، جس میں اس دور کے بڑے بڑے علماء و مشائخ شامل ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ اس زمانے کا مغل حکمران شاہ عالم ثانی بھی اس محفل میں شرکت کرتا۔ حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جلیل القدر مفسر بیٹے شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے اردو زبان سیکھنے کیلئے بھیجا۔

(سندنمبر159)

(بحوالہ کتاب: فقہائے ہند صفحہ 639 مکتبہ دار النوادر، اردو بازار لاہور)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنات سے ملاقات

(قسط160

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی جن کے ساتھ ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: آپ مجھ سے کشتی لڑیں گے؟ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کشتی میں پچھاڑ دیا اور فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں بہت کمزور دیکھتا ہوں اور تمہارے ہاتھ کتے جیسے ہیں۔ کیا تم جنات میں سے ہو؟ جن بولا: ہاں۔۔۔ لیکن کیا آپ رضی اللہ عنہ آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں؟ جو شخص بھی گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے تو شیطان وہاں سے گدھے کی طرح گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: مصائب الانسان من مکائد الشیطان صفحہ 142
مصنف: شیخ ابن مفلح)

محترم قارئین ! عبقری میں حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جنات سے ملاقات والے واقعات پڑھ کر جو لوگ شک وشبے میں پڑ جاتے ہیں ، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہیں گے؟

گجرات کے مکان میں روزانہ دھماکہ کیوں ہوتا تھا؟

(قسط 161

مولانا عبدالغنی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ گجرات تشریف لے گئے، وہاں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میرے گھر میں رات کے ایک مخصوص وقت زوردار دھماکہ ہوتا ہے کیونکہ میرے گھر میں ایک جن رہتا ہے اور وہ رات کو کسی کمرے کا دروازہ اتنے زور سے بند کرتا ہے کہ بچے ڈر کے اٹھ جاتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس کا کوئی حل کر دیجئے۔ مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا ایسا کرنا کہ تقریر کے بعد مجھے اپنے گھر لے چلنا۔ رات وہیں گزاروں گا۔ لہٰذا جب صبح ہوئی تو پوچھا گیا کہ حضرت! رات کیسی گزری؟ فرمایا: میں تہجد کے نوافل پڑھ کر بیٹھا تو دیکھا کہ میرے پیچھے ایک مولوی صاحب باادب بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا: اچھا تو تم آگئے؟ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا تو میں نے اسی وقت اسے اپنی گرفت میں لے لیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ کہنے لگا: حضرت! میں چین کا رہنے والا ہوں اور دارالعلوم میں فلاں سن میں آپ کا شاگرد رہا ہوں۔ ایک دن یہاں سے گزرتے ہوئے یہ گھر مجھے پسند آگیا تو میں یہیں رہنے لگا۔ میں نے کہا: تم ایک عالم دین ہو کر مخلوق خدا کو تنگ کرتے ہو؟ کہنے لگا: نہیں! حضرت میں تو صرف رات کو آتا ہوں اور صبح سے پہلے احتیاط

سے دروازہ بند کر کے چلا جاتا ہوں۔ میں نے کہا: بھئی تیرے دروازہ بند کرنے کا انداز بھی تو ایسا ہے نا کہ بے چارے سب گھر والے ڈر جاتے ہیں۔ لہٰذا تو اس گھر کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا جا۔ کہنے لگا: ٹھیک ہے آپ مجھے گلے مل لیجئے، پھر ہمیشہ کیلئے چلا جاؤں گا۔ پس اس نے مجھ سے معانقہ کیا اور اسی طرح زوردار دھماکے سے دروازہ بند کر کے ہمیشہ کیلئے چلا گیا۔ اب وہ کبھی نہیں آئے گا (بحوالہ کتاب: مجالس افغانیؒ، صفحہ 153 ناشر: مکتبہ سید شمس الحق افغانیؒ، شاہی بازار، بہاولپور)

رات 9 بجے کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ کے کمرے میں کیا ہوتا تھا؟

(قسط 162

انٹرویو: جناب مفتی رحیم اسماعیل صاحب (بانی ومدرس: جامعہ محمودیہ ساؤتھ افریقہ)

مؤرخہ: 3 جنوری 2019ء بمقام: تسبیح خانہ لاہور

میں 1972 میں ساؤتھ افریقہ سے دارالعلوم دیوبند میں پڑھنے کیلئے آیا اور وہاں مکمل 12 سال مقیم رہا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد ہیں اور حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی اور حضرت قاری محمد طیب رحمہا اللہ میرے اساتذہ ہیں۔ دارالعلوم میں جنات بھی پڑھنے کیلئے آتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم نے دورانِ تعلیم یہ ترتیب دیکھی کہ جہاں استاذ صاحب پڑھانے کیلئے بیٹھتے، تو سامنے سے تقریباً 2 / 3 صفوں کی جگہ خالی چھوڑ کر تمام طالب علم بیٹھتے۔ وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ یہ ترتیب حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے چلی آرہی ہے کیونکہ ان کے پاس جنات تعلیم حاصل کرنے آتے تھے اور اب بھی حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی شاگرد نے حضرت مفتی صاحبؒ سے "شرح الوقایہ" کتاب کا ایک سوال پوچھا۔ حضرتؒ نے جواب عنایت فرمادیا۔ اس نے کہا: حضرت سمجھ نہیں آئی، دوبارہ سمجھادیں۔ انہوں نے دوبارہ سمجھایا تو

پھر کہنے لگا: حضرت سمجھ نہیں آئی، ایک بار پھر سمجھا دیں۔ تیسری بار سمجھایا تو اس نے پھر وہی سوال دہرا دیا حضرتؒ سمجھ گئے کہ یہ جنات کا بچہ ہے جو جان بوجھ کر تنگ کر رہا ہے۔ لہٰذا اسے ڈانٹ کر بھگا دیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک صاحب کے جنازے میں وہی جن دوبارہ ملا اور کہنے لگا: حضرت! آپ کو یاد ہے کہ میں نے آپ سے تین مرتبہ شرح الوقایہ کا سوال پوچھا تھا۔ حضرتؒ فرمانے لگے: ہاں یاد ہے، اب پھر تنگ کرنے آ گئے ہو؟

اسی طرح ایک دفعہ حضرت مفتی صاحبؒ نے مجھے فرمایا کہ میرے کمرے کو چونا سفیدی وغیرہ کرواؤ۔ میں نے یہ خدمت سرانجام دی۔ لیکن رات 9 بجے بعد ان کے کمرے سے باہر چلا جایا کرتا۔ ایک دن میں نے عرض کی: حضرت! میں آپ کے کمرے سے باہر چلا جایا کرتا ہوں، کیونکہ میرے خیال میں وہاں بزرگ جنات قیام کرتے ہوں گے۔ حضرتؒ یہ سن کر مسکرا دیے اور فرمایا: تم بالکل ٹھیک سمجھے ہو (یعنی میرے کمرے میں واقعی بزرگ جنات کا قیام ہے)

قارئین! ثابت ہوا کہ عبقری میگزین کے ہر دلعزیز کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں بیان کیے جانے والے جنوں کے واقعات کوئی من گھڑت کہانیاں نہیں ہوتیں، بلکہ ہمارے اکابر و اسلافؒ کی زندگی میں ایسی تمام ماوراء العقل باتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ باتیں کتابوں میں بھی موجود ہیں اور سینہ بہ سینہ بھی منتقل ہو رہی ہیں۔ اب اگر کوئی کم عقل شخص ان باتوں کا انکار کرے تو اس میں صدیوں پرانے اکابرؒ کا کیا قصور؟

مالدار بننے کیلئے مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کا خاص عمل

(قسط163

انٹرویو: جناب مفتی رحیم اسماعیل صاحب (بانی ومدرس: جامعہ محمودیہ ساؤتھ افریقہ)

مؤرخہ: 3 جنوری 2019ء بمقام: تسبیح خانہ لاہور

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ مجھے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی علیہ الرحمہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ تمہارا اصلاحی تعلق تو مجھ سے رہے گا لیکن تمہاری تربیت حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحبؒ کریں گے۔ لہٰذا میں 12 سال حضرت مفتی صاحبؒ کی صحبت میں رہا۔ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم کے دوران میں نے دیکھا کہ حضرت مفتی صاحبؒ ہر ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں روزانہ پانچ ہزار دفعہ "یا مُغنیُ" پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ان سے کوئی وظیفہ پوچھا تو مجھے بھی یہی وظیفہ عنایت کرکے فرمایا: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مکمل توجہ دھیان سے یہ وظیفہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ ان شاءاللہ ظاہری و باطنی غناء حاصل ہوجائے گا۔ پس میں نے یہ وظیفہ اسی وقت ان کی اجازتِ خاص سے پڑھ لیا تھا۔

اسی طرح کچھ عرصے بعد میں نے ان سے دوبارہ کوئی وظیفہ پوچھا تو بہت قیمتی موتی عنایت کیا۔ فرمانے لگے: آئندہ کیلئے تمہارے سب

www.ubqari.org

وظیفے ختم۔ اب صرف یہ کرو کہ آج تک جتنے بھی وظائف شروع کیے ہوئے ہیں، یا صبح وشام کے مسنون اذکار اور ہر موقعے کی جو جو مسنون دعائیں پڑھتے ہو، ان سب کی تاثیر حاصل کرو۔ ہر وظیفہ پڑھتے ہوئے ڈوب جاؤ اور غور کرو کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں اور اس پر اللہ جل شانہٗ کی مدد کے کیا کیا وعدے ہیں۔ یعنی درحقیقت انہوں نے مجھے ذکر قلبی کرنے کا حکم دیا اور بہت عرصے بعد یہ بات کھلی کہ جب تک دل میں اللہ جل شانہٗ کا ذکر نہ اترے، اس وقت تک زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

محترم قارئین! اس بات کو عبقری اور تسبیح خانے میں ان الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے کہ "اللہ کا ذکر اللہ کے دھیان کے ساتھ اور اللہ کا ذکر اللہ کے یقین کے ساتھ کریں۔ پس یہی وجہ ہے کہ عبقری اور تسبیح خانے میں بیان ہونے والے تمام وظائف من وعن اکابر واسلافؒ کی ترتیب کے مطابق ہیں۔ جو لوگ عبقری وظائف کو خود ساختہ کہتے ہیں، وہ غور کریں کہ دارالعلوم کے اتنے بڑے مفتی اور اکابر میں سے اتنی جلیل القدر ہستی اللہ تعالیٰ کے ایک مبارک نام کو پڑھنے کا وقت بھی خود مقرر کر رہے، تعداد بھی خود بتا رہے اور فائدے بھی خود ہی بیان فرما رہے ہیں۔ ان باتوں کا قرآن وحدیث میں بھلا کیا ثبوت ہے؟ لیکن اس کے باوجود چونکہ اس وظیفے کے کمالات ہمارے اکابرؒ نے پائے ہیں، اور اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو، اس لیے ہمیں اس پر مکمل اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ کو۔ جو مخلوقِ خدا تک اتنے قیمتی وظائف بالکل مفت بانٹ کر ان کی دنیا آخرت سنوار رہے ہیں۔

تسبیح خانے میں بیان ہونے والی برکتوں کا حدیث میں ثبوت

(قسط 164)

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوریں لایا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ان کو پکڑ لو اور اپنے کسی تھیلے میں ڈال لو۔ جب ضرورت ہو تو تھیلے میں ہاتھ داخل کرنا اور بقدر ضرورت استعمال کر لینا اور انہیں کھلی ہوئی مت نکالنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان میں سے 60 صاع (کم و بیش ساڑھے 4 من) کھجوریں نکال کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیں۔ ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ تھیلی ہمیشہ میرے پاس رہی۔ حتیٰ کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن وہ تھیلی بھی گم ہو گئی (سنن ترمذی 3839) (بحوالہ کتاب: برکت کیسے حاصل کریں، صفحہ 25 مصنف: شیخ امین عبداللہ الشقاوی، ناشر: مکتبہ بیت السلام، لاہور، ریاض)

محترم قارئین! یہ وہ عظیم الشان برکت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی بدولت انہیں حاصل ہوئی کہ وہ تقریباً پچپن برس تک انہی کھجوروں کو کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے رہے۔ عبقری اور تسبیح خانے میں جب ایسے

اعمال بتائے جاتے ہیں، جن کے ذریعے اللہ جل شانہٗ کے غیبی خزانوں سے برکت ملنے کا ذکر ہو تو کچھ لوگ ان باتوں کو عقل کے شکستہ پیمانے میں تولتے ہیں اور جھٹ سے اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں: بھلا ایسا کس طرح ممکن ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تو ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ حالانکہ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطالعہ کیا جائے تو ایسا ایک نہیں، ایک سو ایک واقعات مل سکتے ہیں، جن میں آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے برکت کے متلاشی بننے اور برکت والی چیزوں کی قدر کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ درج بالا واقعے میں تسبیح خانے کے ذریعے پھیلنے والی ایک عظیم نعمت "برکت والی تھیلی" کا بھی حدیث سے ثبوت پیش ہے، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بھی تھیلیاں ہوا کرتی تھیں، جن میں اللہ جل شانہٗ اپنے غیب کے خزانے سے برکت نازل فرماتے تھے۔

اکابر پر اعتماد

راہ چلتے ہوئے مغفرت کی بشارت مل گئی

(قسط165)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک رات ایک صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفرکررہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو سورة الکافرون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: اس کی مغفرت ہوگئی۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی سواری روک دی، تاکہ دیکھوں کہ تلاوت کرنے والا شخص کون ہے؟ چنانچہ جب دائیں بائیں دیکھا تو کوئی بھی نظر نہ آیا۔

(دلائل النبوۃ، بحوالہ کتاب: جنوں کے حالات صفحہ 148 مصنف: امام جلال الدین سیوطیؒ، ناشر: مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ لاہور)

قارئین! اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی زندگی میں جنات کے واقعات صرف "جنات کے پیدائشی دوست" حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ ہی کے ساتھ پیش نہیں آتے، بلکہ یہ سلسلہ چودہ صدیوں سے چلا آرہا ہے اور ہر دور کے صلحائے امت ایسے حقائق بیان فرمایا کرتے تھے۔

تبلیغی اجتماع میں ایک خیمہ ہمیشہ خالی کیوں رہتا تھا؟

(قسط166

انٹرویو: مولانا محمد شعیب صاحب

خطیب: جامع مسجد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، مچن آباد

مؤرخہ: 11 جنوری2019ء بمقام: عبقری تسبیح خانہ

محترم قارئین! ہر ماہ عبقری میں شائع ہونے والا حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا علمی و تحقیقی کالم "جنات کا پیدائشی دوست" پڑھ کر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج کے دور میں کسی انسان کو جنات کیسے نظر آسکتے ہیں؟ اس سلسلے میں مولانا محمد شعیب صاحب کے تاثرات آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

میں مدرسۃ العربیہ دارالعلوم رائے ونڈ سے فارغ التحصیل ہوں۔ ہمارے شیخ الحدیث مولانا جمشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جنات کا آنا جانا مشہور ہے۔ حتیٰ کہ میرے چچا جب 1956 ء میں پہلی مرتبہ ان کے ہاں گئے تو دیکھا کہ ان کے درس کے دوران ایک طرف تمام سامعین بیٹھے ہوئے ہیں، اور دوسری طرف خالی قناتیں لگا کر جگہ مختص کی ہوئی ہے۔ ہم نے سوچا کہ پتہ نہیں، اس خالی جگہ میں کسی کو قیام کیوں نہیں کرنے دیتے۔ چنانچہ درس کے بعد تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ اس وقت وہاں ذبح کی گئی ایک گائے کا گوشت سب حاضرین مجلس میں پورا آگیا۔ کیونکہ اس وقت اتنا زیادہ رش

نہیں ہوتا تھا۔ بہرحال چچا نے کھانا کھانے کے بعد وہاں کے لوگوں سے پوچھ ہی لیا کہ سب لوگوں کو ایک ہی طرف کیوں بٹھایا ہوا ہے؟ وہاں کے پرانے ساتھیوں نے بتایا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا جمشید علی خان صاحبؒ کے پاس کثیر تعداد میں جنات آتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے الگ سے قناتیں لگوا کر فرمایا ہوا ہے کہ بھئی! اس طرف نہ بیٹھنا، یہاں اللہ تعالیٰ کی کسی اور مخلوق کا قیام ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں فیل ہونے پر استاد کا گلا دبادیا

(قسط 167)

محترم قارئین! جو لوگ عبقری میں شائع ہونے والے جنات کے واقعات کو من گھڑت کہانیاں سمجھتے ہیں، انہیں چاہئے کہ ایک مرتبہ اپنے اکابر کی زندگی سے شناسائی حاصل کر لیں۔ جہاں انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات سے بھی ان کا مکمل رابطہ اور تعلق موجود ہے۔

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند میں ہمیں فن منطق کی کتاب "سلم العلوم" مولانا محمد حسین بہاری رحمۃ اللہ علیہ پڑھایا کرتے تھے۔ ان کے درس میں ایک جن طالب علم بھی انسانی شکل میں شریک ہوا کرتا تھا۔ امتحان ہوا تو اتفاق سے وہ جن طالب علم فیل ہوگیا۔ جس کی وجہ سے حسبِ ضابطہ دارالعلوم کی طرف سے اس کا راشن بند کر دیا گیا اور وہ شدید پریشانی کا شکار ہوا۔ ابھی ایک دو دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات نیند کی حالت میں مولانا محمد حسین صاحب بہاری ؒ کا اسی جن طالب علم نے گلا دبانا شروع کر دیا، جس سے انہیں بہت تکلیف ہوئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: تم کون ہو اور مجھے کیوں تکلیف دے رہے ہو؟ کہنے لگا: میں وہی طالب علم ہوں جو انسانی شکل میں آپ کے پاس سلم العلوم پڑھتا تھا اور اب امتحان میں فیل ہونے کی وجہ سے میرا راشن بند کر دیا گیا ہے۔ آپ فوراً مجھے پاس کروائیں، تاکہ میرا راشن

جاری ہو سکے۔ بہر حال استادِ محترم نے اگلے روز ناظم تعلیمات سے بات کر کے اس طالب علم کا پرچہ دوبارہ چیک کیا اور کچھ نمبروں کا اضافہ کر کے اس کے نمبر بڑھا دیے۔ چنانچہ ان کی سفارش پر اس جن کا راشن دوبارہ جاری کر دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد ایک دن استادِ محترم نے مدرسے میں سب کے سامنے اس بات کا اظہار فرمایا اور کہا کہ وہ طالب علم اب بھی آپ کے درمیان موجود ہے، مگر میں اس کی نشاندہی نہیں کروں گا۔ لہٰذا وقت گزرتا گیا اور کسی کو بھی اس طالب علم کا پتہ نہیں چل سکا (بحوالہ کتاب: حبیب السوانح (مفتی حبیب اللہ صاحبؒ، فاضل دار العلوم دیو بند) صفحہ 117، مصنف: مولانا اخلاق احمد، پسند فرمودہ: شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، ناشر: مکتبہ دار الکتاب، یوسف مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

اب زمانہ بدل گیا ہے

اب اللہ جل شانہٗ کی پناہ مانگنی چاہیے

(قسط168

حضرت رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں ریگستان میں سفر کررہا تھا۔ جب نیند کا غلبہ ہوا تو میں نے سونے سے پہلے اپنی اونٹنی کے متعلق دورِ جاہلیت کے مطابق یہ الفاظ کہے کہ میں اس وادی کے بڑے جن کی پناہ لیتا ہوں۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہتھیار ہے، جسے وہ میری اونٹنی کے گلے پر پھیرنا چاہتا ہے۔ میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو اونٹنی صحیح سلامت کھڑی تھی۔ دوبارہ سو گیا تو پھر وہی خواب دیکھا کہ وہ شخص میری اونٹنی کو ذبح کرنا چاہتا ہے۔ اتنے میں ایک بوڑھے آدمی نے آکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: اس اونٹنی کے بدلے ان خچروں میں سے ایک لے لو اور اونٹنی کو چھوڑ دو۔ وہ شخص اس بات پر راضی ہوا اور چلا گیا اس بوڑھے آدمی نے مجھے کہا: اے بے وقوف! جب تم کسی جنگل میں ٹھہرو اور وہاں کے جنات سے خطرہ ہو تو یہ کلمات کہا کرو: اعوذ باللہ رب محمد من ھذا الوادی یعنی میں اس وادی کے شر سے ربِ محمد ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں۔ کیونکہ وہ زمانہ چلا گیا ہے، جب انسان جنات کی پناہ مانگا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا: حضرت محمد ﷺ کون ہیں؟ اس نے کہا: یثرب میں ایک نبیؐ مبعوث ہوئے ہیں، جو عربی ہیں۔ لہٰذا میں نے

مدینہ منورہ کا راستہ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ میں کوئی بات کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا سارا واقعہ خود ہی کہہ سنایا اور میں نے اسلام قبول کرلیا (بحوالہ: تفسیر مظہری، بحوالہ: ہواتف الجن، بحوالہ: سنہرے قصے صفحہ 192 مصنف: مفتی عاصم عبداللہ صاحب، فاضل: جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن، ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

محترم قارئین! اس سے ثابت ہوا کہ علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کردہ جنات کے تمام واقعات سو فیصد حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ جو لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں، درحقیقت وہ قرآن بیسیوں آیات اور درجنوں احادیث کے منکر ہونے کا ثبوت پیش کررہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہ ہدایت کی طرف واپس پلٹا دے۔ آمین

سمندر میں ہونے والی محفل نعت سن کر مچھلیاں بھی تڑپ گئیں

(قسط 169

محترم قارئین! کچھ لوگ ماہنامہ عبقری کے وظائف پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کسی بزرگ یا عالمِ دین نے موقع کی مناسبت سے کسی شخص کو مسئلے کے حل کیلئے کوئی تعویذ دیا تھا یا وظیفہ بتایا تھا تو یہ صرف انہی تک محدود تھا۔ ہم اکابر و اسلافؒ کے ایسے اعمال نہیں اپنا سکتے۔ کیونکہ ان کی تاثیر انہی کے ساتھ خاص تھی۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ 9 صدیاں پہلے لکھے گئے قصیدے نے کچھ سال پہلے اپنی تاثیر کیسے دکھائی۔

مولانا فداء الرحمان درخواستی ایڈیٹر: ماہنامہ انوار القرآن کراچی لکھتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ بنگلہ دیش کا سفر کیا۔ اس سفر میں حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا اجمل خان رحمہم اللہ اجمعین بھی ساتھ تھے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس کو آقا سرور کونین ﷺ کی شان میں جو جو اشعار آتے ہیں، وہ سنائے۔ سب نے مختلف اشعار سنائے۔ جب حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی باری آئی تو انہوں نے مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ قصیدہ سنایا، جسے انہوں نے کشتی میں سفر کرتے ہوئے پڑھا تھا اور پڑھنے کے دوران ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اچھل اچھل کر کشتی

یں آ کے تڑپنا شروع ہوگئیں حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصیدہ سب کے سامنے سنانا شروع کیا تو دریا کی مچھلیاں پانی کی سطح پر آ کر کشتی کے اردگرد جھومنا شروع ہوگئیں۔ پھر بے خود ہوکر کشتی کے اندر اچھل کر آئیں اور وہاں آ کر تڑپنا شروع ہوگئیں۔ کشتی میں موجود بڑے بڑے علماء پر سناٹا طاری ہوگیا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ حبیب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ پڑھتے رہے۔

(بحوالہ: ماہنامہ انوار القرآن، کراچی۔ خاص نمبر حضرت عبداللہ درخواستی "بحوالہ کتاب: واقعات وکرامات اِکابر صفحہ 384 عمر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور)

اونچی بلڈنگ اور درختوں پر بیٹھنے والی عجیب مخلوق

(قسط 170)

محترم قارئین ! حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ عبقری میں جنات کا پیدائشی دوست کے عنوان سے کئی سال پہلے بیتے ہوئے واقعات یوں بیان کرتے ہیں، جیسے ابھی کل ہی کا واقعہ ہو۔ دراصل اس قوتِ حافظہ کے پیچھے ان کو اللہ جل شانہٗ سے ملی ہوئی وہ خاص کرامت ہے، جو پہلے دور میں صرف اکابرین امت کو عطا ہوتی تھی۔ جیسا کہ درج ذیل واقعے میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔

ایک دن حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایک جنّ سے زیادہ قوتِ حافظہ کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میرے پاس پنجاب کے شہر شیخوپورہ کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: ہماری ایک نوجوان بیٹی کو جنات کی تکلیف ہے۔ اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی درخت پر بیٹھی ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی بلند ترین بلڈنگ کی دیوار پر نظر آتی ہے۔ پھر اسے نیچے اتارنے میں ہم پر قیامت گزر جاتی ہے۔ وہ جن کہتا ہے کہ ہم حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور انہی کے کہنے پر جائیں گے۔ بہر حال میں وہاں پہنچا تو لڑکی پر جنات آ گئے۔ میں نے پوچھا: بھئی تم کیسے میرے مرید ہو گئے؟ کہنے

لگے: حضرت! ایک مرتبہ آپ نے فلاں قصبے میں تقریر کے دوران مجمع کو کچھ ورد و ظیفے بتائے تھے، ہم نے اسی وقت سے آپ کے مرید ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ کونسی تقریر تھی؟ لہٰذا اس جن نے لڑکی کی زبانی اڑھائی گھنٹے کی تقریر آیات اور احادیث سمیت حرف بہ حرف سناڈالی۔ اور سنائی بھی میرے ہی مخصوص لہجے میں۔ حالانکہ یہ تقریر بیس سال پہلے کی تھی۔

یہ سن کر مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: حضرت! کیا آپ کو بیس سال پرانی تقریر یاد تھی؟ فرمانے لگے: بھئی میں نے تو خود تقریر کی تھی، مجھے کیوں یاد نہ رہتی؟ مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت! پھر تو اس جن سے زیادہ آپ کا حافظہ مضبوط ہے، حالانکہ ہم رات کو کہی ہوئی بات دن کو بھول جاتے ہیں

(بحوالہ کتاب: واقعات و کرامات اِکابر صفحہ 378 مؤلف: مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی، عمر پبلی کیشنز، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور)

ایسا پہلوان، جس کے ہاتھ کتے جیسے تھے

(قسط171

محترم قارئین! آج کچھ لوگ جنات کے وجود میں شک اور انسانی زندگی پر جنات کے اثرات کا انکار کرنا شروع ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پیج "اکابر پر اعتماد" میں ایسے درجنوں اکابرینؒ امت سے ثبوت پیش کیا جاچکا ہے کہ انسانی زندگی میں جہاں دیگر مخلوقات (بیکٹیریا، وائرس، حشرات الارض، ہوا، پانی، موسم اور فرشتے وغیرہ) اثر انداز ہوتے ہیں، وہاں جنات کا بھی سو فیصد عمل دخل ہوتا ہے۔ ذیل میں ایک جلیل القدر محدث اور ایک عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا مفتی محمد صاحب میرٹھیؒ نے لکھا ہے: حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان مارزنیؓ جب تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہنے والے جنات بھی کھڑے ہوتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے اور قرآن سنتے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ آپ کو کیسے خبر ہوئی؟ کہنے لگے کہ ایک دن حضرت صفوانؒ نے ایک شور سنا، جس سے انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ پس ان کو آواز آئی کہ اے صفوان! ڈرو مت، ہم تو تیرے جن بھائی ہیں۔ تیرے ساتھ اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد اس حرکت سے وہ مانوس ہوگئے اور ان کی گھبراہٹ جاتی رہی (بحوالہ کتاب: جنات کے حالات واحکام)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی جن کے ساتھ ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: آپ مجھ سے کشتی لڑیں گے؟ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کشتی میں پچھاڑ دیا اور فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں بہت کمزور دیکھتا ہوں اور تمہارے ہاتھ کتے جیسے ہیں۔ کیا تم جنات میں سے ہو؟ جن بولا: ہاں ۔۔۔ لیکن کیا آپ رضی اللہ عنہ آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں؟ جو شخص بھی گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے تو شیطان وہاں سے گدھے کی طرح گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے (بحوالہ کتاب: مصائب الانسان من مکائد الشیطان صفحہ 142 مصنف: شیخ ابن مفلح)

شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھا کر یہاں لے آؤ

(قسط172

قارئین! عبقری میں شائع ہونے والا ہردلعزیز کالم" جنات کا پیدائشی دوست" پڑھ کر جو لوگ اس مخمصے میں مبتلاء ہیں کہ عام انسانوں کو جنات کیسے نظر آجاتے ہیں، ان کی خدمت میں اکابرینؒ کے سچے واقعات میں سے ایک اور ثبوت پیش ہے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (ہمارے اکابرین میں سے ایک بزرگ) حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کے جنات تابع تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے جنات کو حکم دیا کہ شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ جنات انہیں لینے کیلئے پہنچے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں مشغول تھے۔ انہیں دیکھ کر جنات پر ہیبت طاری ہوگئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ان کے پاس کچھ لوگ نہایت قوی ہیکل کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے دریافت فرمایا تو جنات کہنے لگے: ہمیں شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ نے آپ کو لینے کیلئے بھیجا ہے۔ وہ آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ اگر ارشاد ہو تو ہم آپ کو بہت آرام سے وہاں پہنچا دیں گے۔ شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں تو چاہتا ہوں کہ انہی کو یہاں لے آؤ۔ چنانچہ

جنات واپس گئے اور شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ کو اٹھا کر چل پڑے۔ انہوں نے پوچھا: تم تو میرے تابع ہو؟ مجھے ہی اٹھائے لے جاتے ہو؟ جنات بولے" حضرت! باقی سب لوگوں کے مقابلے میں ہم آپ کے تابع ہیں، لیکن شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں ہم انہی کے حکم بردار ہیں۔ غرض یہ کہ انہیں لے کر گنگوہ حاضر ہو گئے۔

(بحوالہ کتاب: عامل کامل صفحہ 165 از افادات: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

اکابر پر اعتماد

ایک ہی سانس میں حروف تہجی پڑھنے کا کمال

(قسط173

کچھ لوگ ماہنامہ عبقری میں وظائف کے کمالات پڑھ کر کہتے ہیں کہ کیا ان پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی ہے، جو ہر مسئلے کیلئے آئے دن نت نئے وظائف بتاتے رہتے ہیں۔ محترم قارئین! یہ ایسا افسوس ناک اعتراض ہے، جو بڑھتے بڑھتے تمام اکابر و اسلافؒ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، جن میں ماہنامہ عبقری ہی کی طرز پہ ایسے وظائف بتائے گئے ہیں، جن کی نہ تو تعداد قرآن میں ملتی ہے اور نہ ہی پڑھنے کا طریقہ احادیث میں آیا ہے۔

مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ (سابق صدر جمعیت اہل حدیث) نے فرمایا: امام ابن تیمیہؒ (مکتبہ اہل حدیث) روزانہ فجر کی نماز کے بعد یہ وظیفہ 40 مرتبہ پڑھا کرتے تھے: یاحی یاقیوم لا الٰہ الا انت برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہٗ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین" (بحوالہ کتاب: سوانح مولانا داؤد غزنویؒ، صفحہ 210 ناشر: فاران اکیڈمی، قذافی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

مولانا صوفی دلاور حسین چشتی (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں: حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ہر نماز کے بعد 3 مرتبہ پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس پر روزی کے دروازے کھول دیتا ہے: اللہ لطیف بعبادہٖ یرزق من یشآء وھوالقوی العزیز۔ (بحوالہ کتاب: تحفۂ قلندری، صفحہ 115 ناشر: جہانگیر بک ڈپو۔ لاہور، ملتان، کراچی) مولانا سید محمود صندلی مدظلہٗ (مکتبہ دیوبند) لکھتے ہیں: بڑے بڑے امراض سے بچنے کیلئے روزانہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان تمام حروف تہجی (الف سے لے کر ی تک) 41 مرتبہ پڑھیں۔ اور ہر دفعہ الف سے ی تک ایک ہی سانس میں پڑھیں۔ 41 مرتبہ پڑھنے کے بعد اپنے اوپر دم کرلیں (بحوالہ کتاب: تحفۂ صندلیہ، صفحہ 44 ناشر: مکتبہ ابن مبارکؒ، حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

محترم قارئین! ذرا سوچیں کہ ہر دور کے علمائے کرام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ نے لوگوں کو چھوٹے بڑے تمام مسائل کیلئے پُرتاثیر وظائف دیے، جو آج تک کتابی ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ کیا ان کے متعلق آج کوئی شخص یہ کہنے کی جسارت کرسکتا ہے کہ ان تمام علماء و اولیاء پر وحی نازل ہوتی تھی؟

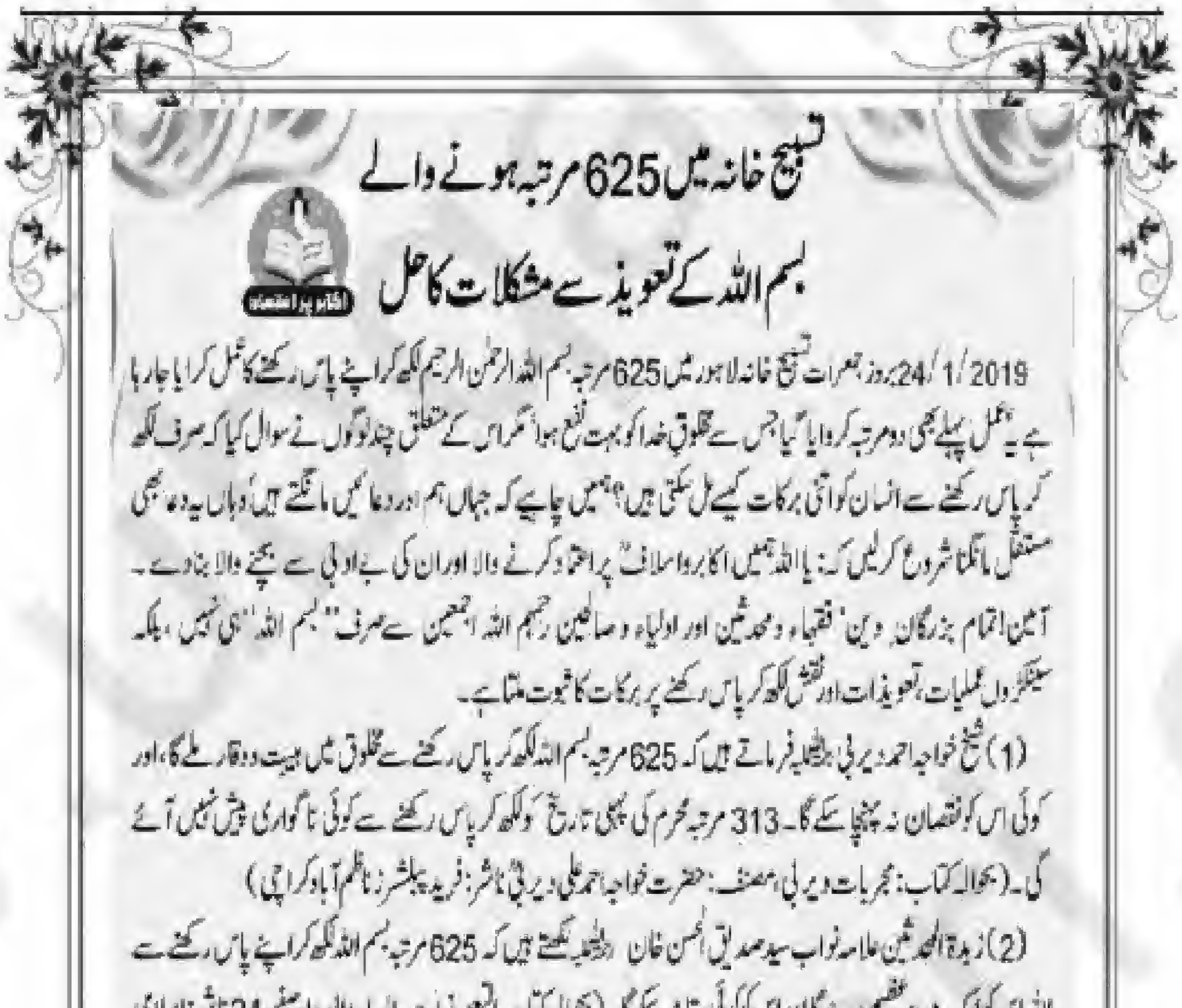

تسبیح خانہ میں 625 مرتبہ ہونے والے
بسم اللہ کے تعویذ سے مشکلات کا حل

24/1/2019 بروز جمعرات تسبیح خانہ لاہور میں 625 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے پاس رکھنے کا عمل کرایا جا رہا ہے یہ عمل پہلے بھی دو مرتبہ کروایا گیا جس سے مخلوق خدا کو بہت نفع ہوا مگر اس کے متعلق چند لوگوں نے سوال کیا کہ صرف لکھ کر پاس رکھنے سے انسان کو اتنی برکات کیسے مل سکتی ہیں؟ ہمیں چاہیے کہ جہاں ہم اور دعائیں مانگتے ہیں وہاں یہ دعا بھی مستقل مانگنا شروع کرلیں کہ: یا اللہ ہمیں اکابر و اسلاف پر اعتماد کرنے والا اور ان کی بے ادبی سے بچنے والا بنادے۔ آمین اہتمام بزرگان دین فقہاء و محدثین اور اولیاء و صالحین رحمہم اللہ اجمعین سے صرف "بسم اللہ" ہی نہیں، بلکہ سینکڑوں عملیات، تعویذات اور نقش لکھ کر پاس رکھنے پر برکات کا ثبوت ملتا ہے۔

(1) شیخ خواجہ احمد دیربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر پاس رکھنے سے مخلوق میں ہیبت و وقار ملے گا، اور کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ 313 مرتبہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے کوئی ناگواری پیش نہیں آئے گی۔ (بحوالہ کتاب: مجربات دیربی مصنف: حضرت خواجہ احمد علی دیربی ناشر: فرید پبلشرز، ناظم آباد کراچی)

(2) زبدۃ المحدثین علامہ نواب سید صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے اللہ اس کو ایک ہیبت عظیم دے گا اور اس کو کوئی ستا نہ سکے گا۔ (بحوالہ کتاب التعویذات، الداء والدواء صفحہ 24 ناشر: اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

(3) شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک وقار اور عظمت عطا فرماتے ہیں (بحوالہ کتاب: گنجینہ اسرار صفحہ 96 ناشر: ادارہ اسلامیات لاہور)

(4) مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے دلوں میں عظمت و عزت حاصل ہوتی ہے اور کوئی اس شخص سے بدسلوکی نہیں کر سکتا۔ 113 مرتبہ بسم اللہ محرم کی پہلی تاریخ کو لکھ کر پاس رکھنے سے ہر طرح کی آفات اور مصائب سے حفاظت ہوتی ہے یہ عمل تجربہ شدہ ہے۔ 61 مرتبہ بسم اللہ لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے تو اس کے بچے محفوظ رہیں گے یہ بھی مجرب ہے۔ 101 مرتبہ لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے حفاظت اور برکت ہوتی ہے۔ 500 مرتبہ لکھنے اور اس پر 150 مرتبہ پڑھ کے دم کر کے اپنے پاس رکھنے سے حکام مہربان اور ظالم کے شر سے حفاظت ہوتی ہے۔ 21 مرتبہ لکھ کر درد سر کی جگہ باندھنے سے سر کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ (بحوالہ کتاب: احکام و خواص بسم اللہ ص 13 ناشر: ادارۃ المعارف کراچی)

(5) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب فرماتے ہیں کہ 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی اور کوئی بھی شخص اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بحوالہ کتاب: اعمال قرآنی ص 27 ناشر: تاج کمپنی لاہور)

قسط نمبر 174

اکابر پر اعتماد

(6) پیر طریقت حضرت مولانا ظفر احمد قادری صاحب شیخ ابوبکر مراج اور دیگر اولیائے کرام کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ عمل بارہا کے تجربات سے ثابت ہے کہ 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو اور کوئی بھی شخص اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (بحوالہ کتاب شرعی علاج ص 374 ناشر: عمران اکیڈمی لاہور)

(7) استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور فرماتے ہیں کہ 100 مرتبہ لکھ کر پاس رکھنے سے لوگوں کے دلوں میں رعب پیدا ہوتا ہے۔ 110 مرتبہ لکھ کر عورت کی کمر پر باندھنے سے 3 دن میں حمل ٹھہر جاتا ہے (بحوالہ کتاب: وظائف اکابرؒ، افادات: شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور)

(8) حضرت مولانا محمد اسحاق ملتانی صاحب مدیر ماہنامہ محاسن اسلام فرماتے ہیں کہ 600 مرتبہ لکھ کر پاس رکھے گا تو لوگوں میں عظمت ہو۔ محرم کی پہلی تاریخ کو 113 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو آفات سے محفوظ رہے۔ 101 مرتبہ لکھ کر کھیت میں دفن کرنے سے کھیتی آفات سے محفوظ رہے اور برکت ہو۔ 500 مرتبہ لکھ کر 150 اس پر پڑھ کر دم کرے اور اپنے پاس رکھے حکام مہربان ہو جائیں اور ظالم کے شر سے محفوظ رہے۔ 21 مرتبہ لکھ کر دردِ سر والے کے سر میں باندھ دیں تو درد دور ہو جائے۔ (بحوالہ کتاب: مبارک مجموعہ وظائف ص 32 ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(9) شیخ ابوالعباس احمد علی بونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 35 مرتبہ لکھ کر گھر میں لٹکائے تو شیطان کا اس گھر میں گزر نہ ہو، خوب برکت ہو اور اگر دکان میں لٹکائیں تو بہت نفع ہو۔ محرم کی پہلی تاریخ کو 130 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام عمر اس کو اور اس کے گھر میں کوئی برائی نہ پہنچے۔ جس عورت کے بچے نہ بچتے ہوں تو وہ عورت حیض سے پاک ہونے کے 3 دن بعد 110 مرتبہ لکھ کر کمر سے باندھے اور ازدواجی تعلق قائم کرے ان شاء اللہ حمل کی تکلیف سے محفوظ رہے گی، نیک بخت اور لمبی عمر والا بچہ پیدا ہوگا، 100 مرتبہ لکھ کر کھیتی میں دفن کرے تو خوب برکت ہو اور کھیتی آفات سے محفوظ رہے۔ (بحوالہ کتاب شمس المعارف ص 74 ناشر: شبیر برادرز اردو بازار لاہور) اور یہی اعمال اور ان کے فوائد حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب ابن امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے حاشر پبلشر کراچی سے شائع ہونے والی اپنی کتاب ''شفاء ورحمت'' جلد اول ص 170 پر اور حضرت مولانا روح اللہ نقشبندی نے دار الاشاعت کراچی سے شائع ہونے والی اپنی کتاب ''بسم اللہ کے فضائل و برکات'' ص 202 پر بھی لکھے ہیں۔

ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے اکابر و اسلافؒ نے دین کا کوئی بھی شعبہ تشنہ طلب نہیں چھوڑا۔ اس لیے عبقری اکابر و اسلاف رحمہم اللہ ہی کے عقائد و اعمال کا سو فیصد پرچار کر رہا ہے اور آپ کو مبارک ہو کہ 625 مرتبہ والا عمل کرنے کی وجہ سے آپ کو وہ تمام فضائل بھی حاصل ہو جائیں گے جو اس تعداد سے کم پر بیان کیے گئے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

آدھی رات کو حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے ہاتھ ملانے کی سعادت

محترم قارئین! اکابر واسلاف میں سے حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سامنے آتے ہی بڑے بڑے علماء کی نگاہیں ادب سے جھک جاتی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ بالاکوٹ کی ماورائی مخلوق کی نظروں میں ان کا کیا مقام تھا۔

مولانا محمد اسحاق صاحب ملتانی (مدیر ماہنامہ: محاسن اسلام) لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے سفر کے دوران حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کسی جگہ قیام کیا۔ رات کے ڈیڑھ بجے تک ہم حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کمرے میں رہے۔ بعد میں اجازت ملی کہ جا کر سو جائیں۔ ہم اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد مجھے اچانک اٹھنا پڑا تو میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کھڑکی میں بلا ارادہ جھانکا، ہلکی سی روشنی میں اندرونی منظر واضح نظر آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر، ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اور زیرِ لب مسکراتے ہوئے آہستہ آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ میری تانک جھانک کی انہیں خبر نہیں تھی۔ اگلے دن جب واپسی کیلئے گاڑی میں بیٹھے تو شیشہ نیچے کر کے کچھ دیر ہاتھ ہلا ہلا کر کسی سے آہستہ آواز میں باتیں کرتے رہے، پھر شیشہ چڑھا لیا۔ میں نے پوچھا: حضرت کوئی مصافحہ کر رہا تھا؟ فرمایا: ہاں! رات اڑھائی بجے بالاکوٹ سے جنات کا وفد آیا تھا۔ ان کی ضد تھی کہ اگلے سفر میں بھی میرے ساتھ رہیں، مگر میں نے اجازت نہیں دی۔ کہہ رہے تھے کہ ہم نے مصافحہ کرنا ہے۔ میں نے کہا: گاڑی میں بیٹھ کے کر لیں گے۔ اس لیے اب وہ واپس چلے گئے ہیں (بحوالہ: تذکرہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 108 بحوالہ کتاب: عالم کامل، صفحہ 122 ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

قسط نمبر 175

علماء پر کشمش اور نوٹوں کی بارش

(قسط176)

محترم قارئین! جنات کا انسانی زندگی میں اتنا زیادہ عمل دخل ہے کہ وہ بعض اوقات علماء کو بھی نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ انسان چاہے عالم ہو یا جاہل، فوجی ہو یا سویلین، جج ہو یا مجرم، کسی بھی حال میں بیماریوں سے محفوظ نہیں۔ کبھی بیمار ہو جاتا ہے، کبھی نزلہ زکام، کبھی جوڑوں کا درد اور کبھی بلڈ پریشر جیسے نظر نہ آنے والے امراض اسے اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ ان سے صرف وہی بندہ محفوظ رہ سکتا ہے، جو بہت زیادہ پرہیز کرنے والا اور ضرورت محسوس ہونے پر فوری طور پہ علاج کروانے والا ہو۔ بالکل اسی طرح چاہے کوئی نیک ہو یا گنہگار، عام شخص ہو یا تہجد گزار، ہر حال میں جنات کی گرفت اس پر ہو سکتی ہے۔ صرف وہ بندہ محفوظ رہ سکتا ہے، جو بہت زیادہ متقی ہو اور ضرورت محسوس ہونے پر فوراً وظائف و عملیات کے ذریعے حفاظتی حصار حاصل کر لے۔

جامعہ خیرالمدارس کے بانی استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے 1926 میں ایک مرتبہ حکیم سید شاہ نواز صاحبؒ کے ہاں علاج کیلئے پورے 22 دن فیروزپور میں قیام فرمایا۔ اس سفر میں مولانا محمد دین سندھی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ حکیم شاہ نواز صاحبؒ کے پاس ان دنوں ایک نومسلم عبداللہ نامی جوان رہتا تھا، جس کا جنات سے تعلق تھا۔ ایک رات وہ تینوں چارپائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک

ان پر کسی نے کشمش پھینکی ۔ پھر دروازے پر اینٹوں کی بارش شروع ہوگئی۔ اسی حالت میں وہ عشاء کی نماز پڑھنے چلے گئے۔ جب واپس آ کر دیکھا تو سامان میں سے بستر سمیت 11 چیزیں گم تھیں۔ پتہ چلا کہ جنات اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس کے تیسرے دن فجر کے بعد اچانک ان پر روپے گرنا شروع ہو گئے، مگر وہاں موجود جو شخص بھی روپے اٹھانے کی کوشش کرتا، اسے اینٹ لگتی۔ جب واپس قیام گاہ پر آئے تو تمام گمشدہ چیزیں موجود تھیں۔ نومسلم جوان عبداللہ نے بتایا کہ یہاں خواتین جنات آئی ہوئی ہیں، اور کہتی ہیں کہ مولوی صاحب ہمیں وعظ سنائیں گے تو ہم جائیں گی۔ لہٰذا رات کے وقت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہوا تو سارا معاملہ ختم ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: خیر السوانح صفحہ 228 ناشر: ادارہ خیر المعارف، ملتان)

اکابر پر اعتماد

مولانا پر جنات نے کہیں اٹیک تو نہیں کیا؟

(قسط 177)

میاں محمد صدیق صاحب مرحوم نے بتایا کہ مدرسہ نصرۃ العلوم میں تعلیم حاصل کرنے والے سوات کے ایک خوبصورت طالب علم کو مدرسے کے صحن میں دورہ پڑ گیا۔ سب پریشان ہو گئے۔ ہفتے کا دن تھا۔ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گھر سے بلایا گیا۔ جب وہ جن زدہ مریض کے گھر پہنچے تو گزشتہ جمعے جو انہوں نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا، جن ؓ نے انہی کے الفاظ اور انہی کے لب و لہجے میں سارا خطبہ سنانا شروع کر دیا۔ حضرتؒ نے سنتے ہی اسے سخت ڈانٹ پلائی اور فرمایا: اس بچے کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟ جن کہنے لگا: حضرت! اگر آپ ناراض ہوتے ہیں تو میں چلا جاتا ہوں۔ آئندہ اس بچے کو تنگ نہیں کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی بچہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میاں محمد صدیق صاحب کہنے لگے کہ اس رات میں مسلسل جاگتا رہا اور بار بار حضرتؒ کے کمرے میں دیکھتا رہا کہ جنات نے انہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔

(بحوالہ: ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، اشاعت خاص مفسر قرآن نمبر صفحہ 511)

کون کون سے انبیاءؑ جنات سے ملاقات کرتے تھے؟

(قسط 178)

استاذ المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: فاتح العرب والعجم امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تہامہ پہاڑی پہ کھڑا تھا کہ اچانک ایک نحیف بوڑھے شخص نے آکر سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ تو کوئی جن ہے! اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں واقعی جن ہوں، پھر اس نے اپنا نام "ہامہ" اپنے باپ کا نام "رحیم" دادا کا نام "لاقیس" اور پردادا کا نام "ابلیس" بتایا۔ کہنے لگا: جس وقت آدم علیہ السلام کے بیٹے آپس میں لڑے تھے، اس وقت میں بچہ تھا اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تیرا یہ حال تھا تو اب کیا کرتا ہوگا؟ کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدارا مجھے ملامت نہ کیجئے۔ میں نے شیث علیہ السلام کے ہاتھ پہ کلمہ پڑھا، نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ دیکھا، داؤد علیہ السلام سے زبور کے اسباق پڑھے، موسیٰ علیہ السلام سے تورات سیکھی اور عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی تو انہوں نے فرمایا: ایک نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے، اگر ان کے ساتھ تیری ملاقات

ہوتو ہمارا سلام عرض کرنا۔ لہٰذا اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تمام انبیاء علیہم السلام کے سلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے آیا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کچھ سورتوں کی تعلیم دی تو وہ چلا گیا۔

(ماخوذ از: تفسیر عزیزی، بحوالہ کتاب: ہر واقعہ بے مثال صفحہ 206 مصنف: مولانا محمد اظہار الحسن محمود صاحب، ناشر: مکتبۃ الحسن، اردو بازار لاہور)

عراق کے پہاڑ سے آنے والی عجیب وغریب آواز

(قسط 179)

مولانا محمد اظہار الحسن محمود لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب قادسیہ میں اسلامی فوج ٹھہری ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ حضرت نفلہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ملک عراق کے شہر حلوان میں 300 سواروں کے ہمراہ حملے کیلئے بھیج دیں۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت نفلہ انصاری رضی اللہ عنہ حسبِ حکم وہاں پہنچے اور بڑی جوانمردی سے دشمن پر حملہ کیا۔ اللہ کریم نے فتح عطا فرما دی۔ بہت سے قیدی اور مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ یہ لشکر وہاں سے واپس آنے لگا تو عصر کا وقت ہو رہا تھا۔ حضرت نفلہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اذان دینے کیلئے بلند آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو قریب موجود پہاڑ کے اندر سے آواز آئی: اے نفلہ! تو نے اللہ جل شانہٗ کی بہت بڑائی بیان کی۔ پھر جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو آواز آئی: نفلہ یہ وہ کلمہ ہے جو جہنم سے نجات دلاتا ہے۔ پھر جب اشہد ان محمد الرسول اللہ کہا تو آواز آئی: نفلہ یہ اسم مبارک ان کا ہے، جن کی بشارت ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، انہی کے وقت قیامت قائم ہوگی۔ جب حی علی الصلوٰۃ کہا تو آواز آئی: خوشخبری ہو، اس کیلئے جو کوشش کرے نماز کیلئے۔ حی علی الفلاح فرمایا تو یہ آواز آئی: بے شک فلاح پا گیا وہ شخص، جس نے اللہ کے منادی کی صدا سن کر اس پر عمل کیا۔ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ فرمایا تو آواز آئی: نفلہ یہ کلمۂ اخلاص ہے جو انسان کو جہنم سے

دور کرکے اللہ جل شانہٗ سے ملا دیتا ہے۔ یہ آواز ایک جن کی تھی جو بعد میں پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اس نے بتایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفقاء میں سے ہوں۔

(بحوالہ: حیوٰۃ الحیوان مصری، جلد 1 صفحہ 50 بحوالہ کتاب: ہر واقعہ بے مثال صفحہ 108 ناشر: مکتبۃ الحسن، اردو بازار لاہور)

محترم قارئین! اس سے ثابت ہوا کہ ماہنامہ عبقری میں بیان ہونے والے جنات سے ملاقات کے واقعات کوئی من گھڑت کہانیاں نہیں، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک ہمارے تمام اکابرین امت کے ہاں یہ حقائق موجود تھے۔ بس ہمیں اپنے عقیدے کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔

اکابر پر اعتماد

ایسا عجیب پانی

جسے لگانے سے زخم مٹ گئے

(قسط180)

شیخ ابو بکر مطوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ محمد فوزان رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: جس وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ نے کوڑے لگوائے اور جیل میں بند کر دیا تو اسی جیل میں ایک نوجوان داخل ہوا۔ اس کے پاس ایک شیشی تھی، جس میں مشک جیسی خوشبو والا پانی تھا۔ اس نوجوان نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے التجاء کی کہ میں آپ کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے اپنا علاج کرنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اجازت دے دی تو اس نے شیشی میں سے پانی نکال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زخموں پر ملا۔ زخم فوراً مندمل ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درد میں کمی واقع ہو گئی۔ جب جیلر نے یہ صورتحال دیکھی تو کہنے لگا: ہمیں بھی یہ پانی دو۔ نوجوان بولا: نہیں! میں تمہیں یہ پانی ہرگز نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ جنت کا پانی ہے، جسے اللہ جل شانہٗ نے آدم علیہ السلام کو سرزمین ہند پہ اتارنے کے بعد زمین پر نازل کیا تھا اور میں اسی علاقے کا جن ہوں۔ اسی لمحے وہ نوجوان جن نظروں سے غائب ہو گیا اور جیلر یہ منظر دیکھ کر خوفزدہ رہ گیا۔

(بحوالہ کتاب: سلف صالحین کے ایمان افروز واقعات، صفحہ 475 مصنف: مولانا محمد نعمان صاحب، ناشر: ادارۃ المعارف کراچی)

محترم قارئین! عبقری کے ہردلعزیز کالم نگار" حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ" کے مضمون" جنات کا پیدائشی

دوست" کی سچائی میں شک کرنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ بلاوجہ ہر چیز میں عیب ڈالنا اور حقیقت کو جھٹلانا کم از کم ایک مومن کا تو مزاج نہیں ہوتا۔ مانا کہ ناول نگاری اور من گھڑت افسانے بہت رواج پا چکے ہیں، لیکن "جنات کا پیدائشی دوست" تو ایک ایسی لازوال سچی داستان ہے، جس کا ثبوت بڑے بڑے اکابر و اسلاف کی زندگی میں بھی موجود ہے۔ تو اتنے مضبوط دلائل کے بعد بھلا شک و شبے کی گنجائش کہاں بچتی ہے؟

پلیز اس میسج کو زیادہ سے زیادہ شیئر کر کے لوگوں
کے عقائد برباد ہونے سے بچائیں۔ جزاکم اللہ!

اکابر پر اعتماد

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا

مرثیہ پڑھنے والا جِنّ

(قسط181)

مولانا محمد نعمان صاحب لکھتے ہیں کہ: رشکِ حوران حرم، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رات کے وقت کسی کو ان اشعار کے ذریعے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دیتے ہوئے سنا۔ مجھے یقین ہے کہ خبر دینے والا کوئی انسان نہیں، بلکہ ایک جن تھا۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی قدرت سے اس کھال میں برکت ڈالے، جسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اے امیر المومنین! آپ جو کارنامے انجام دے گئے ہیں، ان تک پہنچنے کیلئے کوئی تھوڑی محنت کرے یا زیادہ، کبھی ان تک نہیں پہنچ سکتا، بلکہ بہت پیچھے رہ جائے گا۔ کئی بڑے بڑے کام آپ رضی اللہ عنہ پورے کر گئے ہیں۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے بعد میں آنے والوں کیلئے کچھ ایسی مصیبتیں پیدا ہوگئی ہیں، جو ایسی کلیوں میں بند ہیں، جو ابھی تک نہیں پھوٹیں۔

بحوالہ: الطبقات الکبریٰ، جلد 3 صفحہ 286، بحوالہ کتاب: سلف صالحین کے ایمان افروز واقعات، صفحہ 235 ناشر: ادارۃ المعارف کراچی

محترم قارئین! الحمد للہ ہمارے پیج "اکابر پر اعتماد" میں ہر بات مدلل، باحوالہ اور اکابرین امت کی کتب میں بکھرے سچے واقعات سے ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ روحانی دنیا کے متعلق شک وشبہے کا شکار ہوں، یا جنات کے وجود اور انسانی زندگی پر جنات کے اثرات سے انکار کرتے ہوں، ان کے ساتھ "اکابر پر اعتماد" کی پوسٹیں ضرور شیئر کریں، تاکہ آپ کی بدولت فتنوں بھرے دور میں لوگوں کا ایمان بچ جائے۔ کیونکہ جنات کا انکار کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں، بلکہ درجنوں قرآنی آیات اور بیسیوں احادیث مبارکہ کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ العیاذ باللہ!

اکابر پر اعتماد

ایسا مکان، جس میں جو بھی رہتا، مرجاتا

(قسط182)

شیخ ابوالوفاء علی بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ اپنی" کتاب الفنون" میں لکھتے ہیں کہ: ہمارے ایک مکان میں جو بھی رات کو قیام کرتا، صبح اس کی لاش ملتی۔ ایک دفعہ ایک مغربی مسلمان نے وہ مکان خرید لیا اور وہاں رات بسر کی تو صبح صحیح سلامت ملا۔ یہ دیکھ کر پڑوسیوں کو تعجب ہوا۔ وہ شخص کافی عرصے تک اس مکان میں بالکل عافیت سے مقیم رہا، پھر کہیں چلا گیا۔ بعد میں جب اس سے اس کی سلامتی کا راز پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ میں رات کے وقت قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہوتا تو گھر میں موجود کنویں میں سے ایک نوجوان باہر آتا اور مجھ سے قرآن کریم سیکھنے لگتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس گھر کا ماجرا کیا ہے؟ کہنے لگا: ہم مسلمان جنات ہیں۔ اس گھر میں اکثر بدکار اور شرابی لوگ آ کر رہتے تھے، اس لیے ہم نے ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار ڈالا۔

(بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجان
صفحہ 105 ناشر: مکتبۃ القرآن)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: عفریت ان جنات میں سے ہے جو آپ کیساتھ مکر وعیاری کرتا

ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی اپنے بستر پر جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

(بحوالہ کتاب: لقط المرجان فی احکام الجان، صفحہ 155)

محترم قارئین! جو لوگ عبقری میں جنات کے واقعات بیان کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، وہ درج بالا واقعات کے راویوں (حضرت حسن بصریؒ، شیخ علی بن عقیل اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ) کے متعلق کونسا فتویٰ لگائیں گے؟ کیا یہ حضرات بھی نعوذ باللہ من گھڑت ٹوپی ڈرامے کرتے تھے؟

ایسے لوگ خدارا کچھ تو ہوش کے ناخن لیں!!!

اکابر پر اعتماد

اگر کاروبار کی حفاظت چاہتے ہیں تو یہ عمل مت بھولیں

(قسط183)

کچھ لوگ عبقری اور تسبیح خانے میں بیان کردہ جنات کی چوریوں کے واقعات سن کر کہتے ہیں کہ بھلا جنات بھی ہماری چوری کر سکتے ہیں؟ ایسا کس طرح ممکن ہے؟ یہ ایسے جھوٹے قصے کہانیاں ہیں، جو صرف اپنی دکانداری چمکانے کیلئے بیان کیے جاتے ہیں۔ قارئین! اسی طرز کی درج ذیل دو احادیث مبارکہ پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ کیا ان پر بھی جھوٹے قصے کہانیوں کا فتویٰ لگ سکتا ہے؟

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے باغ پر گئے تو وہاں شور سنائی دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا: یہ کیا معاملہ ہے؟ اسی وقت ایک جن کی آواز سنائی دی، جو کہہ رہا تھا کہ ہمیں دو طرفہ کلہاڑی نے تکلیف پہنچائی، لہٰذا ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس باغ کے پھلوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ پس آپ اس باغ کو ہمارے لیے حلال کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے، لیکن کیا تم ہمیں ایسی چیز کے متعلق نہیں بتاؤ گے، جو ہمیں تم سے نجات دے؟ اس جن نے کہا: وہ چیز تو آیۃ الکرسی ہے

(بحوالہ: کتاب العظمۃ، ذکر الجن و خلقھم۔ حدیث 1126 ص 427)

کیا جنات ایسے ہوتے ہیں؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے ایسا لگا، جیسے کھجوریں دن بدن کم ہورہی ہیں۔ چنانچہ میں نے رات کو پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسی دوران ایک بالغ لڑکے کے مشابہ مجھے ایک چوپایہ نظر آیا۔ اس نے مجھے سلام کیا اور کہا: میں جنات میں سے ہوں۔ میں نے کہا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا تو وہ کتے جیسا تھا، جس پر بال اُگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا جنات ایسے ہوتے ہیں؟ کہنے لگا: جنات میں تو مجھ سے بھی طاقت ور جن موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: تمہیں اس کام پر کس نے ابھارا؟ کہنے لگا: مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ کو صدقہ کرنا بہت پسند ہے، اس لیے میرا دل چاہا کہ میں بھی آپ کی کھجوریں حاصل کرلوں۔ میں نے پوچھا: کون سی چیز ہمیں تم سے بچاسکتی ہے؟ کہنے لگا: آیۃ الکرسی۔

(بحوالہ: کتاب العظمۃ.ذکر الجن وخلقهم

.حدیث1104صفحہ420)

اکابر پر اعتماد

ایسی مظلوم عورت، جسے میک اپ نہ کرنے پر مار پڑتی

(قسط184)

مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "کتاب العرفان" میں لکھا ہے کہ جب میں چھوٹا تھا، میری والدہ کے پاس محلے کی ایک بیوہ خاتون آئی، جس نے میک اپ کیا ہوا تھا۔ میری والدہؒ نے اسے سخت الفاظ میں تنبیہ کی کہ تم بیوہ ہو کر میک اپ کرتی ہو؟ یہ سن کر وہ بے چاری رو پڑی اور کہنے لگی: اماں کیا کروں؟ میں مجبور ہوں۔ میرے اوپر ایک جن عاشق ہے، جو مجھ سے زبردستی فیشن (میک اپ) کرواتا ہے۔ اگر میں میک اپ نہ کروں تو وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔

(بحوالہ کتاب: درنایاب، صفحہ 405 مصنف: مولانا سید محمد عبداللہ شاہ، خادم الحدیث مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان، ناشر: مکلتبۃ الحمید، جامعہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، ڈیرہ اسماعیل خان)

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: حضرت نضر بن عمرو حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں ہمارے ہاں ایک کنواں تھا۔ میں نے اپنی بیٹی کو ایک پیالہ دے کر پانی لینے بھیجا۔ بہت دیر گزر گئی، لیکن وہ واپس نہ لوٹی۔ ہم نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ناکام ہو کر مایوس ہو گئے۔ واللہ! ایک رات مجھے دور سے ایک سایہ دکھائی دیا۔ جب وہ قریب ہوا تو وہ میری ہی بیٹی تھی۔ میں نے پوچھا بیٹی تم کہاں تھی؟ اس نے کہا: ابا جان آپ کو یاد ہے؟ جس رات آپ نے مجھے

کنویں پر پانی لینے بھیجا تھا تو وہاں سے مجھے ایک جن پکڑ کر لے گیا۔ میں اسی کے پاس رہی۔ حتیٰ کہ اس کے اور کچھ جنات کی ایک جماعت کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان پر غلبہ پانے میں کامیاب ہوگیا تو وہ مجھے واپس لوٹا دے گا۔ چنانچہ وہ کامیاب ہوا اور مجھے آپ کے پاس لوٹا دیا۔ میں نے اپنی بیٹی کو غور سے دیکھا تو اس کا رنگ سانولا ہو چکا تھا۔ اس کے بال کم ہو چکے تھے اور وہ انتہائی کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس کی صحت بحال ہوگئی تو ہم نے اس کی شادی کر دی۔

(بحوالہ: کتاب الھواتف، جلد2 صفحہ 499)

محترم قارئین! عبقری میں شائع ہونے والے جنات کے سچے واقعات پر اعتراض کرنے والے بتائیں کہ اب اکابرینِ امت کے بیان کردہ ان واقعات کو کس منہ سے من گھڑت ٹوپی ڈرامہ کہیں گے؟

اکابر پر اعتماد

یہ آدمی لوگوں کو دین سکھاتا ہے آؤ۔۔۔ اس کو مار ڈالیں

(قسط185)

مولانا محمد اسحاق صاحب ملتانی (مدیر: ماہنامہ محاسن اسلام) لکھتے ہیں کہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کاندھلہ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک مرید کے ہاں قیام فرمایا۔ اس مکان میں چند جنات بھی رہائش پذیر تھے۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حسبِ معمول جب تہجد کے بعد وظائف پڑھنا شروع کیے تو یک دم ایک شخص سامنے آ گیا اور کہنے لگا: حضرت! میں جن ہوں اور میں نے آپ کے ساتھ حج بھی کیا ہوا ہے۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے موقع غنیمت دیکھتے ہوئے اسے نرم الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ وہ گھر والوں کو تنگ نہ کرے اور کہیں اور چلا جائے۔ جن پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کا اثر ہوا اور وہ اس جگہ سے چلا گیا۔

(بحوالہ کتاب: عامل کامل، صفحہ 75

ناشر: ادارہ تالیفات اِشرفیہ، فوارہ چوک ملتان)

حضرت مولانا عبیدالرحمان بجنوریؒ لکھتے ہیں: حضرت حبیب زیاتؒ نے فرمایا کہ میں شہر حلوان کے سرائے خانے میں تنہا تھا تو دو جنات آئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا: یہ آدمی لوگوں کو قرآن سکھاتا ہے، آؤ اس کو مار دیں۔ دوسرے نے کہا: تیرا ناس ہو، کیا کہہ رہا ہے؟ جب وہ ان

کے قریب ہوئے تو انہوں نے شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والی آیات پڑھنا شروع کر دیں۔ یہ سن کر اسی جن نے دوبارہ کہا: تیرا ناس ہو۔ اب صبح تک اس کی حفاظت کرنی پڑے گی۔

(بحوالہ کتاب: تاریخ جنات وجادو اور شیاطین)

محترم قارئین! درج بالا واقعات پڑھ کے غور کیجئے کہ جنات کا ہمارے گھروں اور خاص طور پہ اللہ والی راہوں پر چلنے والوں کی زندگی میں کتنا زیادہ عمل دخل ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر وقت ذکر، دعا اور صدقے کے ذریعے اپنا حفاظتی حصار مضبوط رکھیں، ورنہ کبھی بھی وقت ہم خود یا ہماری نسلیں جنات کے ان دیکھے وار کی زد میں آجائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عبقری کے کالم" جنات کا پیدائشی دوست "کے ذریعے لوگوں کو اتنے بڑے خطرے سے آگاہ کرنے والی عظیم ہستی حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جو نہایت احسن انداز سے مخلوقِ خدا کو حفاظتی اعمال سے جوڑ رہے ہیں۔

اکابر پر اعتماد

امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عدالت میں 2 شوہروں کی ایک بیوی کا انوکھا کیس

(قسط186)

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مؤطا امام مالکؒ کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک دن تشریف فرما تھے کہ ایک خوبصورت خاتون ان کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے فطری حیاء کے باعث فوراً نگاہیں جھکالیں۔ وہ عورت کہنے لگی: امیر المومنین! میری بات توجہ سے سنیں اور فیصلہ کریں۔ میرے خاوند کو لاپتہ ہوئے ایک عرصہ گزر گیا ہے، میرے والدین وفات پا چکے ہیں۔ مجھے کھلانے پلانے والا بھی کوئی نہیں، آپ میرے کھانے پینے کا بھی انتظام فرمائیں اور میری شادی کا بھی بندوبست کریں تاکہ میں کہیں گناہ میں مبتلاء نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے اس کا وظیفہ جاری کروایا اور فقہ اسلامی کے مطابق چونکہ اس کے خاوند کو لاپتہ ہوئے چار سال چار ماہ اور دس دن سے زیادہ عرصہ بیت چکا تھا، لہٰذا اس کا نکاح بھی کروا دیا۔ نکاح کے کچھ عرصے بعد اسی عورت کا پہلا خاوند بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں جا پہنچا اور شور مچانے لگا: اے امیر المومنین! مجھے کافر جنات اٹھا کر لے گئے تھے اور میں اتنا عرصہ ان کی قید میں رہا۔ لیکن میری نماز دیکھ کر وہاں کے چند مسلمان جنات نے ان کافر

جنوں کے ساتھ جہاد کیا اور مجھے رہائی دلائی۔ میں تو مجبور تھا، اس لیے میری بیوی کا نکاح واپس مجھ سے کروایا جائے۔ مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ میں لکھتے ہیں: لہٰذا مسئلہ یہ ہے کہ اگر پہلا خاوند واپس آجائے تو بیوی اسی کے پاس واپس جائے گی کیونکہ وضو تو پانی ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں مٹی سے تیمم جائز ہوگا، مگر جونہی پانی میسر آئے، وضو بنانا پڑے گا۔ پس ایسی عورت بھی دوسرے خاوند سے علیحدگی کے بعد شرعی عدت گزار کر پہلے خاوند کے پاس چلی جائے گی۔

(بحوالہ کتاب: ذخیرۃ الجنان، فی فہم القرآن:
صفحہ 507 ناشر: میر محمد لقمان برادران، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

محترم قارئین! کیا عبقری کے کالم" جنات کا پیدائشی دوست" میں بیان ہونے والے حقائق درج بالا واقعے سے بھی زیادہ انوکھے ہیں؟ جنہیں ماننے سے عام انسانی عقل انکار کر دیتی ہے؟ جنات سے جُڑے پُراسرار واقعات تو ہماری شریعت کا ایسا لازم حصہ ہیں، جن کے بغیر ہمارا عقیدہ ہی مکمل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ایک مومن کے بنیادی عقائد میں غیب پر ایمان لانا فرض ہے۔ اگرچہ وہ غیب یعنی اللہ جل شانہٗ کی ذات عالی، فرشتے، جنات، روح اور تقدیر کا نظام سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

اکابر پر اعتماد

شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنا بھی بہت مشکل تھا

(قسط187)

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک شخص اپنی بیوی کو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ اسے جنات کا مسئلہ ہے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جن کو حکم دیا کہ اس عورت کو چھوڑ دے۔ جن کہنے لگا: حضرت! میرا بیٹا بیمار ہے، اس کیلئے تعویذ عنایت فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر بیٹا بیمار ہے تو عورت کو تنگ کرنے کا کیا مطلب؟ جن کہنے لگا: حضرت! لوگ مجھے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہونے دیتے۔ اس لیے اس عورت کے ذریعے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جن کو بیٹے کیلئے تعویذ دیا تو وہ اسی وقت عورت کو چھوڑ کر چلا گیا اور وہ تندرست ہوگئی۔

(بحوالہ کتاب: تذکرہ اولیائے پاک و ہند صفحہ 154 ناشر: ادارہ اسلامیات، مال روڈ لاہور)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

حضور نبی کریم ﷺ جاگتی آنکھوں سے جنات کو دیکھتے تھے

(قسط188)

استاذ المحدثین ،زبدۃ الفقہاء فخر العلماء مولانا سید بدر عالم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ہم نے بچوں کے شور مچانے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ آواز سن کر اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حبشی عورت اچھل کود کر رہی ہے اور بچے اس کے اردگرد جمع ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! آؤ تم بھی دیکھو۔ میں گئی اور رسول اکرم ﷺ کے کندھے مبارک پر اپنا چہرہ رکھ کر دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ فرمانے لگے: ابھی تمہارا دل نہیں بھرا؟ میں بار بار کہتی کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ کے قلب اطہر میں اپنی قدر و منزلت دیکھوں کہ میری خاطر کب تک تکلیف گوارا فرماتے ہیں؟ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادھر آ نکلے۔ ان کا آنا ہی تھا کہ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے خوف سے شیطانی فطرت کے تمام انسان اور جنات بھاگ گئے ہیں۔ لہٰذا اس کے بعد میں وہاں سے لوٹ کر اپنی جگہ آ کے بیٹھ گئی۔

(رواہ الترمذی، وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح)

(بحوالہ کتاب: ترجمان السنۃ جلد 3

صفحہ 365 ناشر: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور)

محترم قارئین! جو لوگ عبقری کے معروف کالم نگار حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق کہتے ہیں کہ کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں، جو انہیں جنات نظر آتے ہیں؟ تو ایسے لوگوں کی نظروں سے شاید یہ صحیح حدیث نہیں گزری ہوگی، اس لیے انہوں نے اپنی کم علمی یا لاعلمی کی بنیاد پر ایسا غلط اعتراض اٹھایا، ورنہ تو ایسی کئی مثالیں موجود ہیں، جن سے انبیاء و اولیاء، صحابہ و تابعین اور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ اجمعین کا جنات کو دیکھنا ثابت ہے۔ اللہ پاک ہمیں شرح صدر عطا فرمائے! آمین

اکابر پر اعتماد

الیکشن میں حصہ لینے والی قراقرم کی مخلوق

(قسط189)

مولانا حافظ مومن خان عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ: ایک مرتبہ مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سید سلمان گیلانی صاحب کو بتایا کہ 1970ء کے الیکشن کا دور تھا۔ میں سفر کے دوران کسی جگہ قیام کیلئے ٹھہرا تو اچانک کسی شخص نے آ کر مجھے جگا دیا۔ حالانکہ کمرہ اندر سے بند تھا۔ میں نے پوچھا: تم کون ہو اور اندر کیسے آ گئے؟ کہنے لگا: میں ایک جن ہوں اور قراقرم کی پہاڑیوں سے آیا ہوں۔ ہمارے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ مفتی صاحبؒ سے مل کر آؤ اور پوچھو کہ الیکشن میں ہم آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو کس طرح کریں؟ مفتی صاحبؒ کہتے ہیں کہ جب وہ جن گفتگو کر رہا تھا تو میرے ذہن پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ اس لیے میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے جلدی سے کہا: باقی سب طریقے تو غیر شرعی ہیں۔ البتہ اپنے بادشاہ سے کہو کہ تمام جنات کے ووٹ بنوائیں، اور اس سلسلے میں چیف الیکشن کمشنر پاکستان سے ملیں۔ جب ووٹ بن جائیں تو ہمارے انتخابی نشان پر مہر لگا کر ہمیں کامیاب کریں۔ یہ سن کر وہ جن اسی وقت غائب ہو گیا اور دوبارہ کبھی نہ آیا۔

(بحوالہ کتاب: مولانا مفتی محمودؒ کے حیرت انگیز واقعات، صفحہ 235 ناشر: مکتبہ الحسن، حق اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

www.ubqari.org

محترم قارئین! درج بالا واقعے میں غور کریں کہ ہمارے اکابر میں سیاسی معاملات میں بھی جنات سے ملاقات کا ثبوت ملتا ہے، جبکہ حضرت علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جنات سے ملاقات تو سراسر روحانی معاملات میں ہوتی ہے۔ اگر عبقری کا کالم "جنات کا پیدائشی دوست" ایک فیصد بھی من گھڑت ہوتا تو درج بالا واقعے جیسے اکابرینِ اُمت کے سینکڑوں ہزاروں واقعات کس طرح سچے ہوسکتے ہیں؟ خدارا "جنات کے پیدائشی دوست" کی باتوں میں شک و شبہ کرنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ مخلوقِ خدا کو ان آفاقی حقائق سے پیغام کیا مل رہا ہے؟

اکابر پر اعتماد

روئے زمین پر سب سے بہترین شخص کا انوکھا واقعہ

(قسط190)

جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی **سچائی جاننے کے خواهش مند** حضرات کیلئے ہمارے اکابر کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے۔

استاذ الحدیث مفتی امداداللہ انور صاحب (سابق معاون: جامعہ اشرفیہ، خلیفہ مجاز: حضرت سید نفیس الحسینیؒ) لکھتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خچر پہ بیٹھ کر سفر کر رہے تھے کہ راستے میں اچانک ایک مردہ جن کو دیکھا تو اپنے ساتھیوں کو فرمایا: اسے راستے سے ہٹا دو۔ پھر گڑھا کھدوایا اور اس میں اس کو دفن کر دیا۔ پھر آگے چل پڑے تو ایک آواز سنی، حالانکہ وہاں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ کسی کہنے والے نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو خوشخبری ہو۔ میں اور میرا یہ ساتھی، جسے آپؒ نے ابھی دفن کیا ہے، جنات کی اس جماعت میں سے ہیں، جن کے متعلق سورۃ احقاف کی آیات نازل ہوئی تھیں۔ پس جب ہم رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے تو آپ ﷺ نے میرے اس ساتھی کو ارشاد فرمایا: (مفہوم) تم پردیس میں فوت ہو گے اور تمہیں اُس وقت زمین پہ رہنے والوں میں سب سے بہترین شخص دفن کرے گا۔

(بحوالہ: ابن ابی الدنیا، صفحہ 538 مطبوعہ بیروت)

www.ubqari.org
www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

حضرت عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پانے والے جنات کے 4 مختلف گروہ

(قسط191)

محترم قارئین ! جولوگ حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم العالیہ کی جنات سے ملاقات، جنات کے درمیان تقاریر وخطبات اور جنات سے لی جانے والی خدمات پر نامعقول قسم کے اعتراض کرتے ہیں، انہوں نے شاید اپنے اکابرو اسلافؒ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں پڑھا کہ ہمارے اکابرؒ کی زندگی میں تو جنات کا پورا پورا عمل دخل تھااور ان خوش قسمت شخصیات میں سے تو ہر جلیل القدر ہستی اپنے اپنے دور کی علامہ لاہوتی پراسراری تھی۔ جیسا کہ درج ذیل واقعے میں ثبوت آپ کے سامنے ہے۔

حضرت مولانا محمد نعمان صاحب درخواستی لکھتے ہیں کہ: حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ایسے شاگرد جنات تھے جو جامعہ مخزن العلوم خان پور میں آپؒ کے درس قرآن اور درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔ بعض ایسے مرید جنات تھے جو مکی مسجد خان پور میں آپؒ سے روحانیت کے اسباق پڑھتے تھے۔ بعض ایسے محبّ جنات تھے، جو سفر و حضر

میں آپؒ کی ملاقات اور زیارت کیلئے حاضر ہوتے اور تقاریر و خطبات سنتے ہوئے آپؒ سے پیار و محبت کا اظہار کرتے۔ اور بعض ایسے خادم جنات تھے جو ہمہ وقت آپؒ کی خدمت پر مامور رہتے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک جن نے شیخوپورہ میں میری بیس سال پہلے ہونے والی تقریر انہی الفاظ اور اسی لہجے میں مجھے من و عن سنا دی۔

(بحوالہ کتاب: حیاتِ درخواستی ؒ جلد 1
صفحہ 56 ناشر: مکتبہ شیخ درخواستی ؒ، خان پور)

اکابر پر اعتماد

دارالعلوم سے فارغ ہونے والے طالب علم کہاں جاتے تھے

چونکا دینے والا ایک انوکھا انکشاف (قسط192)

حضرت مولانا شمس الرحمان العباسی مدظلہ (شاگرد خاص: حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میں آپ کو اپنے شیخ محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی بات سناتا ہوں۔ انہوں نے ہمیں بخاری شریف کے درس میں یہ بات سنائی کہ دارالعلوم دیوبند سے جو طالب علم فارغ ہو جاتے، تو اساتذہ انہیں فرماتے کہ آپ نے علم ظاہری تو پڑھ لیا، لیکن ابھی تک آپ مکمل نہیں ہوئے، جب تک کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اپنی اصلاح نہ کروائیں۔ اس زمانے میں تین خانقاہیں معروف تھیں۔ ایک شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ، دوسری رائے پور میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری اور شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہما اللہ کی خانقاہ اور تیسری سہارن پور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی اور ان کے شیخ مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمہما اللہ کی خانقاہ۔ جب تک ان تین میں سے کسی ایک خانقاہ میں طالب علم چھے ماہ تک نہ رہتا، اس وقت تک اساتذہ کہتے کہ تمہارا علم ابھی مکمل نہیں ہوا۔ کیونکہ ظاہری علم تو ظاہری نقوش ہیں۔ اس کی حقیقت اسی وقت ملے گی، جب آدمی کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اپنے دل کی اصلاح کرے گا۔

(بحوالہ: ماہنامہ بینات جنوری 2019،
صفحہ 22 ناشر: جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی)

محترم قارئین ! یہی وجہ ہے کہ پہلے دور میں اکثر علماء معاشرے کیلئے امن کا ذریعہ بنتے تھے۔ اُمت میں جوڑ پیدا کرتے تھے۔ مخلوقِ خدا کو انبیائے کرامؑ اور اولیائے عظامؒ کی طرح محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہوں کی طرف مائل کرتے تھے۔ حالانکہ اختلافی مسائل تو صدیوں پہلے سے چلے آرہے ہیں، لیکن ہر بات میں ایک دوسرے کی مخالفت، ایک دوسرے پر کفریہ فتویٰ بازی اور اپنی سمجھ میں نہ آنے والی باتیں سن کر اللہ والوں کی توہین و تذلیل کر دینے کا مزاج نہیں تھا۔ اے کاش! ہم اپنے اکابرؒ کی ترتیب پر واپس لوٹ آئیں۔ جہاں ہر طرف امن، ایمان، سلامتی اور اسلام ہمارا استقبال کرنے کا منتظر ہے۔

اکابر پر اعتماد

حضرت مدنیؒ کے زمانے کا ایک ایسا بچہ جسے بچپن ہی سے جنات نے اپنی تحویل میں لے لیا

(قسط193)

مولانا شرافت علی سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مجھے تقریباً 4 سال شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ انہوں نے درس حدیث کے دوران فرمایا: ایک سال جب میں سلہٹ پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک لڑکا آپؒ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ اس لڑکے کا والد جنات کا عامل تھا۔ جنات اپنے عامل کی اولاد سے بعد میں بدلے لیتے اور سزائیں دیتے ہیں، لیکن اس لڑکے کو اس کے والد کی زندگی میں ہی جنات نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ جنات اس سے محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہوئے ہر طرح سے اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ میں نے کہا: ہم تو اس شرط پر اس لڑکے سے ملاقات کریں گے کہ وہ ہمیں اپنے مؤکل جنات سے بھی ملوائے۔ لہٰذا اس لڑکے نے یہ شرط منظور کی اور میں مولانا جلیل احمد صاحبؒ اور کچھ ساتھیوں کے ہمراہ مغرب کے وقت مقررہ جگہ پہنچ گیا۔ لڑکے نے گھر کی ایک طرف پردہ سا لٹکا دیا اور ہمارے پاس تخت پر بیٹھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع تلاوت کیا۔ اسی لمحے پردے پر ایک لمبے قد کا سایہ نمودار ہوا، جس نے مولانا کہہ کر مجھے مخاطب کرتے ہوئے سلام کیا۔ میں نے جواب میں کہا: ہم لوگ آپ کو حجاب کے بغیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ سایہ کہنے لگا: مولانا ہم مجبور ہیں، کسی آڑ کے بغیر آپ کے سامنے نہیں آسکتے۔ ایک دفعہ ہم دیوبند بھی گئے تھے۔ اس وقت یہ مولانا جلیل صاحب قدوری پڑھا رہے تھے۔ ہمارے بعض ساتھی جنات آپ کے شاگرد بھی ہیں۔ پس اس طرح کی باتیں کر کے وہ جن ہم سے سلام لے کر رخصت ہو گیا۔ اس دوران ہمیں صرف آدمی کی پرچھائی سی محسوس ہوتی رہی۔

(بحوالہ کتاب: حضرت مدنیؒ کے حیرت انگیز واقعات، صفحہ 192
مصنف: مولانا ابوالحسن بارہ بنکویؒ استاذ دارالعلوم دیوبند، ناشر: فرید بک ڈپو، انڈیا)

اکابر پر اعتماد

حکمت عملی کے ساتھ لوگوں کو اعمال سے جوڑنا اکابرؒ کا بنیادی مقصد تھا

(قسط194)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ فرمانے لگے: ایک ہندو گیارہویں دیتا تھا۔ کسی شخص نے مجھ سے آکر پوچھا کہ کیا گیارھویں جائز ہے؟ میں نے کہا: ہاں ! اس کیلئے جائز ہے۔ اس کی گیارہویں پر تم بھی فاتحہ دلایا کرو۔ کیونکہ اس معاملے میں مجھے ایک شخص کی بات بہت پسند ہے کہ مولود شریف دیوبند اور تھانہ بھون میں تو بدعت سمجھا جاتا ہے، جبکہ علی گڑھ میں عبادت ہے۔ اس نے بالکل سچی بات کہی۔ کیونکہ علی گڑھ میں پڑھنے والے چلو اسی بہانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالاتِ زندگی سے تو واقف ہو جائیں گے نا! پس جب اس ہندو کے مرنے کا وقت قریب ہوا تو کہنے لگا: مجھے زم زم پلاؤ۔ دوسرے پانی سے وہ انکار کرتا تھا۔ وہی شخص مجھے آکر پوچھنے لگا: اسے زم زم کا پانی پلائیں یا نہ پلائیں؟ میں نے کہا: میاں فوراً پلاؤ، کیا خبر وہ اسی کی برکت سے مسلمان ہو کر مرے۔ کوئی قانون تو نہیں کہ غیر مسلم کیلئے زم زم کو چھونا جائز نہیں!

حضرت مولانا یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہندو کو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں پھر رہا ہے۔ پوچھا: یہاں کیسے؟ کہنے لگا: میں نے مرتے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا، اللہ پاک نے قبول کیا اور مجھے بخش دیا

(ملفوظات حکیم الامت، جلد15 صفحہ42)

بحوالہ: ماہنامہ زاد السعید کراچی، جنوری2019ء صفحہ26

ایڈیٹر: حضرت مفتی سعید احمد صاحب، جامع مسجد عالم گیر بہادر آباد کراچی

اکابر پر اعتماد

صحابی رضی اللہ عنہ کا گمشدہ اونٹ جنات نے تلاش کر دیا

(قسط195) حضرت مفتی محمد عاصم عبداللہ صاحب (فاضل جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) نے لکھا ہے: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہوگیا۔ میں اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ جب مقام بارق الغراف میں پہنچا تو یہ الفاظ کہے: میں اس وادی کے سردار کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد میں سو گیا۔ اتنے میں آواز آئی: ارے سن! جلال والے رب کی پناہ مانگ۔ پھر کچھ آیات کی تلاوت کی آواز آئی اور کہا گیا: جنات کے ڈرانے سے خوف نہ کر۔ میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور پوچھا: اے ہاتف تم کیا کہتے ہو؟ اور کیا تمہارے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی؟ آواز آئی: میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ کی بات ہے جو خیر کے مالک ہیں اور مدینہ منورہ میں نجات کی دعوت دے رہے ہیں۔ لوگوں سے رنج و غم کو دور کراتے ہیں۔ اس کی یہ باتیں میرے دل کو لگیں تو میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو گیا اور کہا: مجھے بھی ان کا پتہ بتاؤ، جن سے تم نے ہدایت پائی۔ اس نے کہا: اللہ پاک تم پر متوجہ ہو گیا ہے اور تمہارا اجر بڑھا کے تمہیں دوزخ سے بچا لیا ہے اور تمہارا گمشدہ سواری لوٹا دی ہے۔ تم بھی آقا ﷺ پر ایمان لے آؤ اور آخری دم تک ان کی مدد (خدمت) میں لگے رہو۔ اللہ جل شانہٗ تمہاری شان بلند کرے۔ میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہنے لگا: میں اہل نجد کا سردار مالک بن مالک ہوں۔ مجھے حضور ﷺ نے وہاں کے جنات کی طرف روانہ فرمایا ہے تاکہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی طرف بلاؤں۔ اے خریم! تم بھی مومنین میں شامل ہو جاؤ۔ تمہارے گھر پہنچنے تک تمہارا گمشدہ اونٹ پہنچ چکا ہوگا۔ میں اسے تلاش کروں گا۔ حضرت خریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس جب میں حضور ﷺ سے ملاقات کیلئے پہنچا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ذریعے فرمایا: ہمیں تمہارے اسلام لانے کی خبر مل چکی ہے۔ پھر جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ساتھی (جن مالک بن مالک رضی اللہ عنہ) نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے اور تیرا اونٹ تیرے گھر پہنچ چکا ہے۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش، صفحہ 145 ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

اکابر پر اعتماد

ایسا خوفناک منظر جسے دیکھتے ہی خانقاہ سراجیہ کے سب لوگوں پر دہشت چھاگئی

(قسط196)

حضرت مولانا محبوب الٰہی صاحب لکھتے ہیں کہ: قطب وقت، بانی خانقاہِ سراجیہ، حضرت مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی ملک حاکم خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اصرار کیا کہ بھائی صاحب! ہمیں بھی جنات دکھا دیجئے۔ حضرت مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، آنکھیں بند کرلو۔ چنانچہ آنکھیں بند کرتے ہی دیکھتے ہیں کہ سامنے والے درخت کی شاخوں کے ساتھ بے شمار جنات لٹک رہے ہیں۔ ان کے پاؤں ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اب آنکھیں کھول دو۔ لہٰذا آنکھیں کھولتے ہی سب حاضرین کو جاگتی آنکھوں سے جنات نظر آنے لگے۔ بھیانک شکلیں، بڑے بڑے سر، بڑی بڑی خوفناک آنکھیں، درختوں جتنے لمبے قد، یہ دیکھتے ہی سب کے سب حواس باختہ ہوگئے اور سب پر دہشت اور خوف طاری ہوگیا۔

(بحوالہ کتاب: تحفۂ سعدیہ، صفحہ 119 ناشر: خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ کندیاں شریف، ضلع میانوالی)

محترم قارئین! ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والی سچی سیریز "جنات کا پیدائشی دوست" کے متعلق بعض اوقات کچھ لوگ تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر شخص کو جنات نظر کیوں نہیں آتے؟ حالانکہ اللہ جل شانہٗ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ ہم اپنے گھروں میں ایک چھوٹا سا بچھو یا سانپ تو دیکھ نہیں سکتے، جنات جیسی خوفناک مخلوق کو دیکھنے کے کس طرح متحمل ہو پائیں گے؟ ویسے بھی یہ مخلوقات اولیاء اللہ کو نظر آتی ہیں۔ اگر ہم بھی ان جیسا معرفت الٰہی کا نور حاصل کرلیں اور ہر کام میں انہی کی طرح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل شروع کردیں تو جنات تو کیا، فرشتے بھی اللہ پاک جاگتی آنکھوں سے دکھادے گا ان شاءاللہ!

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

روحانی دنیا کے گورنر (ابدال) کی سفارش لگوانے کا طریقہ

(قسط197)

محترم قارئین! 21 فروری 2019ء کو عبقری تسبیح خانہ میں ایک پُرتاثیر آزمودہ عمل بیان کیا گیا، جس کی سند اور ہمارے اکابرؒ کی نظر میں اس عمل کی فضیلت درج ذیل ہے۔

امام محمد بن محمد جزریؒ لکھتے ہیں کہ: جب کبھی مدد لینا چاہو تو کہو: یا عباداللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی یاعباداللہ اعینونی (بحوالہ کتاب: حصن حصین صفحہ 202 ناشر: گاباسنز کراچی) اس کی تشریح میں حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب جنگل میں کسی کا جانور بھاگ جائے تو کہے: اے اللہ کے بندو! اسے روک دو۔ اس حدیث میں عباداللہ سے مراد یا تو فرشتے ہیں، یا مسلمان جنات ہیں یا رجال الغیب یعنی ابدال ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مسافروں کو اس حدیث کی سخت ضرورت ہے اور یہ عمل مجرب یعنی بار ہا کا تجربہ شدہ ہے۔

(بحوالہ کتاب: حرز الثمین شرح حصن حصین)

محدث ابن ابی شیبہؒ جو امام بخاریؒ کے اساتذہ میں سے ہیں، وہ اس حدیث کو مرسلا روایت کرنے کے بعد مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں اور یہ اس حدیث کا سب سے قدیم ماخذ ہے۔ حضرت ابان بن صالحؒ سے روایت ہے کہ بے شک رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بدک کر بھاگ جائے اور تم بیابان میں ہو اور کوئی شخص تمہیں دکھائی نہ دے تو تمہیں چاہیے کہ کہو (اعینونی یا عباداللہ) اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، تو جلد ہی اس کی مدد کی جائے گی (بحوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ ۱۰۳)

امام ابن ہیثمیؒ لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو مشکل میں مدد کی حاجت ہو، تو تین بار کہے: یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، غیب سے مدد ہوگی (بحوالہ: مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲) (کنزالعمال: حدیث ۲۱۷۴۹۸ /۷۰۹) یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث کئی طریق سے روایت کی گئی اور کثرت طرق سے حدیث حسن ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ ملائکہ زمین میں محافظوں کے علاوہ ہیں، جن کا کام درختوں سے گرنے والے پتوں کو لکھنا ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کو دورانِ سفر بیابان میں کوئی مصیبت آ پڑے تو اسے چاہیے کہ آواز لگائے: اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ پھر امام بزارؒ فرماتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس قسم کا کلام ان الفاظ کے ساتھ نہیں جانا مگر اسی طریق اور اسی اسناد کے ساتھ۔

(بحوالہ: مسند البزار ۱۱/۱۸۱)

اکابر پر اعتماد

جو شخص بار بار ڈاکٹر کے پاس چکر لگاتا ہے وہ ہمیشہ بیمار ہی رہتا ہے

(قسط198)

محترم قارئین! آئیں دیکھتے ہیں کہ ماہنامہ عبقری میں بیان کیے جانے والے جنات کے واقعات ہمارے اکابر علماء و اولیائے کرام رحمہم اللہ کے ہاں کس قدر معتبر تھے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دفعہ میں سفر پر نکلا تو کسی پہاڑ کے دامن میں رات ہوگئی۔ اسی دوران کسی نے آواز دی: اندھیرے کے خوف سے دل نہیں پگھلنے چاہئیں، بلکہ محبوب رب کے نہ ملنے کا غم دل کو پگھلانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ میں نے حیران ہوکر پوچھا: تم جن ہو یا انسان؟ آواز آئی: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا جن ہوں اور میرے ساتھ میرے ساتھی جنات بھی موجود ہیں۔ ان کے پاس مجھ سے زیادہ ایمان ہے۔ پس کسی دوسرے جن نے آواز دے کر کہا: جسم سے اللہ جل شانہٗ کا غیر اس وقت تک نہیں نکلتا، جب تک دائمی طور پہ بے گھر نہ رہا جائے۔ تیسرے جن نے کہا: جو اندھیروں میں اللہ جل شانہٗ کے ساتھ مانوس رہتا ہے، اسے کسی قسم کی فکر نہیں رہتی۔ یہ سن کر میری چیخ نکل گئی۔ میں نے کہا: اللہ تم سب پر رحم فرمائے: مجھے کوئی نصیحت بھی کرو! کہنے لگے: تقویٰ اختیار کرنے والوں کے دل ہی اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے۔ جو شخص غیر اللہ کی طمع کرے، اس نے ایسی چیز کی طمع کی، جو طمع کے قابل ہی نہ تھی۔ جو مریض ہمیشہ ڈاکٹر طبیب کے ہاں چکر لگاتا ہے، وہ بیمار ہی رہتا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے۔ میں ان کے کلام کی برکت ابھی تک اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش صفحہ 154 مصنف: مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ، کراچی۔ ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

اکابر پر اعتماد

حضرت نانوتویؒ کے ساتھ ذکرالٰہی کرنے والا سانپ

(قسط200)

حضرت شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک دارالعلوم کے قریب ہی ہے۔ وہاں تقریباً ایسا کوئی وقت خالی نہیں جاتا، جب فاتحہ خوانی نہ ہوتی ہو اور اصحابِ باطن وہاں سے فیض کا اکتساب نہ کرتے ہوں۔ ایک دفعہ میں اور مولانا اسلام الدین مردانی صاحب ایک بجے کے بعد اس نیت سے گئے کہ مزار مبارک کے قریب بیٹھ کر مطالعہ کریں گے۔ کیونکہ مزار مبارک کے پاس بیٹھ کر مطالعہ کرنے سے بہت سے دقیق مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں موجود دو لوگ ایک جیسے سیاہ لباس میں پائنتی کی طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی پائنتی میں تھے اور دوسرے حضرت مدنی علیہ الرحمہ کی پائنتی میں۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے، اور معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون تھے؟

ایک مرتبہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو رات کے وقت خادم نے دیکھا کہ حضرت "لا الٰہ الا اللہ" کا ذکر کر رہے ہیں۔ لیکن جب "الا اللہ" کہتے ہیں تو ساتھ کوئی اور آواز بھی آتی ہے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے جب چراغ جلا کر دیکھا تو ایک سانپ تھا، جو حضرتؒ کے ساتھ ذکر میں مشغول تھا۔ حضرتؒ جب لا الٰہ فرماتے تو سانپ بھی اپنا پھن اٹھاتا اور جب الا اللہ فرماتے تو سانپ اپنا پھن زور سے زمین پر مارتا۔ اسی پھنکار کی آواز خادم کو سنائی دے رہی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک اور ساتھی کے ہمراہ سانپ کو پکڑ کر مار ڈالا اور حضرتؒ کو نہ چراغ جلنے کی خبر ہوئی، نہ سانپ کے جھومنے کی اور نہ ہی اس کے مرنے کی۔

(بحوالہ: ماہنامہ انوار مدینہ جنوری 2019، صفحہ 39 ناشر: جامعہ مدنیہ، کریم پارک راوی روڈ لاہور)

www.banuri.org

اکابر پر اعتماد

تعمیرات کی نگرانی کرنے پر حضور ﷺ سے بشارت

(قسط201) پیرطریقت حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی صاحب فرماتے ہیں: ہمارے حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں پہلے تو دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا تھا، لیکن پھر میں اپنے شیخ حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی ڈابھیل چلا گیا۔ علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ پر فدا تھے۔ حضور ﷺ کا اور اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنتے ہی اپنے ہوش میں نہیں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے سبق میں جانا چھوڑ دیا تو خواب میں آکر ان کے شیخ حضرت کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹے یوسف! تم سبق میں کیوں نہیں جاتے؟ عرض کی: حضرت میں ان سے زیادہ مطالعہ کر لیتا ہوں۔ فرمایا: تمہارا مطالعہ اپنی جگہ، لیکن استاذ کے سبق میں جو علم کا نور ملے گا، وہ مطالعے سے نہیں مل سکتا، لہٰذا تم سبق میں ضرور جایا کرو۔

علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو عشق رسول ﷺ بھی بے انتہا تھا اور روضۂ اقدس پر جب بھی جاتے، تو باقاعدہ باتوں کا جواب ملتا۔ پہلے سلام پڑھتے تھے، پھر اپنی بات پیش کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خود فرمانے لگے: یہ بنوری ٹاؤن کی جتنی بھی پرانی تعمیرات ہیں، حاجی عبدالمجید سویلجا مرحوم نے ساری تعمیر کی نگرانی کی۔ ایک دفعہ میں عمرے پر ان کو ساتھ لے گیا اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے پڑھنے کے بعد عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس عبدالمجید سویلجا نے ہمارے ایک مدرسے کی بہت خدمت کی ہے۔ جواب آیا: مولانا بنوری! فکر مت کرو، ہم نے ان کو پورا پورا بدلہ دے دیا ہے۔ یہ جواب علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے کانوں سے سنا۔

(بحوالہ: ماہنامہ بینات جنوری 2019ء صفحہ 24 ناشر: جامعہ علوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی)

محترم قارئین! اس سے ثابت ہوا کہ عبقری میں بیان کردہ جنات کے پیدائشی دوست "حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ" کی آقا سرورکونین ﷺ کے روضۂ اطہر پہ جا کر بات چیت کرنے کے جو واقعات بیان ہوتے ہیں، ہمارے اکابرؒ کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے سو فیصد سچ ہیں۔

اکابر پر اعتماد

دنیا میں جتنے بھی فتنے پھیل چکے ہیں ان کا بانی صرف ایک طبقہ ہے

(قسط202)

پیر طریقت حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی صاحب نے جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے دورۂ حدیث کے طلبہ کو فرمایا: ہمارے شیخ علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: میں علم میں دیکھوں تو حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو آسمان پر دیکھتا ہوں اور حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زمین پر۔ لیکن جب تصوف میں دیکھوں تو حضرت کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو زمین پر دیکھتا ہوں اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آسمان پر۔ لیکن اس کے باوجود ان کے اندر اتنا تواضع تھا کہ ہر دفعہ اپنے نام کے ساتھ لکھتے "ننگِ اسلاف حسین احمد مدنی"

تو آپ سے عرض یہ ہے کہ: ایک تو ظاہری علم ہے اور ایک باطنی اصلاح ہے۔ جب آپ یہاں سے فارغ ہوجائیں تو دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ کسی اللہ والے سے تعلق ضرور قائم رکھیئے گا۔ کیونکہ ہمارے حضرت مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: دنیا میں جتنے بھی فتنے پھیلے ہیں، یہ سب ذہین علماء کی وجہ سے ہی پھیلے ہیں۔ ان فتنوں کا بانی دیکھو گے تو کوئی نہ کوئی ذہین عالم دین ہی نکلے گا۔ جس ذہین عالم نے کسی اللہ والے کی صحبت اختیار نہ کی اور صرف اپنی ذہانت اور علم پر بھروسہ کیا تو اس کا علم پوری دنیا کیلئے فتنہ بن جائے گا۔ ہر ذہین

عالم نے ہی دنیا میں فتنوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ کیونکہ جس نے اللہ والوں کے ساتھ صحبت نہیں رکھی، اس کا علم فتنہ بن گیا۔

(بحوالہ: ماہنامہ بینات جنوری 2019ء صفحہ 27--30
ناشر: جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

قارئین! اس بات کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم علماء سے دُور ہو جائیں، بلکہ مقصد یہ ہے کہ قدم قدم پر دینی مسائل سیکھنے کیلئے ہم صرف ان علماء کی طرف رجوع کریں جو محض مدرسے کے سند یافتہ نہ ہوں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کے صحبت یافتہ بھی لازم ہوں۔ کیونکہ یہ بات اُس عظیم عالم دین اور مفتی اعظم پاکستان کی ہے، جو خود علم وفقاہت کا سمندر اور بہت بڑے اللہ والے تھے۔ حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے "مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کھنڈر میں خزانہ ہیں" یعنی بظاہر تو بالکل سادہ سے نظر آتے ہیں، لیکن اندر فقاہت بھری ہوئی ہے۔

اکابر پر اعتماد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سانپ کو کیا دھمکی دی

(قسط203)

حضرت مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب (رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ کراچی) نے لکھا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ میری بیوی کی طرف سے ایک قاصد آیا کہ آپ جلدی سے میرے پاس آئیں۔ چنانچہ میں فکر مندی سے اندر پہنچا تو بیوی نے کہا: ٹھہریں! وہاں ایک سانپ ہے، جو کچھ دیر پہلے نظر نہیں آ رہا تھا۔ یہ وہی سانپ ہے جس کو میں پہچانتی ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ پاک کی حمد بیان کی: پھر فرمایا "تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں، اگر آج کے بعد تو مجھے نظر آیا تو میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔ لہٰذا وہ سانپ حجرے کے دروازے سے نکلا، رینگتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک بندے کو اس سانپ کے پیچھے بھیجا، تاکہ وہ دیکھے کہ یہ کدھر جاتا ہے؟ پس اس شخص نے دیکھا کہ یہ سانپ مسجد نبوی شریف میں داخل ہو گیا اور منبر کے پاس آیا اور اس پہ چڑھ کر آسمان کی طرف غائب ہو گیا۔ راوی لکھتے ہیں کہ درحقیقت یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش، صفحہ 159 ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

اکابر پر اعتماد

رات کو خواب دیکھا صبح اٹھتے ہی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں

(قسط 204)

حضرت مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب (رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ کراچی) نے لکھا ہے: حضرت شیخ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نیشاپور میں قیام کے دوران آشوب چشم کا مرض لاحق ہوگیا۔ میں وہاں درس وتذکیر کیلئے رکا ہوا تھا۔ لیکن اچانک میرا دل چاہا کہ واپس اپنے بیوی بچوں کے پاس چلا جاؤں اور ان سے ملوں۔ اسی دوران ایک رات خواب دیکھا میں ایک شخص نے مجھے آکر کہا: اے شیخ! آپ اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے۔ کیونکہ جنات کے جوانوں کی جماعت آپ کا درس سننے کیلئے مسلسل حاضر ہورہی ہے۔ جب تک وہ آپ کے دروس وبیانات سے مکمل استفادہ نہیں کرلیتے، براہ کرم آپ یہاں سے نہ جائیں۔ عین ممکن ہے کہ اللہ پاک آپ کی برکت سے انہیں دائمی راحت عطا فرمادے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میری آنکھوں کا مرض ختم ہوچکا تھا۔

شیخ صالح بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جنات سے ملاقات اوران سے بات چیت کرنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ میں نے ایک جن عورت کو دیکھا تو اسے کہا: مجھے کچھ نصیحت کرو۔ کہنے لگی: میری باتیں لکھ لو کہ غزالہ کہتی ہے: تمام کاموں سے بہتر یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے ساتھ مشغول ہوجا اور ایک لمحہ بھی اس سے غافل نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ لمحہ ضائع ہوگیا تو دوبارہ کبھی ہاتھ نہیں آسکتا

(بحوالہ کتاب: سنہرے واقعات صفحہ 156، ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

محترم قارئین! الحمدللہ ہمارے اکابرؒ کی زندگی سے جنات کے ساتھ ملاقاتوں کے سینکڑوں واقعات آپ کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں۔ جنات کے پیدائشی دوست حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا عبقری میں شائع ہونے والا کالم سوفیصد حقائق پر مبنی ہے۔ کیا اب بھی کسی کو اس بات پر یقین نہیں آسکتا؟

اکابر پر اعتماد

تابعینؒ کی وفات کے وقت

جنات کا حملہ

(قسط205)

مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب (رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ کراچی) نے لکھا ہے:
حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہا کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کی خدمت میں بہت سارے تابعین جمع تھے۔ جن میں حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ اسی دوران حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہا کو غشی ہوئی تو پاس بیٹھے سب حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی۔ پھر ایک کالا سانپ گرا، جو کھجور کی طرح موٹا تھا اور اس نیک خاتون کی طرف لپکا۔ اتنے میں چھت ہی سے ایک کاغذ گرا، جس پر لکھا تھا: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف: تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب اس سانپ نے اس رقعے کو دیکھا تو واپس چھت کی طرف غائب ہو گیا، جہاں سے آیا تھا۔

حضرت حسن بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت رُبیّع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ پوچھنے کیلئے حاضر ہوا۔ وہ فرمانے لگیں: ایک دن میں بیٹھی ہوئی تھی کہ میرے گھر کی چھت سے اونٹ یا گدھے کی طرح کا ایک سیاہ جانور گرا۔ میں نے اس سے پہلا ایسا جانور کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے قریب ہو کر مجھے پکڑنا ہی چاہتا تھا کہ اتنے میں اس کے پیچھے ایک کاغذ کا ٹکڑا گرا، جس پر لکھا ہوا تھا: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف: تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر شرارت کرنے کی کوئی اجازت نہیں

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش، صفحہ 159 ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

اکابر پر اعتماد

اس عالم دین کا علم آدھا علم ہے

(قسط206)

جس کے پاس اللہ والوں کی خدمت کا فیض نہ ہو

حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی صاحب دورۂ حدیث کے طلباء کو فرماتے ہیں کہ: میرے دوستو! اللہ پاک نے آپ کو جو علم دیا ہے، ہمارے اکابر علماء کے مطابق یہ آدھا علم ہے۔ ہمارے شیخ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اتنے زیادہ علم کے خزانے کے باوجود اللہ والوں کی صحبت میں رہے اور ان کی جوتیاں سیدھی کیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پوری دنیا کے اڑھائی سو ممالک میں چوبیس گھنٹے پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کے جوتے سیدھے کیے۔ اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا شاہ محمد الیاس رحمہا اللہ، جن کی تبلیغ آج پوری دنیا میں پہنچی ہوئی ہے، وہ آخری عمر تک اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق عصر سے مغرب تک لا الٰہ الا اللہ کی ضربیں لگاتے۔ ہمارے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دو آدمیوں کو دیکھا، جن کو اللہ پاک نے سب مقامات بھی عطا فرمائے، اس کے باوجود انہوں نے اپنے شیخ کے بتائے ہوئے طریقۂ ذکر کو نہیں چھوڑا۔ ان میں سے ایک مولانا شاہ محمد الیاس اور دوسرے حضرت شیخ الحدیثؒ کے والد مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (بحوالہ: ماہنامہ بینات جنوری 2019 صفحہ 32 ناشر: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جنات کے ذریعے خطوط کا جواب

اکابر پر اعتماد

(قسط207)

محدث شہیر علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف :تحفة الاحوذی شرح سنن ترمذی) کے پوتے مولانا غازی عزیر مبارک پوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد مولانا محمد امین اثری اور تایا مولانا حکیم عبدالسمیع شفاء اثری رحمہا اللہ سے سنا کہ: حضرت علامہ عبدالرحمان محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر رات کے وقت اپنا وہ کمرہ چھوڑ کر گھر آجایا کرتے تھے، جسے انہوں نے تصنیف وتالیف کے لیے مختص کر رکھا تھا اور کہتے تھے کہ ان کے شاگرد جنات انہیں سونے نہیں دیتے۔ باری باری کوئی سر دباتا ہے تو کوئی پیر، منع کرنے کے باوجود بھی وہ نہیں مانتے۔ اسی طرح ایک اور واقعہ ابا جان اور تایا جان رحمہا اللہ یوں سناتے ہیں کہ علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض عرب اور دور دراز کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے شاگرد اپنے اہل وعیال کا خط کچھ عرصہ نہ پاکر افسردہ ہوجاتے تو دادا جان رحمۃ اللہ علیہ ان سے فرماتے کہ رات کو سوتے وقت اپنے تکیہ کے نیچے لفافے پر پتہ لکھ کر اس میں ایک سادہ کاغذ رکھ کر سو جانا۔ پھر وہ جنات میں سے اپنے کسی شاگرد کو حکم دیتے کہ وہ طالب علم کے گھر سے خیریت معلوم کر کے لائے۔ اس بات کی تصدیق کرنے کیلئے جب راقم نے دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معروف عرب شاگرد "ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی المراکشی" سے مدینة النبی ﷺ میں ایک ملاقات کے دوران استفسار کیا تو انہوں نے نہ صرف ان واقعات کی تائید کی بلکہ اپنے دیگر کلاس فیلو ساتھیوں مثلاً شیخ عبداللہ النجدیؒ وغیرہ کے ذاتی تجربات و مشاہدات کی باتیں بھی بیان فرمائیں

(بحوالہ کتاب: جادو کی حقیقت صفحہ 368 ناشر: مکتبہ دارالسلام لوئر مال سیکرٹریٹ لاہور)

بیٹے کی وفات پر جنات کی تعزیت

اکابر پر اعتماد

(قسط208)

مولانا مفتی محمد عاصم عبداللہ صاحب لکھتے ہیں : ایک دفعہ حضرت شیخ ابوحنیفہ عبدی رحمۃ اللہ علیہ کا چھوٹا سا بیٹا فوت ہوگیا تو انہیں بہت صدمہ پہنچا۔ اسی دوران کسی نے سورۃ آل عمران کی آیات تلاوت کیں۔ آخر تلاوت کرنے والے نے آواز دے کر کہا: اے ابوحنیفہ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ زندگی کے تمام سکھ اسی دنیا کیلئے مخصوص ہوکر رہ جائیں؟ کیا تم زیادہ شان والے ہو یا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ جن کا معصوم بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہا رہیں، دل غمگین ہے، لیکن ہمیں ایسی کوئی بات نہیں کہنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔ کیا تم اپنے بیٹے سے ایسی چیز (موت) کو دور کر سکتے تھے جو سارے عالم کیلئے لکھی جا چکی ہے؟ یا کیا تم اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوکر اس کی لکھی ہوئی تقدیر کو رد کر سکتے ہو؟ واللہ! اگر موت نہ ہوتی تو زمین بھی اتنی وسیع نہ ہوتی اور اگر دکھ نہ ہوتے تو مخلوقِ خدا کبھی عیش و عشرت کا مزہ نہ اٹھا سکتی، بلکہ زندگی کی یکسانیت سے اکتا جاتی۔ یہ سن کر حضرت شیخ ابوحنیفہ عبدی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دینے والے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟ کہنے لگا: میں تمہارے پڑوسی جنات میں سے ایک ہوں۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش صفحہ 106 ناشر: مکتبہ حمادیہ، کراچی)

اکابر پر اعتماد

تبلیغی اجتماع میں

جنات کی شرکت

(قسط209)

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو 22 اکتوبر 1967ء کے تبلیغی اجتماع کی کارگزاری دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اس دفعہ اجتماع میں جنات حضرات 700 کی تعداد میں شریک ہوئے۔ جن میں سے 216 جنات تین چلّوں کیلئے ۔ 109 جنات ایک سال کیلئے اور 110 جنات ایک چلّے کیلئے جماعتوں میں گئے ہیں۔

(بحوالہ کتاب: دعوت وتبلیغ کے ثمرات وسوانح حضرت مولانا انعام الحسن ؒ جلد 3 صفحہ 331 ناشر: مکتبہ فرید دہلی انڈیا)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

تسبیح خانے کی خدمت نے مغفرت کروادی

(قسط210)

کچھ دن پہلے میں نے خواب میں محترم توقیر حیدر صاحب (ایڈووکیٹ) کے والدِ محترم بابا شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، جن کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ دونوں تو فوت ہو چکے ہیں، ان سے پوچھنا چاہئے کہ موت کے بعد عالمِ برزخ میں ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ یہ خیال آتے ہی دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے ہجوم میں اعلان کیا گیا کہ یہ وہ بابا جی ہیں، جو لاہور کی خانقاہ تسبیح خانہ میں خدمت کیا کرتے تھے۔ یہ اعلان سنتے ہی سارے مجمع کی نظروں میں بابا شریف صاحبؒ کی عظمت اور وقار مزید بڑھ گیا۔ پھر میں اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے سوال کیا کہ آپ کی مغفرت کیسے ہوئی؟ اس نوجوان نے جواب دینے سے گریز کیا۔ میں نے بار بار منت کرنے کے انداز میں اس سے عرض کی: بھائی! اگر آپ بتادیں گے تو میں مزید لوگوں کو بتاؤں گا تاکہ ہمیں بھی مغفرت پانے میں رہنمائی ملے، جو آپ کیلئے یقیناً ایک بہت بڑا صدقہ جاریہ ہوگا۔ یہ سن کر اس نوجوان کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا جیسے لقمہ منہ میں ڈالتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ جوان تسبیح خانے میں پکنے والا لنگر کھلانے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اس چھوٹی سی خدمت کو ہمارے ہاں اتنی بڑی مقبولیت حاصل ہوئی کہ ہم نے اسے بخش دیا۔

(خادم تسبیح خانہ "ح۔م۔ق")

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

گھر میں رہنے والے جنات نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سامان چوری کرلیا

(قسط211)

مولانا مفتی محمد عاصم عبداللہ صاحب (جامعہ حمادیہ کراچی) لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو چند عجیب عورتوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ جب انہوں نے طواف مکمل کرلیا اور باب الحذابین سے نکل کر چل پڑیں تو میں بھی ان کے پیچھے ہوگیا تاکہ جان سکوں کہ یہ عجیب الخلقت خواتین کون ہیں؟ چنانچہ وادیاں اور پہاڑ طے کرتے ہوئے وہ ایک ویرانے میں جا پہنچیں، جہاں کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے تھے۔

وہ کہنے لگے: اے عبداللہ بن زبیر آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں نے کہا: میں نے کچھ عجیب خواتین کو طواف کرتے ہوئے دیکھا تو ان کی حقیقت جاننے کیلئے پیچھے پیچھے چلا آیا۔ لیکن تم لوگ کون ہو؟ کہنے لگے: ہم قومِ جنات میں سے ہیں۔ آپ کیا کھانا پسند فرمائیں گے؟ میں نے کہا: اس وقت میرا تازہ کھجور کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ حالانکہ ان دنوں پورے مکہ مکرمہ میں تازہ کھجور کا نام ونشان بھی نہیں تھا لیکن وہ لوگ میرے سامنے تازہ کھجور لے آئے۔

جب میں نے ان میں سے کھالیا تو وہ کہنے لگے: جتنی باقی بچ گئی ہیں، آپ اپنے ساتھ ہی لے جائیے۔ میں وہ کھجوریں لے کر گھر آگیا اور سوچا کہ صبح انہیں مکہ کے لوگوں کو بھی دکھاؤں گا، لہٰذا میں نے انہیں ایک ٹوکری میں بند کر کے صندوق میں رکھ دیا اور سونے کیلئے لیٹ گیا۔ واللہ! ابھی میں سونے اور جاگنے کی حالت کے درمیان ہی تھا کہ مجھے کچھ آوازیں سنائی دیں۔

ایک نے پوچھا: کھجوریں کہاں رکھی ہوئی ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: صندوق میں۔ پھر صندوق کھول کر اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: وہ اس ٹوکری میں ہیں، لیکن ہم اس ٹوکری کو نہیں کھول سکتے، کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہوئی ہے۔ پہلے جن نے کہا: اچھا پھر اس ٹوکری کو سالم ہی اٹھالو۔ چنانچہ وہ ٹوکری اٹھا کر چل دیے۔ میں نے کسی چیز پر آج تک اتنا افسوس نہیں کیا، جتنا اس بات پر کیا کہ کیسے ان جنات کو پکڑ کر انہیں دبوچ لوں، جبکہ وہ میرے گھر میں ہی تھے۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش صفحہ 170 ناشر: مکتبہ حمادیہ کراچی)

اکابر پر اعتماد

بکریوں کی شکل میں آنے والے جنات کیسے مرے؟

(قسط212)

مولانا مفتی محمد عاصم عبداللہ صاحب (رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ کراچی) لکھتے ہیں: حضرت ابوالمنذر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کی غار میں جا اترے۔ قافلے والوں نے خیال کیا کہ یہاں جنات رہتے ہیں۔

ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف آتے دیکھا تو میں نے کہا: اے ابوشمیر! تم اس پہاڑ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ کیا تم نے اس میں کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! ایک دن میں نے اپنی کمان اور تیر اٹھائے اور خوف کے مارے اس پہاڑ پہ چڑھ گیا اور پانی کے چشمے کے پاس درخت کا ایک گھر بنا کے رہنے لگا: اسی دوران ایک مرتبہ میں نے کچھ پہاڑی بکریوں کو دیکھا: جو میری طرف آرہی تھیں اور کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں۔ انہوں نے اس چشمے سے پانی پیا اور اس کے گرد بیٹھ گئیں۔

ان میں سے ایک دنبے کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری۔ جسے سن کر پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی۔ سب بکریاں اپنے سامنے کی طرف بھاگ گئیں۔ اسی وقت جنات میں سے ایک جن نے دوسرے سے کہا: تو تباہ ہو جائے، اس تیر مارنے والے کو قتل کیوں نہیں کر دیتا؟ اس نے جواب دیا: مجھ میں اس کی طاقت نہیں، کیونکہ اس نے پہاڑ پر آتے ہوئے اللہ جل شانہٗ کی پناہ مانگ لی تھی۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مطمئن ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش، صفحہ 196 ناشر: مکتبہ حمادیہ، کراچی)

اکابر پر اعتماد

ایوبیہ میں جنات کی آماجگاہ پر 4 علماء کو پانی کس نے پلایا

(قسط213) مولانا حافظ مومن خان عثمانی صاحب نے لکھا ہے: مولانا سید سلمان گیلانی صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم کچھ دوست جن میں صاحبزادہ جمیل الرحمان درخواستی، جاوید عمران پراچہ، ندیم اقبال اعوان اور میں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حاجی ناول خان صاحبؒ کی عیادت کیلئے نتھیا گلی پہنچے۔ ان سے ملنے کے بعد حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کمرے میں سو گئے۔ ہم نے سوچا کیوں نہ ایوبیہ کی سیر کر آئیں۔ چنانچہ ہم باہر نکل کر پیدل ہی چل پڑے۔ ہمیں چونکہ پہاڑی راستے پر چلنے کی عادت نہیں تھی۔ اس لیے سردی میں بھی پیاس لگ گئی۔ چنانچہ جب پیاس تیز ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ ایک بچی جگ گلاس لے کر ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی: پانی پی لو۔ ہم گھبرائے کہ یہ بچی یہاں کیسے آگئی؟ ایسا نہ ہو کہ اس پانی میں کوئی زہر کی ملاوٹ ہو اور نقصان ہو جائے۔ ہم پانی پیے بغیر ایوبیہ پہنچے۔ الیکٹرک چیئرز کی سیر کی، جس کا ٹکٹ 6 روپے فی کس تھا۔ واپسی پر اسی راستے سے جب اس جگہ پہنچے جہاں بچی پانی لے کر کھڑی تھی، اب وہاں ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، جس نے ہم سے کوئی بات نہیں کی۔ جب رہائش گاہ کے قریب پہنچے تو حضرت درخواستی علیہ الرحمہ باہر کھڑے ہماری راہ دیکھ رہے تھے۔ آنکھوں سے غصہ صاف عیاں تھا۔ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے اور سلام کیا تو حضرتؒ نے ڈانٹتے ہوئے پوچھا: کہاں گئے تھے؟ ہم نے کہا: ادھر ہی چہل قدمی کر رہے تھے۔ فرمایا: جھوٹ مت بولو! مجھے سب پتہ ہے، تم ایوبیہ کی سیر کرنے گئے تھے۔ راستے میں تمہیں پیاس لگی تھی۔ میں نے تمہارے لیے پانی بھیجا تو وہ بھی تم نے نہیں پیا۔ 6/6 روپے کی ٹکٹ خرید کر تم نے بجلی والی کرسیوں کی سیر کی۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ مجھے بتائے بغیر چلے گئے ہو؟ یہ علاقہ جنات کی آماجگاہ ہے۔ اس لیے تمہاری حفاظت کا بندوبست کرتے ہوئے اس بوڑھی اماں (جننی) کو بھیجا تھا۔ اب جاؤ اور کمرے میں آرام کرو

**(بحوالہ کتاب: اکابرین دیوبند کے واقعات وکرامات۔
ناشر: المیزان ناشران وتاجران کتب، اردو بازار لاہور)**

اکابر پر اعتماد

حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی حفاظت پر مامور جنات

مولانا سید سلمان گیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ نتھیا گلی کے سفر (قسط214) کے دوران حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ہم کمرے میں جا کر لیٹ گئے، جہاں ایک چڑا نظر آیا۔ سب حیران ہوئے کہ چڑا یہاں کیا کر رہا ہے اور کمرے میں کہاں سے آ گیا؟ جاوید پراچہ صاحب کہنے لگے کہ یہ برفانی علاقہ ہے۔ میدانی چڑیاں چڑے ادھر نہیں ہوتے، یہ چڑا نہیں، بلکہ ہماری ہماری حفاظت کیلئے حضرت درخواستیؒ کی طرف سے مامور جن ہے۔ جاوید پراچہ صاحب نے جونہی یہ بات کہی تو چڑا فوراً ان کے سر پہ آ کر بیٹھ گیا۔ وہ اچھلے تو چڑا اُڑ اُڑ کر سب کے سروں پر بیٹھنے لگا۔ اس صورتحال سے پریشان ہو کر سب نے سوچا کہ باہر جا کر بیٹھتے ہیں۔ جب ہم کمرے سے نکلے تو پانچ دوست تھے لیکن جب پہاڑی پر آ کر بیٹھے تو ایک آدمی زیادہ تھا۔

ہم نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہنے لگا: میں یہیں کا رہنے والا باشندہ ہوں۔ ہم نے کہا: تم اندر تو نہیں تھے، یہ اچانک کہاں سے آ گئے؟ پراچہ صاحب کہنے لگے: میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں، تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اللہ کی قسم تم آدمی نہیں ہو بلکہ وہی چڑے ہو۔ تمہیں مرشد حضرت درخواستیؒ کا واسطہ! ہمیں مت ڈراؤ۔ ہم نے حضرتؒ سے وعدہ کر لیا ہے کہ انہیں بتائے بغیر اب کہیں نہیں جائیں گے۔ یہ سن کر وہ آدمی اٹھا اور آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب: اکابرین دیوبند کے واقعات و کرامات، مصنف: حافظ مومن خان عثمانی، ناشر: المیزان ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور)

جنات کے علماء

اکابر پر اعتماد

صرف ونحو کس سے پڑھتے تھے؟

(قسط215)

مولانا مفتی محمد عاصم عبداللہ لکھتے ہیں کہ امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیخ ابوعمر بن العلی رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: وہ آدمی جس کا مطمح نظر دنیا ہی ہو تو وہ غرور کی رسی کو تھامے ہوئے ہے۔ میں نے ان سے اس نقش کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا: میں دوپہر کو کہیں جا رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو سنا: بس یہی گھر ہے؟ (یعنی کیا یہ مال و اسباب ہی کام آئے گا؟) میں نے جب دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا۔ میں نے پوچھا: تم انسان ہو یا جن؟ کہنے لگا: میں ایک جن ہوں۔ اس وقت سے میں نے اپنی انگوٹھی پر اس عبارت کو نقش کروالیا۔ امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام ابوالحسن بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک رات سویا تو خواب میں جنات کی ایک جماعت کو دیکھا، جو فقہ حدیث، حساب، نحو اور شعر وشاعری کا مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے کہا: کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ کہنے لگے: جی ہاں! میں نے پوچھا: تم نحو کے مسائل میں کون سے علماء کے پاس جاتے ہو؟ کہنے لگے: امام سیبویہؒ کے پاس!

(بحوالہ کتاب: سنہرے نقوش، صفحہ 180 ناشر: مکتبہ جامعہ حمادیہ، کراچی)

www.ubqari.org

حضرت امام الاولیاءؒ کو جنات نے بھولا ہوا سامان پہنچا دیا

(قسط216)

حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ 1946 کے سفر حج میں امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو وجع المفاصل کی تکلیف تھی، جس کی مالش کیلئے ایک تیل خاص طور پر تیار کیا گیا تھا۔ وہ خاص تیل لاہور سے روانگی کے وقت ساتھ لینا بھول گئے۔ سفر میں جب ضرورت پیش آئی تو وہ تیل وہاں بذریعہ جنات پہنچ گیا۔

(بحوالہ: ہفت روزہ خدام الدین 13اکتوبر 1997 بحوالہ کتاب: شیخ التفیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات ،مصنف: مولانا حاکم علی صاحب خلیفہ مجاز: حضرت مولانا عبدالمجیدؒ رحیم یار خانی۔ ناشر: مکتبہ نعمان بن ثابتؒ، اردو بازار لاہور)

اکابر پر اعتماد

شیرینی پر دَم کر کے ایصال ثواب کرنے کا ثبوت

(قسط217)

300 کتابوں کے مصنف، زبدۃ المحدثین، عمدۃ المفسرین، علامہ نواب سید محمد صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میں اگرچہ کسی کا مرید نہیں ہوں لیکن میرے آباؤ اجداد اور اساتذہ ومشائخ رحمہم اللہ اجمعین سب کے سب نقشبندی سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔ حالانکہ انہیں نقشبندی سلسلے کے علاوہ دیگر سلاسل (یعنی قادری، ہجویری، چشتی، شاذلی، سہروردی وغیرہم) کی بھی اجازت حاصل تھی۔ اس لیے میں نے اپنی کتاب میں ”ختم“ کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔ میرے والد مرحوم سید اولاد حسن، علامہ قاضی محمد شوکانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جان جاناں رحمہم اللہ اجمعین بھی نقشبندی سلسلے پر تھے الحمدللہ!

ختم کے فوائد:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ختم پڑھ کر مشائخ کی ارواح کو ایصال ثواب کرنا مجرب عمل ہے۔ جس کے طریقے درج ذیل ہیں۔

ختم خواجگان:

ختم خواجگان کا طریقہ یہ ہے کہ: سورۃ فاتحہ 7 بار، درود شریف ایک

سو بار، سورۃ الم نشرح 79 بار، سورۃ اخلاص ایک ہزار ایک بار، پھر سورۃ فاتحہ 7 بار اور درود شریف ایک سو بار پڑھ کر کسی قدر شیرینی پر دم کر کے حضراتِ مشائخ رحمہم اللہ کے ایصال ثواب کیلئے تقسیم کر دے۔

ختم قادریہ:

اس عمل کو مشائخ عظام رحمہم اللہ نے ہر مشکل کام کو آسان کرنے کیلئے مجرب قرار دیا ہے۔ اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں اور تین دن تک پڑھیں۔ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ، تیسرا کلمہ، درود شریف اور سورۃ اخلاص، ہر ایک چیز کو 111 مرتبہ پڑھ کر شیرینی پر دم کریں اور تقسیم کر دیں۔ اس عمل کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مشائخ طریقت رحمہم اللہ کی روح کو ہدیہ کر دیں۔

ایک مختصر ختم قادریہ:

دو رکعت نماز نفل پڑھیں، جس کی ہر رکعت میں سورۃ اخلاص 11 بار پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد یہ درود شریف 111 بار پڑھیں۔ پھر شیرینی پر دم کر کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ کر دیں۔

اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم

وعلیٰ اٰل محمد وبارك وسلم

(بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ 165

ناشر: اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

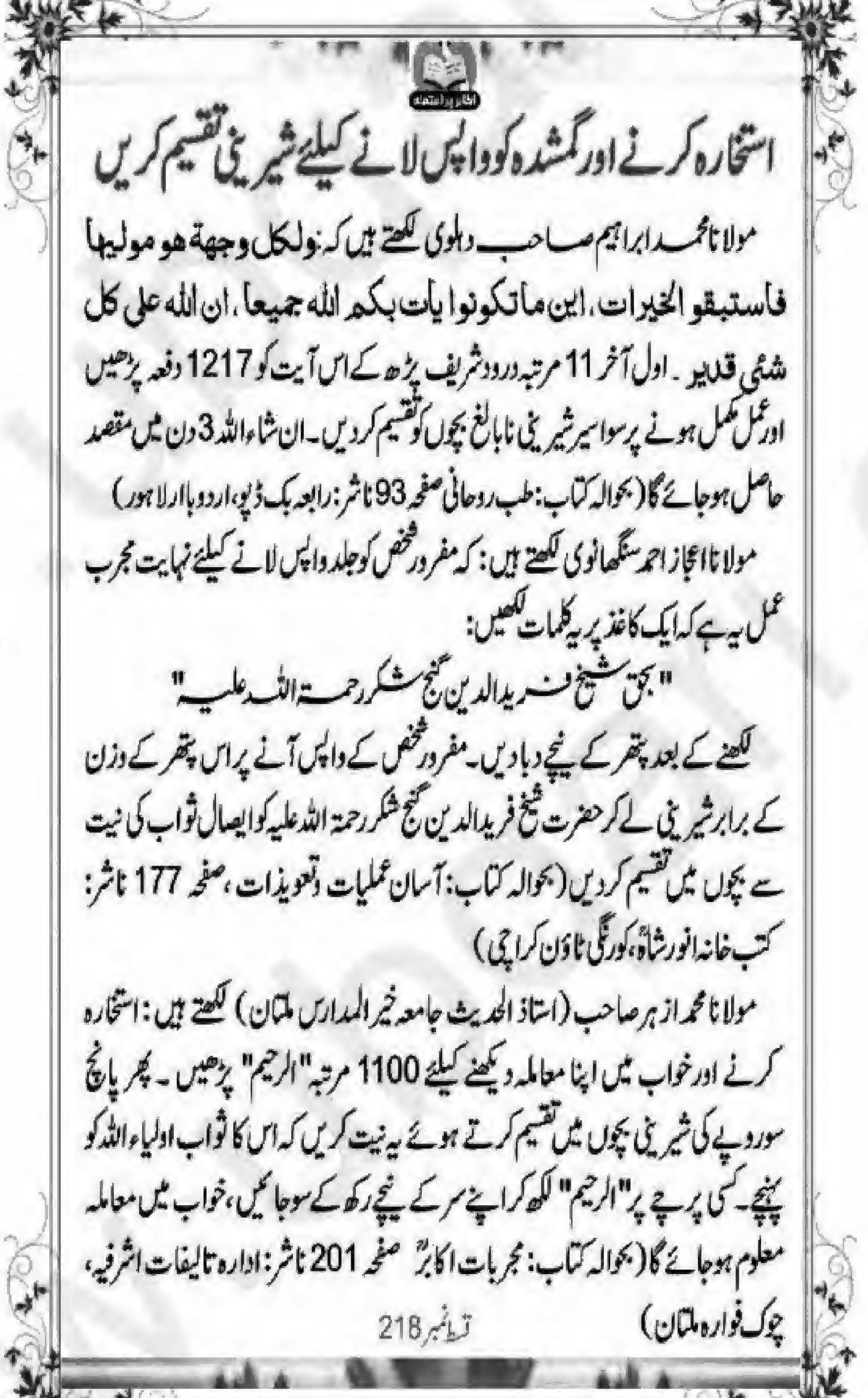

استخارہ کرنے اور گمشدہ کو واپس لانے کیلئے شیرینی تقسیم کریں

مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ: ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقو الخیرات، این ماتکونوا یات بکم اللہ جمیعا، ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ اول آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھ کے اس آیت کو 1217 دفعہ پڑھیں اور عمل مکمل ہونے پر سوا سیر شیرینی نابالغ بچوں کو تقسیم کردیں۔ ان شاءاللہ 3 دن میں مقصد حاصل ہوجائے گا (بحوالہ کتاب: طب روحانی صفحہ 93 ناشر: رابعہ بک ڈپو، اردو بازار لاہور)

مولانا اعجاز احمد سنگھانوی لکھتے ہیں: کہ مفرور شخص کو جلد واپس لانے کیلئے نہایت مجرب عمل یہ ہے کہ ایک کاغذ پر یہ کلمات لکھیں:

"بحق شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ"

لکھنے کے بعد پتھر کے نیچے دبادیں۔ مفرور شخص کے واپس آنے پر اس پتھر کے وزن کے برابر شیرینی لے کر حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال ثواب کی نیت سے بچوں میں تقسیم کردیں (بحوالہ کتاب: آسان عملیات وتعویذات، صفحہ 177 ناشر: کتب خانہ انور شاہؒ، کورنگی ٹاؤن کراچی)

مولانا محمد ازہر صاحب (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) لکھتے ہیں: استخارہ کرنے اور خواب میں اپنا معاملہ دیکھنے کیلئے 1100 مرتبہ "الرحیم" پڑھیں۔ پھر پانچ سو روپے کی شیرینی بچوں میں تقسیم کرتے ہوئے یہ نیت کریں کہ اس کا ثواب اولیاء اللہ کو پہنچے۔ کسی پرچے پر "الرحیم" لکھ کر اپنے سر کے نیچے رکھ کے سوجائیں، خواب میں معاملہ معلوم ہوجائے گا (بحوالہ کتاب: مجربات اکابرؒ صفحہ 201 ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

قسط نمبر 218

اکابر پر اعتماد

تبلیغی جماعت میں
جنات کتنے چلّے لگاتے ہیں؟

(قسط219)

حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری لکھتے ہیں کہ:

حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو سنبھل مراد آباد میں ہونے والے 1387 ھجری کے اجتماع کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا: سنبھل اجتماع میں جنات بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے چالیس جنات جماعت میں تین چلے کیلئے بھی گئے ہیں۔ ایک دن ان جنات میں سے "بدرالدجی" نامی جن نے بندہ (مولانا انعام الحسن صاحبؒ) سے بیعت ہونے پر اصرار کیا۔ لیکن میں نے اسے آپ جناب کا حوالہ دے دیا کہ آپ ہم سب کے بزرگ ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے! میں مرکز جا کر دو دن رہوں گا۔ براہ کرم اس کے متعلق تفصیل سے ارشاد فرمائیں کہ کیا کیا جائے؟

(بحوالہ کتاب: سوانح حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلد3 صفحہ 331 ناشر: فرید بک ڈپو دہلی)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

ہزاروں میل دور بیٹھی جننی کو حضرت لاہوری ؒ نے ایک پل میں حاضر کرلیا

(قسط220)

مولانا حاکم علی صاحب لکھتے ہیں: عبدالرشید زرگر نے بتایا کہ امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی مولوی محمد الیاس کے ہمراہ ایک انگوٹھی بنوانے کیلئے میری دکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں عبدالغنی آرا مشین والے کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں، انگوٹھی وہاں پہنچا دینا۔ میں حضرت ؒ کے چہرے مہرے اور شخصیت سے بے حد متاثر ہوا۔ میرے ایک دوست لال دین صاحب پر کچھ جناتی اثرات تھے۔ چنانچہ شام کو انگوٹھی پہنچانے کے وقت میں نے انہیں اپنے ساتھ لیا اور حضرت ؒ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ وہاں جاکر دوست کے متعلق ذکر کیا تو حضرت ؒ نے تفصیل پوچھے بغیر مختصر سا مراقبہ فرمایا اور اس (جناتی) چیز کو حاضر کرلیا۔ پھر فرمایا: لو بھئی! تمہاری ساتھی (جننی) حاضر ہوگئی ہے اور کہہ رہی ہے کہ میں ہزاروں میل دور بیٹھی تلاوت میں مصروف تھی، حضرت ؒ نے مجھے وہاں سے حکماً اٹھایا اور ایک لمحے کی مہلت بھی نہیں دی۔ میں کھچی ہوئی یہاں چلی آئی اور حضرت ؒ کے پیچھے کھڑی ہوگئی، کیونکہ سامنے کھڑے ہونے کی جرات نہیں ہے

(بحوالہ کتاب: حضرت لاہوری ؒ کے حیرت انگیز واقعات صفحہ 446 ناشر: مکتبہ نعمان بن ثابت ؓ اردو بازار لاہور)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو

اکابر پر اعتماد

ڈرانے والا جن

(قسط 221)

حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں: رات کا پچھلا پہر تھا، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں مصروف عبادت تھے کہ اچانک انہیں مسجد کے ستون پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسی دوران ایک بڑا سانپ ان کے سامنے پھن لہرانے لگا۔ انہوں نے بلا کسی خوف کے سانپ کو ہاتھ سے ہٹا دیا اور سجدے میں چلے گئے۔ پھر جب التحیات میں بیٹھے تو سانپ ان کی ران سے ہوتا ہوا گردن سے لپٹ گیا۔ مگر جب انہوں نے سلام پھیرا تو سانپ وہاں موجود ہی نہ تھا۔ اگلے دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک اور انوکھا واقعہ پیش آیا۔ وہ مسجد کے ایک قریبی میدان سے گزر رہے تھے کہ انہیں ایسا شخص نظر آیا، جس کی آنکھیں بلی سے ملتی جلتی تھیں۔ البتہ غیر معمولی طور پر اس کا قد بہت لمبا تھا۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ واقعی کوئی جن ہے۔ چنانچہ وہ شخص کہنے لگا: میں سچ مچ ایک جن ہوں، کل آپ نے مجھے سانپ کے روپ میں دیکھا تھا۔ میں نے آج تک متعدد بزرگوں کو آزمایا مگر آپؒ کی طرح کوئی بھی ثابت قدم نہ نکلا۔ کچھ بزرگ تو مجھے دیکھ کر سخت گھبرا گئے اور بعض دلی طور پر خوف زدہ ہوئے، مگر آپ واحد ہستی ہیں، جن کا ظاہر و باطن ایک جیسا رہا۔ اس کے بعد اس جن نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کرا دیں تو انہوں نے اس کی بات مان لی۔

(بحوالہ کتاب: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت پیران پیر، صفحہ نمبر 216 ناشر: مجبوب بک ڈپو، اتر پردیش انڈیا)

قاتل جنات پر تلاوت قرآن کا اثر

اکابر پر اعتماد

(قسط222)

مشہور مورخ ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ جب میں جزائر مالدیپ گیا تو وہاں کے ثقہ لوگوں (یعنی فقیہ عیسی یمنی، معلم علی اور قاضی عبداللہ وغیرہ رحمہم اللہ) نے مجھے بتایا کہ یہاں کے لوگ پہلے بت پرست تھے اور ہر ماہ سمندر کی طرف سے ایک جن آتا تھا، جس کی شکل ایسی وتی تھی جیسے کوئی جہاز ہو اور اس میں قندیلیں لگی ہوئی ہوں۔ ان لوگوں کا دستور تھا کہ جس وقت اس کو دیکھتے، اسی وقت ایک کنواری عورت کو زیور سے آراستہ کر کے سمندر کے کنارے بت خانے میں چھوڑ آتے۔ صبح جب آ کر دیکھتے تو اسے مردہ پاتے۔ ہر مہینے آپس میں قرعہ ڈالتے اور جس کی باری ہوتی وہ اپنی بیٹی کو وہاں بٹھا کر آ جاتا۔ ایک دفعہ اس جزیرے میں ایک مسلمان شیخ ابوالبرکات بربریؒ بطور مسافر آئے اور ایک بڑھیا کے گھر قیام کیا۔ وہ حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ سب گھر والے اداس ہو کر رو رہے ہیں۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو سارا قصہ سنا دیا گیا کہ آج بڑھیا کے نام قرعہ نکلا ہے۔ اس بے چاری کی اکلوتی بیٹی ہے، جسے جن مار ڈالے گا۔ شیخ ابوالبرکاتؒ نے فرمایا: تم فکر مت کرو، تمہاری بیٹی کے بدلے میں وہاں جاؤں گا۔ سب لوگ انہیں بت خانے میں چھوڑ آئے۔ انہوں نے وضو کیا اور تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ جب جن ظاہر ہوا تو اس نے تلاوت قرآن کی آواز سنی۔ مگر اندر داخل نہ ہو سکا۔ واپس سمندر میں چلا گیا۔ صبح جب بڑھیا اور دوسرے لوگ ان کی لاش لینے بت خانے پہنچے تو دیکھا کہ وہ تلاوت میں ہی مشغول ہیں اور زندہ ہیں۔ چنانچہ انہیں بادشاہ شنورازہ کے پاس لے جا کر پورا حال سنایا۔ بادشا بہت حیران ہوا۔ شیخ ابوالبرکاتؒ نے بادشاہ کو مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ بادشاہ نے کہا: ابھی تم ایک مہینے اور صبر کرو۔ اگر آئندہ مہینے بھی جن تمہارا مقابلہ نہ کر سکا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ ابھی پورا مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ بادشاہ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی اور وہ اپنے پورے خاندان اور وزیروں سمیت مسلمان ہو گیا۔ جب مہینہ پورا ہوا تو شیخ ابوالبرکاتؒ کو اسی بت خانے میں چھوڑ آئے اور وہ پوری رات تلاوت میں مشغول رہے۔ صبح بادشاہ اور عوام بت خانے پہنچے تو انہیں اسی حالت میں زندہ پایا۔ پس اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام بت خانے توڑ دیے جائیں۔ لہذا جزیرے کے تمام باشندے مسلمان ہو گئے۔

(بحوالہ کتاب: سفرنامہ ابن بطوطہ صفحہ نمبر 301
مترجم: مولانا محمد حسین صاحبؒ، ناشر: الحمد پبلی کیشنز، پرانی انارکلی لاہور)

حضرت شیخ التفسیرؒ کی ناراضگی پر جنات کا پورا قبیلہ معافی مانگنے آگیا

(قسط223)

زمانے میں کہیں علوم وفنون کے ماہرین گزرے اور کہیں روحانیت و ولایت کے سرتاج، لیکن ایک شخصیت ایسی بھی تھی جو بیک وقت علم و عرفان، رموز قرآن و حدیث سے آگاہی کے ساتھ علم و فضل، اخلاق و اخلاص، تقوی و پرہیزگاری میں بھی بے مثال تھی۔ ان کا اسم گرامی سیدالعارفین، امام المفسرین حجۃ اللہ فی الارض الشیخ مولانا محمد عبداللہ بہلوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کے علم و فضل سے سے جہاں انسان سیراب ہوئے، وہاں وہ مخلوق بھی بھرپور نفع اٹھاتی رہی جو عام انسانی نگاہوں سے اوجھل ہے اور اسے "جنات" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں جنات سے متعلق بے شمار واقعات رونما ہوتے رہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ بارشوں کے موسم میں بادلوں کی گہرائی نے آسمان کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بدل دیا۔

بہلی شریف جو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مسکن تھا، وہاں کے لوگ ضرورت کی اشیاء خریدنے کیلئے قریبی قصبے غازی پور میں جاتے۔ اس وقت بھی انہیں دیا جلانے کیلئے تیل کی ضرورت تھی۔ موسم ناہموار، ہر طرف ویرانہ اور بادلوں کی کڑک، رات کا وقت، پریشانی تھی کہ کس

طرح تیل لا کر دیا جلایا جا سکے اور معمولات کا تعطل دور ہو۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ کوئی ہمت کر کے قصبہ غازی پور جائے اور مٹی کا تیل لائے۔ یہ حکم فرما کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ تو گھر کی طرف چل پڑے لیکن ایک طالب علم اٹھا، لمحے بھر میں تیل کا پورا کنستر اٹھایا اور مدرسہ میں پہنچا دیا۔ یہ طالب دراصل جناتی مخلوق میں سے تھا۔

جب اس بات کی اطلاع شیخ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی تو شیخؒ اسی وقت جلالی تمتماہٹ سے تشریف لائے اور فرمایا: تم نے عہد دیا تھا کہ تم کوئی ایسا کام نہیں کرو گے جس سے تمھاری اصلیت افشاں ہوجائے اور دیگر طالبان علم و معرفت خوف زدہ ہوں۔ تم نے عہد توڑ دیا ہے، لہٰذا اب مدرسے میں رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ بے چارہ بہت منت سماجت کرتا رہا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلسل انکار پر جنات کے پورے قبیلے اور سردار کو لے آیا۔

چنانچہ معافی ملنے کے بعد مدرسہ کا داخلہ تو مل گیا، مگر اسے دیگر طلباء سے اوجھل کر دیا گیا۔ جس کا قلق اس کو ہمیشہ رہا۔ اسکے قبیلے کے تمام جنات شیخ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور ہمیشہ کیلئے دیگر طلباء و سالکین سے اوجھل رہنا کا پکا عہد دیا۔

(منجانب۔ مفتی حسین احمد بہلوی مدظلہٗ
شعبہ نشر و اشاعت خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ مجددیہ شجاع آباد)

اکابر پر اعتماد

علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کی طرف سے دعوتِ عام

(قسط224)

قارئین! آج ہم آپ کو مولانا قمر عثمانی صاحب (سابق مدرس دار العلوم دیوبند، انڈیا) کی زبانی ایک ایسی ہستی کا واقعہ سناتے ہیں، جو اپنے وقت کے علامہ لاہوتی پراسراری تھے اور جنات کے ساتھ معاملات کیا کرتے تھے۔ مولانا قمر عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ منادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد شیخ ولی العراقی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جنات کو کھلے میدان میں پڑھایا کرتے تھے۔ وہ ایسی بارعب جگہ تھی، جہاں کسی کو بھی جانے کی ہمت نہ پڑتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شادی بھی قومِ جنات ہی میں کروائی ہوئی تھی۔ چنانچہ ہر سال میں ایک مرتبہ جب اپنی فصل کاٹتے تو قوم جنات کیلئے مہمان نوازی کا انتظام فرماتے۔ جس میں جنات کی بہت بڑی تعداد شریک ہوتی۔ یہ سارا انتظام اسی کھلے میدان کے پاس موجود ایک بڑے گھر میں ہوتا، لیکن صبح ہونے پر وہاں کسی قسم کی دعوت کا کوئی نام ونشان نہ ملتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والے قوم جنات کے ساتھ آپؒ کی گفتگو اور ان کے سوال و جواب سنتے۔ اہل خانہ میں سبھی حضرات ان باتوں سے واقف تھے۔

(بحوالہ کتاب: مبارک تذکرے صفحہ 172
ناشر: محبوب بک ڈپو، اترپردیش انڈیا)

اکابر پر اعتماد

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے 7 خوش نصیب جنات

(قسط225)

عبقری میں شائع ہونے والے جنات کے متعلق واقعات کا ہمارے اکابر کی زندگی میں کیا ثبوت ہے، آیئے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آج ایک اور واقعہ قارئین کے پیش خدمت ہے۔ حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب (سابق مدرس دارالعلوم ، انڈیا) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ ایک شخص ان کی شہرت کا چرچہ سن کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا: دنیاوی شان وشوکت رکھنے والا شخص اللہ کا ولی کیسے ہوسکتا ہے؟ اور مایوس ہوکر واپس چل پڑا۔

راستے میں ایک عورت کو روتے ہوئے دیکھا تو ازراہِ ہمدردی اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔ کہنے لگی: بیٹا میں ایک بیوہ عورت ہوں اور میری ایک ہی بیٹی ہے، جس کی دودن کے بعد شادی ہے، مگر اس پر کوئی ظالم جن مسلط ہوگیا ہے۔ سوچتی ہوں کہ بیٹی کو اس سے نجات کیسے ملے گی؟ (قارئین! اب جو لوگ عبقری میگزین میں ایسے واقعات پڑھ کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بھلا انسانوں کو جنات کیسے چمٹ سکتے ہیں؟ ان کیلئے یہ واقعہ ایک روشن مثال ہے) بہرحال وہ شخص کچھ دم درود جانتا تھا تو کہنے لگا: اماں جی! آپ پریشان نہ ہوں ، میں آپ کی بیٹی کا علاج

www.ubqari.org

کروں گا۔ چنانچہ جب وہ اس عورت کے ساتھ گھر پہنچا تو اس کی بیٹی عجیب وغریب حرکتیں کر رہی تھی۔ اس شخص نے اس پر دم کیا تو جن حاضر ہو گیا اور کہنے لگا: میں ان 7 جنات میں سے ہوں جنہوں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پہ اسلام قبول کیا تھا۔

آج ہم ساتوں جنات حضرت شیخ ابوالفضلؒ کے پیچھے نماز پڑھنے حاضر ہوئے ہیں، جن سے تم بدگمان ہو کر واپس جا رہے ہو۔ ہم جب یہاں سے گزر رہے تھے تو اس لڑکی نے گندگی پھینکی جو مجھ پر گری اور میں گندگی میں لتھڑ گیا۔ میرے باقی 6 ساتھی تو نماز میں شریک ہونے چلے گئے مگر میں محروم رہ گیا، اس لیے مجھے اس پر غصہ آیا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ اب مجھے تم پر بھی غصہ ہے کہ تم اس ولی اللہ کے بارے بدگمانی کرتے ہو؟ جن کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے ہم اتنی دور سے آئے ہیں؟ وہ شخص کہنے لگا: میں توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ان کے متعلق دل میں برا خیال نہیں لاؤں گا مگر تم بھی اس لڑکی پر شفقت کرتے ہوئے اسے معاف کر دو۔ چنانچہ وہ جن چلا گیا اور لڑکی صحت یاب ہو گئی۔ پس جب وہ شخص حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس پہنچا تو انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: سبحان اللہ! تمہیں جب تک ایک جن سے گواہی نہ مل گئی، ہمارے متعلق یقین ہی نہ آیا؟

(بحوالہ کتاب: مبارک تذکرے، صفحہ 178
ناشر: محبوب بک ڈپو، یوپی انڈیا)

بچے کے پیشاب سے بچھو کے کاٹے کا علاج

اکابر پر اعتماد

(قسط226)

قارئین! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبقری میگزین میں ایسے ٹوٹکے اور ایسے وظیفے دیے جاتے ہیں، جن کا قرآن و حدیث میں ثبوت نہیں ملتا، حالانکہ اگر ذراسی عقلمندی سے کام لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چاہے کوئی ٹوٹکہ ہو یا وظیفہ۔۔۔ عبقری میں اسے خودساختہ بنایا نہیں جاتا، بلکہ صرف بتایا جاتا ہے۔ جیسا کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ: جب ہم نے اپنی رہائش **دارالعلوم کراچی** میں منتقل کی تو اس وقت دونوں بلاکوں کے درمیان تقریباً سو گز کا فاصلہ تھا جو تمام تر ریت کے ٹیلوں اور جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان ٹیلوں میں **سانپ**، **بچھو**، گرگٹ، گوہ، سانڈے، سیہہ اور نہ جانے مزید کتنی قسم کے حشرات الارض رہتے تھے، جو دن کے وقت تو ہم سے ڈرتے تھے مگر رات ہوتے ہی ہم ان سے ڈرا کرتے۔ خاص طور پر عشاء کی نماز کے وقت کسی نہ کسی طالب علم کے پاؤں پر بچھو ضرور کاٹتا اور بچے کے چیخنے کی آواز آتی۔ اس وقت آس پاس نہ تو کوئی ڈاکٹر تھا، نہ ہسپتال۔ لہٰذا علاج کے مختلف دیسی طریقے آزمائے جاتے (قارئین! اب ذرا غور کیجئے گا کہ اس زمانے میں ہمارے اکابر کے آزمائے ہوئے ٹوٹکے آج عبقری میگزین لوگوں کو بتا رہا ہے، چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہٗ لکھتے ہیں) کسی نے بتایا کہ اگر بچھو کو مار کے تیل میں ڈال دیا جائے تو اس تیل سے بچھو کے ڈسنے کا علاج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ علاج کئی طلبہ پر آزمایا گیا اور کچھ مفید بھی ثابت ہوا۔ لیکن آخر میں **جو علاج** سب سے زیادہ مقبول ہوا، وہ یہ تھا کہ جس جگہ بچھو نے کاٹا ہو، اس جگہ کسی بچے سے **دھار کے ساتھ پیشاب** کروایا جائے۔ چنانچہ جونہی کسی کو بچھو کاٹتا تو کسی بچے کو پکڑ کر اسے پیشاب کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(بحوالہ: ماہنامہ البلاغ مارچ 2019ء صفحہ 19 ناشر: جامعہ دارالعلوم کراچی)

لہٰذا اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کیا عبقری خودساختہ ٹوٹکے اور وظائف بتا رہا ہے یا لوگوں کو اکابرؒ کی آزمودہ ترتیب پر لا رہا ہے؟

اکابر پر اعتماد

عبقری تسبیح خانے میں خواتین کے اجتماع کا ثبوت

(قسط 227)

محترم قارئین! کچھ لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے تسبیح خانے کے مختلف معمولات پر شک وشبے کا اظہار کرتے ہیں، حالانکہ اللہ جل شانہٗ کے فضل سے تسبیح خانے کے ہر عمل کے پیچھے قرآن وسنت کی دلیل اور صحابہ وتابعین وفقہاء ومحدثین رحمہم اللہ اجمعین یعنی تمام اکابر واسلاف سے ثبوت موجود ہے۔ اسی شک میں مبتلاء کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبقری تسبیح خانے میں جو ہر جمعرات خواتین کیلئے الگ درس کا انتظام ہوتا ہے، اس کا شریعت میں کیا ثبوت ہے؟ قارئین! دور جانے اور زیادہ دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں،،، ایسی مجالس جہاں قال اللہ وقال الرسول ﷺ کا بیان ہو، ایسی محافل جہاں عشق مصطفیٰ ﷺ سکھایا جاتا ہو اور ایسی جگہیں جہاں آل رسول واصحابِ رسول ﷺ کی ترتیبِ زندگی کی طرف واپس لوٹنے کی دعوت دی جاتی ہو، بھلا کون کم نصیب ہوگا، جو ان پر اعتراض کرے گا؟ ابھی حال ہی میں 25 نومبر 2018ء کو جامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں خواتین کیلئے ایک علمی تربیتی اور اصلاحی اجتماع کا باپردہ انعقاد کیا گیا، جس میں خواتین کا ذوق وشوق دیدنی تھا۔ اجتماع کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی تمام نشست گاہیں پُر ہو چکی تھیں۔ اس اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا، پھر نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد محترم مدیر جامعہ جناب مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب کا اجتماع گاہ سے الگ بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے بیان ہوا۔ انہوں نے دیگر اہم باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ خواتین اپنے آپ کو اکیلی نہ سمجھیں، بلکہ عورت

www.ubqari.org

کی مثال ایک گھنے درخت جیسی ہے اور آنے والی نسلیں اسی درخت کی شاخیں ہیں۔ اگر وہ اپنے گھر اور اولاد کی تربیت شریعت کی روشنی میں کریں گی تو معاشرہ امن وایمان کا گہوارہ بن جائے گا۔

(بحوالہ: ماہنامہ علم وعمل لاہور صفحہ 27 ایڈیٹر: مولانا محمد عتیق الرحمان صاحب، ناشر: جامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، گجو متہ لاہور)

محترم قارئین! آپ جانتے ہوں گے کہ عبقری تسبیح خانے میں بھی اسی ترتیب پر عمل کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ علیحدہ بلڈنگ میں تشریف فرما ہو کر اسپیکر کے ذریعے خواتین سے خطاب فرماتے ہیں۔ بھلا جن کی تربیت کی برکت سے لاکھوں خواتین کو ایمان اعمال والی زندگی نصیب ہو رہی ہے، ان کے متعلق دل میں شک وشبہ لانا کیا معنی رکھتا ہے؟

اکابر پر اعتماد

صحابی جن رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بلاوا

(قسط228)

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ شریف میں حاضر تھے۔ اسی دوران جنات کا وفد آیا اور عرض کی: ہم ملک شام سے آئے ہیں، ہمیں ہمارے سردار نے بھیجا ہے کہ میرے بیٹے کا نکاح آپ تشریف لا کر پڑھا دیجئے۔ یہ سن کر حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نہیں جاؤں گا، کیونکہ نکاح پڑھانے کی خاطر میں حرم شریف کی نماز نہیں چھوڑ سکتا۔ جنات واپس چلے گئے، لیکن کچھ دیر بعد پھر حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: ہمارے سردار صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو جا کر میرا نام بتاؤ، پھر نکاح پڑھانے کی درخواست کرو۔ صحابی جن رضی اللہ عنہ کا پیغام سنتے ہی حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ یکدم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: پھر تو یہ غلام حاضر ہے۔ آؤ چلیں!

(منجانب: مفتی حسین احمد بہلوی مدظلہٗ شعبہ نشر و اشاعت
خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ مجددیہ شجاع آباد)

www.ubqari.org

یہ دعا پڑھ لو۔۔۔اندھے ہونے سے بچ جاؤ گے

محترم قارئین! کچھ لوگ عبقری وظائف کے متعلق کہتے ہیں کہ فلاں قرآنی آیت یا فلاں مسنون دعا کا جو فائدہ عبقری میں بتایا گیا ہے، کیا یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ حالانکہ ایسے کم علم حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن وحدیث کے وسیع سمندر میں جتنے بھی موتی موجود ہیں، وہ سب کے سب دنیا آخرت کی پریشانیوں کے حل کیلئے کارآمد ہیں۔ دراصل ہمارے اکابرؒ علماء ومشائخ کو یہ شان حاصل رہی ہے کہ وہ اپنی مومنانہ فراست یعنی بصیرت باطنی کی برکت سے جان لیا کرتے تھے کہ فلاں آیت فلاں مقصد کیلئے اور فلاں دعا فلاں مسئلے کیلئے بھی استعمال ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل واقعے میں صبح وشام پڑھی جانے والی ایک مسنون دعا کو آنکھوں کے امراض کیلئے فائدہ مند بتایا گیا ہے۔

حضرت مولانا قاری محمد اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ: جناب محمد اجمل خان (موسیٰ زئی شریف) نے حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنی والدہ کی آنکھوں میں تکلیف کی شکایت کی تو آپؒ نے فرمایا: میرے والد حضرت خواجہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عرصے تک آنکھوں میں تکلیف رہی، جس کا ذکر انہوں نے اپنے شیخ خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ مسنون دعا 7 مرتبہ مع اول آخر درود شریف 3 مرتبہ پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر دم کرکے آنکھوں پہ پھیر لیا کرو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۤءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

خان جی! تم بھی یہی وظیفہ پڑھ کے اپنی والدہ صاحبہ کی آنکھوں پر پھیرا کرو، اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی عطا فرمائیں گے۔ لہٰذا اجمل خان صاحب کا کہنا ہے کہ چند دن یہ عمل کرنے سے میری والدہ کی تکلیف جاتی رہی (**بحوالہ کتاب: تحفہ نقشبندیہ صفحہ 331 ناشر: خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ پُل پکا قلعہ موڑ کھنڈا**)

قارئین! اگر کسی کو مسنون دعا کی برکت سے آنکھوں کے امراض سے چھٹکارا مل جائے تو اس میں کم علم لوگوں کو کیا اعتراض ہے؟ دوسرا یہ کہ جو لوگ عبقری کے وظائف کو من گھڑت کہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اکابر واسلافؒ میں سے کوئی ایک عالم دین یا پیرومرشد ایسے ثابت کریں جو عبقری کی طرح کے وظائف نہ دیتے ہوں!!! بھلا کیا وہ سب کے سب (نعوذ باللہ) خود ساختہ وظائف کے سہارے زندگی گزار گئے؟ خدارا کچھ تو ہوش کے ناخن لیں!

حضرت بہلویؒ اپنے مہمان کو جنات کے ذریعے بلواتے

قارئین! عبقری میں شائع ہونے والے جنات کے واقعات اگر خود ساختہ اور من گھڑت کہانیاں ہیں تو پھر ہمارے اکابر و اسلافؒ کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات کیا تھے؟

حضرت مفتی حسین احمد بہلوی مدظلہٗ (خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ مجددیہ، شجاع آباد) فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ جب بستی بہلی شریف میں موجود تھے، اس وقت وہاں زیادہ سواریاں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ لوگ زیادہ تر پیدل ہی آیا جایا کرتے تھے۔ ایک رات حضرتؒ کے عقیدت مند ایک اللہ والے آندھی اور بارش کے باوجود پیدل سفر کرتے ہوئے خانقاہ کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ بھی کچا تھا۔ اچانک ایک مخلوق (جنات) سامنے آگئی تو وہ ڈر گئے اس مخلوق نے کہا: ڈرو نہیں! ہم حضرت بہلویؒ کے خادم ہیں اور آپ کو لینے آئے ہیں، آئیں ہمارے ساتھ چلیں (قارئین! غور فرمائیں! یہ کیفیت بالکل وہی کی وہی ہے جو عبقری کے ہر دلعزیز کالم "جنات کا پیدائشی دوست" میں بیان کی جاتی ہے) وہ صاحب بعد میں بتانے لگے کہ جب میں ان کے ساتھ جا رہا تھا تو مجھ پر بارش اور آندھی کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ جب خانقاہ میں پہنچا تو حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے صحن میں موجود تھے اور اپنے ہاتھ مبارک میں گڑ لیے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے: سردی ہے یہ کھا لو، میرے فقیروں نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا؟ پھر حکم فرمایا کہ جا کر سو جاؤ اور خود نمازِ تہجد میں مشغول ہو گئے۔ بندہ (مفتی حسین احمد بہلوی) نے یہ واقعہ مسجد نبوی شریف میں ایک بزرگ سے سنا اور حضرت والد ماجد مدظلہٗ سے بھی یہی واقعہ کئی مرتبہ سن چکا ہوں (منجانب: شعبہ نشر و اشاعت خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ مجددیہ، شجاع آباد)

(قسط نمبر 230)

اکابر پر اعتماد

اکابر پر اعتماد

عرب میں وہ کون سا آدمی ہے جو جادو کے ذریعے لوگوں کو غلام بنالیتا تھا؟

دار العلوم دیوبند انڈیا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب لکھتے ہیں: عرب کے شہر تریم میں ایک پردیسی عامل آیا جو جنات سے کام لیا کرتا تھا۔ جو لوگ اس کی باتوں کو اہمیت نہ دیتے وہ انہیں اپنے جنات کے ذریعے تکلیف پہنچایا کرتا۔ اس لیے دنیا دار لوگ اس کے ہاں آنے جانے لگے۔ مدینہ منورہ میں حضرت سید علوی رحمۃ اللہ علیہ نامی ایک بزرگ تھے جن کی شہرت کا چرچہ کالے جادوگر تک پہنچا تو اس نے انہیں اپنے ہاں طلب کرنے کے سو جتن کیے مگر ناکام رہا۔ ایک دن اس نے کئی لوگوں کی موجودگی میں حضرت شیخؒ کو برا بھلا کہا، تو اسی مجلس میں موجود ایک شخص عیسیٰ بن حرم نے اٹھ کر اس جادوگر کے منہ پر تھپڑ دے مارا اور کہا: ہم جن کے سامنے بولنے کی جرات نہیں کر سکتے، تجھ جیسا خبیث آدمی ان کو گالی دیتا ہے؟ چنانچہ بعد میں عیسیٰ بن حرم کو خوف محسوس ہوا کہ میں نے جو کالے جادوگر کو تھپڑ مارا ہے، کہیں اس کا بدلہ وہ جنات کے ذریعے نہ لے۔ لہٰذا وہ حضرت شیخ سید علویؒ کی خدمت میں مدینہ منورہ جا پہنچا، جو اس وقت مسجد نبوی شریفؐ میں نوافل ادا کر رہے تھے۔ اس نے ساری بات ان کے گوش گزار کی تو انہوں نے فرمایا: ان شاء اللہ وہ جادوگر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ تم آزادی سے زندگی بسر کرو۔ لیکن عیسیٰ بن حرم کا دل مطمئن نہ ہوا تو اس کے دل کا خوف بھانپتے ہوئے شیخ علویؒ اٹھے اور ایک دروازے کی طرف گئے۔ اسے ہلایا تو وہاں سے پرندے جیسی ایک آواز آئی۔ پھر دوسرے دروازے کی طرف گئے، وہاں سے بھی یہی آواز آئی۔ واپس آکر فرمانے لگے: وہ جادوگر اپنے دو جنات کے ذریعے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا تھا، میں نے انہیں قتل کر دیا ہے۔ لہٰذا اب مطمئن ہو جاؤ۔ یہ سن کر عیسیٰ بن عمر کا دل خوش ہو گیا اور اس نے باقی لوگوں کو بھی جا کر یہ واقعہ سنایا۔ کالے جادوگر کو جب اپنے جنات کی ہلاکت کا پتہ چلا تو وہ شہر چھوڑ کر ہی بھاگ گیا (بحوالہ کتاب: مبارک تذکرے، صفحہ 170 ناشر: محبوب بک ڈپو، یوپی انڈیا)

قسط نمبر 231

اکابر پر اعتماد

ایسی دعا، جسے پڑھنے سے سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا کی تنگ دستی ختم ہوجاتی تھی

(قسط232)

محترم قارئین! عبقری تسبیح خانے میں شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ شبِ جمعہ کے درس کے اختتام پر تسبیح خانے میں آئی ہوئی دکھی اور پریشان حال مخلوقِ خدا کی مشکلات کو حل کروانے کیلئے اپنی دعاؤں کا آغاز اکثر ان کلمات سے کرتے ہیں(یا اول الاولین ،یا آخر الآخرین ، یاذالقوۃ المتین، یاراحم المساکین، یاارحم الراحمین) آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابرؒ کے ہاں ان کلمات کو کیا مقام حاصل ہے؟

مولانا محمد یونس پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک دفعہ فاقہ آیا تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ لو تو اچھا ہے۔ چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں گئیں اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرشتوں کا کھانا تو لا الہ الا اللہ، الحمدللہ اور سبحان اللہ کہنا ہے، ہمارا کھانا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھرانے میں سے کسی بھی گھر میں تیس دن سے آگ نہیں جلی ۔ ہمارے پاس چند بکریاں آئی ہیں ، اگر تم چاہو تو 5

بکریاں تمہیں دے دیتا ہوں اور اگر چاہو تو وہ 5 کلمات سکھا دوں جو حضرت جبریلؑ نے مجھے سکھائے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: نہیں مجھے وہی کلمات سکھا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہا کرو!

یا اول الاولین، و یا آخر الآخرین، و یاذالقوۃ المتین، و

یا راحم المساکین، یا ارحم الراحمین

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو انہوں نے پوچھا: کیا ہوا؟ فرمایا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دنیا لینے گئی تھی، لیکن وہاں سے آخرت لے کر آئی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو یہ دن تمہارا سب سے بہترین دن ہے

(بحوالہ کتاب: حیاۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 56 حوالہ نمبر 2:
بکھرے موتی صفحہ نمبر 44 ناشر: بلسم پبلشرز اردو بازار لاہور)

محترمہ ام مہدیہ لکھتی ہیں کہ اگر معاشی تنگی ہو اور فقر کا خوف ہو تو درج ذیل دعا کا اہتمام کیجئے، فقر اور تنگدستی دور ہو جائے گی:

یا اول الاولین، و یا آخر الآخرین، و یاذالقوۃ المتین

و یا راحم المساکین، یا ارحم الراحمین

(طبرانی باب الدعاء حدیث نمبر 1047 بحوالہ: ماہنامہ علم و عمل
فروری 2019ء صفحہ 27 جامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کاہنہ نو لاہور)

قارئین! یاد رہے کہ سندھ کے مشہور بزرگ مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف والوں کے خلیفہ مولانا سائیں عبدالجبار صاحب مدظلہٗ (سکھر) نے حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ کو سلسلہ قادریہ کی خلافت دیتے ہوئے اسی وظیفے کی خاص اجازت عنایت فرمائی تھی۔

جنات کا استاد بننے پر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی طرف سے مبارکباد

اکابر پر اعتماد

(قسط223)

قارئین! عبقری میگزین میں جنات کے واقعات شائع ہونے پر کچھ لوگوں کی طبیعت میں گرانی محسوس ہونا شروع ہوجاتی ہے، جبکہ ہمارے اکابر واسلافؒ کا یہ مزاج تھا کہ جنات سے تعلقات کو مبارک خیال کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ دارالعلوم دیوبند کے اولین شیخ الحدیث سید احمد حسن امروہوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کے پوتے مولانا پروفیسر ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی لکھتے ہیں: میرے دادا حضرت مولانا سید احمد حسن امروہوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امروہہ شہر میں یہ بات عام طور پر مشہور تھی کہ جب وہ درس حدیث ارشاد فرماتے تو اس میں جنات بھی شریک ہوتے تھے۔ اس بات کی تصدیق میرے والد مولانا حافظ سید محمد رضوی اور خود میرے دادا مولانا سید احمد حسن رحمہا اللہ کی ہے۔ چنانچہ جب میرے داداؒ نے اپنے استاد قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مبارک ہو میر احمد حسن! تمہارے درس میں جنات شریک ہوتے ہیں۔ لہٰذا علمائے دیوبند میں میرے داداؒ کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ ان کے درس حدیث میں جنات بھی شریک ہوتے تھے۔ **(بحوالہ کتاب: شیخ الحدیث اول دارالعلوم دیوبند، سید العلماء حضرت مولانا احمد حسن محدث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وآثار، صفحہ 386 ناشر: مکتبہ رشیدیہ، نزد مقدس مسجد اردو بازار، کراچی)**

قارئین! درج بالا واقعے پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جنات سے ملاقاتیں اور تعلقات ایسی لازوال حقیقت ہے، جس کا تذکرہ سامنے آتے ہی بڑے بڑے اکابر علماء سر تسلیم خم کر دیتے تھے مگر افسوس! آج ہم قرآن وسنت اور اپنے اکابرؒ کی ترتیب سے اتنا دور ہوگئے کہ خود صراط مستقیم پر چلنے والوں ہی کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

اکابر پر اعتماد

یہ کام کرنے سے کم وقت میں زیادہ سفر طے ہوتا ہے

(قسط234)

قارئین! عبقری میں دیے گئے کالم" جنات کا پیدائشی دوست" میں بعض اوقات تھوڑے وقت میں زیادہ فاصلہ طے کرنے کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ دراصل ایک کرامت ہے جو ہمارے اکابر واسلاف اولیائے کرامؒ کو حاصل رہی ہے۔ آیئے آج ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ" طے الوقت" کی کرامت کیسے ملتی ہے۔

حضرت مولانا شمس الرحمان عباسی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ حضرت مولانا عزیز گل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی خدمت کی۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں دبا کر، سر پہ مالش کر کے، انہیں سلانے کے بعد خود آرام کرتا تھا۔ ایک رات حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دہلی میں میرے کچھ کاغذات دفتر میں موجود ہیں اور مجھے ان کی اشد ضرورت ہے، مگر دہلی بہت دور ہے، اب کہاں سے لاؤں؟ دیکھو جب انسان ادب کی دنیا میں آتا ہے اور اپنے استاد کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ لہٰذا انہوں نے بھی جب اپنے شیخؒ کے پاؤں کی مالش کر کے انہیں سلا دیا تو خود روانہ ہو گئے۔ پیسے تو جیب میں تھے نہیں، پیدل ہی چل پڑے۔ دیو بند اور دہلی کے درمیان 80 میل کا فاصلہ ہے، مگر اللہ تعالیٰ جب کام لینے پر آتا ہے تو کرامات الاولیاء حق کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ مولانا عزیز گل صاحبؒ بھی دہلی والے دفتر پہنچے، کاغذات لیے اور اس وقت واپس تشریف لے آئے، جب حضرت شیخ الہندؒ تہجد کیلئے بیدار ہو رہے تھے۔ انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ کو وضو کروایا اور کاغذات ان کے سامنے پیش کیے تو دیکھتے ہی شیخ الہندؒ نے پوچھا: بھئی یہ کیسے لے آئے؟ عرض کرنے لگے: شیخ! آپ نے ایک خواہش ظاہر کی تھی تو میں اسی خواہش کے احترام میں اللہ کا نام لے کر روانہ ہو گیا اور یوں یہ کاغذات لے آیا (**بحوالہ: ماہنامہ بینات کراچی، صفحہ 24 ایڈیٹر: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ناشر: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی**)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

یہ عمل کرنے سے بیماریاں خودبخود جسم سے نکل جائیں گی

(قسط235)

محترم قارئین! عبقری تسبیح خانے میں حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ پچھلے 15 برس سے جادو کو ختم کرنے، جنات سے چھٹکارا حاصل کرنے اور نظر بد اور بیماریوں کو جسم سے دھونے کیلئے اکابر و اسلاف کا آزمودہ بیری کے پتوں کا ایک عمل ارشاد فرما رہے ہیں کہ بیری کے 7 پتے لے کر ہر ایک پر ایک ایک مرتبہ پہلا کلمہ اور ایک ایک مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھ کے انہیں ابال کر کسی ایسی جگہ غسل کر لیں، جہاں پانی زمین کی مٹی اپنے اندر جذب کر لے۔ کچھ لوگ جو طب نبوی ﷺ کے اسرار و رموز اور اصول و قوانین سے ناآشنا ہیں، فوراً کہتے ہیں کہ یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ روحانی طریقۂ علاج میں بیری کے پتوں پر کلمات کا پڑھنا صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ جیسا کہ کویت کے ایک معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی حفظہ اللہ بیری کے پتوں سے غسل کرنے کو "مسنون دم" کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: جادو ہو جانے کی صورت میں مسنون دم کیا جائے، جس کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ: بیری کے ساتھ پتے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پیس لیں یا کسی اور چیز سے کوٹ لیں۔ پھر اس ملیدے کو پانی کی اتنی مقدار میں حل کر لیں جو غسل کیلئے کافی ہو اور اس پر قرآن مجید کی درج ذیل آیات اور سورتیں پڑھی جائیں۔ (1) آیۃ الکرسی (2) سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 255 (3) سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 117 تا 122 (4) سورۃ یونس کی آیت نمبر 79 تا 82 (5) سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 65 تا 70 (7) آخری چاروں قل۔ پھر اس دم والے پانی میں سے چند گھونٹ پی لیا جائے اور باقی سے غسل کر لیا جائے۔

یہ عمل کرنے سے ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی۔ مرض کے خاتمے تک یہ عمل بار بار کیا جا سکتا ہے (یعنی ہر ہفتے یا ہر دن اسی طرح نہایا جا سکتا ہے) اس عمل کو کئی بار آزمایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے فائدہ پہنچایا۔ حتیٰ کہ یہ عمل ان میاں بیوی کیلئے تو ایک تیر بہدف نسخہ ہے جن کے درمیان ایک دوسرے کیلئے جدائی (نفرت) ڈال دی گئی ہو (بحوالہ کتاب: دعا اور دم کے ذریعے مسنون علاج، صفحہ 99 ناشر: مکتبہ دارالسلام، لوئر مال سیکرٹریٹ لاہور)

www.ubqari.org

اکابر پر اعتماد

اس عمل سے ٹینشن کے ساتھ ساتھ عذاب سے بھی حفاظت کی طاقت ہے

(قسط236)

محترم قارئین! سالہا سال سے عبقری تسبیح خانے میں ایک عمل بیان کیا جارہا ہے کہ اگر کسی پر جادو کا اٹیک ہو، یا جنات کا وار چل جائے، یا کوئی نہ ختم ہونے والی ٹینشن سوار ہو جائے، یا کسی ایسے مرض میں مبتلاء ہو جائے، جس کی سمجھ خود ڈاکٹروں کو بھی نہ آتی ہو تو اسے چاہئے کہ 7 مرتبہ اذان پڑھ کے اپنے اوپر دم کر لے۔ یا اس کے گھر کا کوئی فرد سات مرتبہ اذان پڑھ کے اس کے کانوں میں دم کر دے تو وہ شخص ان تمام مسائل سے بچ جاتا ہے۔ کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ اذان کا بیماریوں اور پریشانیوں کے ٹلنے میں کیا تعلق؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر واسلافؒ کے ہاں اذان کے کیا فوائد ملتے ہیں!!!

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بستی میں صبح کے وقت اذان دی جاتی ہے، ان کیلئے شام تک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت ہو جاتی ہے اور جس بستی میں شام کی اذان دی جاتی ہے، ان کیلئے صبح تک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت ہو جاتی ہے (کنز العمال، جلد ۷ صفحہ ۶۸۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آسمان والے زمین میں رہنے والوں کی کوئی آواز نہیں سنتے، سوائے اذان کے (کنز العمال، جلد ۷ صفحہ ۶۸۲)

www.ubqari.org

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے پوچھا: اے ابن طالب! کیا بات ہے کہ میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جی واقعی میں غمگین ہوں۔ فرمایا: جاؤ اور اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہو کہ وہ تمہارے کان میں اذان پڑھے (سنن کبریٰ، تالیف: امام عبدالوھاب شعرانیؒ۔ کتاب الزہد، تالیف: شیخ ابوالحسن مالکیؒ،) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ہم تک متصل سند کے ساتھ پہنچی ہے اور میں نے کئی مرتبہ اس عمل کا ذاتی تجربہ کیا تو اسے مجرب پایا (بحوالہ کتاب: الداء والدواء صفحہ ۱۹۷ تالیف: علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خانؒ ناشر: اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر غیر مسلم لوگوں کے ہاں علم دین نہ بھی پہنچے تو اذانوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا نام ان کے گھروں تک ضرور پہنچتا ہے۔ ایک زمانے میں دارالعلوم دیوبند کے مؤذن جان محمد ترکی مرحوم تھے۔ جب وہ اذان کہتے تو ان کی آواز سن کر بہت سے ہندو بیٹھ جایا کرتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جارہا ہے (مجالس حکیم الاسلامؒ جلد 1 صفحہ 49 بحوالہ: ماہنامہ الخیر دسمبر ۲۰۱۸ صفحہ 40 ناشر: جامعہ خیر المدارس ملتان)

حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کوہ ہمالیہ کے جنات کی ملاقات

(قسط237)

محترم قارئین! عبقری میں شائع ہونے والے ہر دلعزیز کالم جنات کا پیدائشی دوست پڑھ کر کچھ لوگ کہتے ہی کہ ''بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص اپنے گھر میں موجود ہو اور اسی وقت دور دراز جنگلوں یا پہاڑوں میں رہنے والے جنات سے ملاقات کرلے'' آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اکابرؒ کے ہاں اس چیز کی کیا دلیل ملتی ہے؟ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول مبارک تھا کہ نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد اپنے کتب خانے میں تشریف رکھتے اور نماز عصر کی اذان کے وقت باہر آتے۔ اس دوران آرام بھی کرتے اور خادم انہیں پنکھے سے ہوا دیتا۔ ایک دن خادم اپنی ڈیوٹی دینے کیلئے اندر گیا تو حضرتؒ وہاں موجود نہیں تھے۔ خادم یہ دیکھ کر حیران ہوگیا کہ ابھی کچھ دیر پہلے تو حضرتؒ میرے سامنے اس کمرے میں تشریف لائے ہیں۔ بہرحال اس نے اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے پوری مسجد، مہمان خانے، لنگر خانے اور مدرسے میں بھی جا کر ہر جگہ تلاش کیا، لیکن حضرتؒ مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ بہلی شریف) کو کہیں نہ پایا۔ تھک ہار کر ایک خادم کتب خانے میں دوبارہ پہنچا تو حضرتؒ وہاں بیٹھ کر نماز عصر کیلئے وضو فرما رہے تھے۔ اس نے عرض کی: حضرت! آپ تو یہاں موجود ہی نہیں تھے؟ اس کی بات سن کر حضرتؒ خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ عرض کی، تب بھی خاموش رہے۔ لاڈلے خادم نے ہمت نہ ہاری اور تیسری مرتبہ پوچھا تو فرمانے لگے: ''جنات کی جماعت فقیر کو کوہ ہمالیہ لے جانے کیلئے آئی تھی'' بس اتنا فرما کر خاموش ہوگئے۔

(بروایت: مفتی حسین احمد مدنی بہلوی مدظلہ، خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ شجاع آباد)

عبقری کے خودساختہ وظائف کا آپریشن

اکابر پر اعتماد

(قسط238)

محترم قارئین! کچھ لوگ عبقری وظائف کے متعلق کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں آیات اور مسنون دعائیں کسی اور مقصد کیلئے بتائی گئی ہوتی ہیں، جبکہ عبقری والے انہیں کسی اور مقصد کیلئے چھاپ دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ سورۃ الم نشرح سے ٹریفک کھل جاتی ہے، کبھی لکھتے ہیں کہ سورۃ کوثر سے گاڑی کا پٹرول بڑھ جاتا ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے سے بلڈ پریشر کنٹرول ہوجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میرے محترم دوستو! ان لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ ہمارے اکابر علماء ومحدثین قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کس طرح کیا کرتے تھے، تو یہ لوگ ایسی باتیں ہرگز نہ کرتے۔ محدثِ مدینہ شیخ عبدالغنی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: استغفار کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مزاج اور رویے میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھروالوں کے ساتھ سخت رویہ اپنانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ (ابن ماجہ، باب الاستغفار حدیث 3817 بحوالہ کتاب: انجاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ، تالیف: شیخ عبدالغنی مجددی دہلویؒ، حاشیہ: مولانا فخرالحسن محدث گنگوہیؒ، ناشر: قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی)

بھلا عبقری نے آ کر کون سی بدعت ایجاد کردی؟

عبقری وظائف پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ سنی سنائی جاہلانہ باتوں پر عمل کرنے کی بجائے صرف ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترجمہ اور احادیث کی تشریح غور سے پڑھ لیں تو حق بات واضح ہوجائے گی۔ درج بالا حدیث میں غور کریں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے شکوہ تو اپنے غصے کا کیا، مگر جواب میں آقا سرور کونین ﷺ نے وظیفہ "استغفار" بتایا۔ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ استغفار تو گناہوں

کی معافی کیلئے ہوتا ہے۔ لیکن سورۃ النجم میں اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے: وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔ یعنی انسان جس شعبے میں محنت کرنا شروع کردے، اللہ کریم اس شعبے کے علوم کی راہیں اس پر کھول دیتا ہے۔ تو اگر ہمارے گزشتہ تمام اکابر و اسلاف رحمہم اللہ اجمعین کی طرح حضرت شیخ الوظائف دامت برکاتہم العالیہ پر بھی اللہ جل شانہٗ نے وظائف کے فوائد کھول دیے ہیں تو اس میں کسی کو کیا اعتراض؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ان سے پہلے اولیائے کرامؒ پر علوم و معارف کے سمندر نہیں کھولے تھے؟ کیا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ پر روح، تقدیر، وحدت الوجود اور نفس کے چار علوم نہیں کھلے تھے؟ کیا حضرت تھانویؒ پر ''اعمال قرآنی'' کتاب کی صورت میں قرآنی آیات کے فوائد نہیں کھلے تھے؟ کیا حضرت کاشمیریؒ پر ''گنجینۂ اسرار'' کتاب کی شکل میں وظائف کی تاثیر نہیں کھلی تھی؟ کیا امام جلال الدین سیوطیؒ اور امام عبدالوھاب شعرانیؒ پر جنات کی دنیا نہیں کھولی گئی تھی؟ کیا علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور شیخ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کو جنات سے ملاقات نہیں کروائی گئی تھی؟ یہ کیسے فضول اور بے بنیاد قسم کے اعتراض ہیں جو عبقری میگزین پر کیے جاتے ہیں؟ حالانکہ سب کو پتہ ہے کہ عبقری میں وظائف بنائے نہیں جاتے، صرف بتائے جاتے ہیں کہ لوگو! اپنے اکابر کا فلاں وظیفہ پڑھ لو، تمہارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ اپنے اسلاف کا فلاں عمل کرلو، تمہاری مشکل ٹل جائے گی۔ اپنے بڑوں کی فلاں ترتیب پہ آجاؤ، تمہاری زندگی سنور جائے گی۔۔۔ یہی پیغام اور یہی ترتیب ہر دور کے اولیاء صالحین کی تھی اور یہی مقصد اور یہی ڈیوٹی تو انبیاء علیہم السلام اور آل و اصحاب رسولؐ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی۔ بھلا عبقری نے آکر کون سی بدعت ایجاد کردی ہے؟ اگر قرآن و سنت کی طرف بلانے کا نام ''بدعت'' ہے تو پھر تمام اکابر و اسلاف کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جناب!

اکابر پر اعتماد

حضور ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنات کیسے نکالتے تھے؟

(قسط238)

آج کی دُکھیاری اُمت کو جنات کس طرح ستا رہے ہیں، ایسے لوگوں کی سسکتی اور سلگتی ہوئی بپتا کو جب ماہنامہ عبقری نے شائع کیا تو بعض لوگوں نے اسے نفسیاتی الجھنیں کہہ کر پس پشت ڈالنے کی کوشش کی۔ آئیں! اسلام کی بنیادوں میں اس کا ثبوت تلاش کرتے ہیں۔

حضور سرورکونین ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہر کام کے وقت، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی شیطان تم میں سے ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا کھانا کھاتے وقت جب کسی کے ہاتھ سے لقمہ گرجائے تو اسے چاہیے کہ اس کو صاف کرکے کھالے اور اسے شیطان کے لیے مت چھوڑے (صحیح مسلم) بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (مکتبۂ دیوبند) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شیاطین اور فرشتے اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو یقیناً ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں لیکن ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں جو کچھ بتایا ہے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم سے بتایا ہے اور بالکل حق بتایا ہے۔ آپ ﷺ کو کبھی کبھار ان کا اس طرح مشاہدہ بھی ہوتا تھا جس طرح ہم مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اس لیے ایسی حدیثوں کو جن میں شیطانوں (یعنی جنات) کا ذکر ہے، تو ان حدیثوں کو مجاز پر محمول کرنے کی بالکل ضرورت نہیں (بلکہ یہ ایک سچی حقیقت ہے)(بحوالہ کتاب: بکھرے موتی ص479، ناشر: بلسم پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور)

پیٹ سے جن کا نکلنا: مولانا محمد الیاس قادری مدظلہٗ (مکتبۂ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ: ایک عورت حضور ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون عارض ہوجاتا ہے اور یہ ہم کو بہت تنگ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ اسی وقت اس لڑکے نے قے کی تو اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی (مسند دارمی، ج1 ص24 بحوالہ کتاب قوم جنات اور امیر اہلسنت، ناشر: مکتبہ المدینہ کراچی)

www.ubqari.org

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل کا تہلکہ خیز انکشاف

اکابر پر اعتماد

تین صحابی جنات رضی اللہ عنہم ابھی تک زندہ ہیں

(قسط239)

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ بریلویہ) لکھتے ہیں کہ میرے دوست محترم احسان صابری صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ) کا معمول ہے کہ ہر جمعرات کو اولیائے کرامؒ کے مزار پہ حاضر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک شام سیالکوٹ کی معروف علمی وروحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک افغانی طرز کے پٹھان نہایت خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کررہے ہیں۔ کافی دیر بعد جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: میرا نام عبدالرحمان ہے اور میں کابل کا رہنے والا ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کی عمر کتنی ہے؟

انہوں نے بلاتوقف ارشاد فرمایا: ساڑھے 9 سو سال۔ مجھے یقین نہ آیا اور میں نے کہا: کیا آپ تلاوتِ قرآن کرنے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہیں؟ یہ سنتے ہی وہ جلال میں آگئے اور ان کا سر بڑا ہونا شروع ہوگیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ انسان نہیں، جن ہیں۔ فرمانے لگے: میرے والد صاحب کا نام عبداللہ ہے اور وہ ضعیف العمر ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہدِ مبارک دیکھا اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے صحابیت کا مرتبہ پایا ہوا ہے۔ صحاح ستہ کی احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر

ایک ہزار جنات نے بیعت کی تھی۔ انسانوں میں اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور جنات میں اس حدیث کے راوی میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان میں سے اب تک 997 جنات وفات پا چکے ہیں۔ جبکہ تین ابھی زندہ ہیں۔ ان میں سب سے پہلے میرے والد صاحب ہیں، جو (کابل) افغانستان میں رہتے ہیں۔ دوسرے صحابی جن مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہیں اور تیسرے صحابی جن مصر کے شہر قاہرہ میں مقیم ہیں۔ خود میں نے آج سے چار صدیاں پہلے مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے باقاعدہ طور پہ علم دین حاصل کیا ہوا ہے۔

(بحوالہ کتاب: جن ہی جن، صفحہ 182 مصنف: مفتی محمد فیض احمد اویسیؒ ناشر: سیرانی کتب خانہ، نزد سیرانی مسجد، بہاول پور)